اُردو کی چھٹی کتاب

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

اُردو کی چھٹی کتاب

برائے جماعت ششم

پبلشرز: نیو کالج پبلی کیشنز

برائے:

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

عزیز طلبہ!

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ طلبہ کے لئے درسی کتب کی تیاری پر مامور ہے۔ بورڈ اس سلسلے میں نامور ماہرین تعلیم کی خدمات سے استفادہ کرتا ہے جو شب و روز کی عرق ریزی کے بعد کتابوں کو آخری شکل دیتے ہیں۔ اگرچہ کتابوں کے مواد اور معیار کو بہتر بنانے کے لئے ہم مسلسل کوششیں کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود بھی بہتری کی گنجائش برقرار رہتی ہے۔ غلطیوں کے امکانات کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اس پس منظر میں طلبہ، اساتذہ کرام اور والدین سے گذارش ہے کہ وہ ہماری رہنمائی فرمائیں تاکہ ان کتب کے معیار کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

فون/فیکس نمبر 081-2470501

ای میل btbb_quetta@yahoo.com

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ محفوظ ہیں

منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ، پاکستان No. SO (Academic)/ EDN:/ 2-6/ 2276 مورخہ 18 جنوری 2013 بمطابق قومی نصاب 2006ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریل پالیسی 2007ء دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان کوئٹہ بحوالہ مراسلہ نمبر C.B /9022 مورخہ 21 جنوری 2013 اس کتاب کو بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے ناشر سے پرنٹ لائسنس حاصل کر کے سرکاری سکولوں میں مفت تقسیم کے لیے بھی طبع کیا ہے۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ اور ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کا کوئی حصہ کسی امدادی کتاب یا گائیڈ وغیرہ میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

مصنفین: سید عبدالمجید شاہ (ایس، ایس) ادارہ نصابیات، کوئٹہ

بشریٰ التحسین (ایس، ایس) گرلز ایلیمنٹری کالج پشین

نجیب اللہ پانیزئی (ایس، ایس) پائیٹ، کوئٹہ

ایڈیٹر ــــــ پروفیسر ڈاکٹر عرفان احمد بیگ

(شعبہ اردو تعمیر نو کالج، کوئٹہ)

انٹرنل ریویو کمیٹی:

- مسز ذولیجہ بازئی
- شوکت ترین
- جمیل احمد کاکڑ
- سیدہ زیب النساء
- نائب جان آغا

پراونشل ریویو کمیٹی:

- طیب محمود رائے
- غلام محمود اختر
- مسعود دانیال طریر
- عاصمہ یوسف
- طلعت یاسمین
- عبدالخالق بغلانی

لے آؤٹ ــــــ حافظ محمد شعبان

کمپوزنگ ــــــ امجد قادری

پرنٹر: ــــــ نیو کالج پبلی کیشنز (رجسٹرڈ) کوئٹہ

تیار کردہ: نیو کالج پبلی کیشنز (رجسٹرڈ) کوئٹہ

نگران طباعت: بہاؤالدین کاکڑ (ماہر مضمون)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	حمد ...... (نظم)	۵
۲	اِک چاند عرب میں ...... (نظم)	۹
۳	محنت کی برکات	۱۳
۴	صحت وصفائی (مکالمہ)	۱۸
۵	سچ کا انعام	۲۳
۶	سحر ہو گئی ...... (نظم)	۲۷
۷	چاند کا سفر	۳۰
۸	یومِ پاکستان کی تقریبات	۳۶
۹	ایٹم کی کہانی	۴۱
۱۰	بہادر کسان ...... (نظم)	۴۵
۱۱	ماحول سے آگاہی اور اس کی حفاظت	۵۰
۱۲	سیدہ فاطمہ اُم الخیر	۵۴
۱۳	اسلامی ممالک کی تنظیم	۵۹
۱۴	اپنے شہر کی بس ...... (نظم)	۶۶
۱۵	جیسی کرنی ویسی بھرنی	۶۹
۱۶	میجر عزیز بھٹی شہید	۷۴
۱۷	ہماری معیشت	۸۲
۱۸	اے پاک وطن ...... (نظم)	۸۹
۱۹	لطیفے	۹۳
۲۰	آؤ ریاضی سیکھیں	۹۶
۲۱	اخلاق انسان کا بہترین زیور	۱۰۵
۲۲	ترانہ ...... (نظم)	۱۱۰
۲۳	وادیٔ زیارت	۱۱۴
۲۴	علم ...... (نظم)	۱۲۲
۲۵	کھیلوں کی دُنیا	۱۲۶
۲۶	وہی شاخ پھولے گی یاں (نظم)	۱۳۳
۲۷	دُعا ...... (نظم)	۱۳۵
۲۸	فرہنگ	۱۳۷

حمد

مقاصدِ تدریس

★ طلبہ نظم کا مرکزی خیال بیان کر سکیں۔
★ اللہ تعالیٰ کی صفات سے متعارف ہو سکیں گے۔
★ نظم کو درست لب و لہجے اور تلفظ کے ساتھ دُہرا سکیں۔

نئے الفاظ خوش نما ، خلعت ، کھنڈر ، گلستاں ، چشمہ ، چہکتی ، رائیگاں

تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا
کیسی زمیں بنائی ، کیا آسماں بنایا
مٹی سے بیل بوٹے کیا خوش نما اُگائے
پہنا کے سبز خِلعَت ان کو جواں بنایا

خوش رنگ اور خوش بو گل پھول ہیں کھلائے
اس خاک کے کھنڈر کو کیا گلستاں بنایا
سورج سے ہم نے پائی گرمی بھی، روشنی بھی
کیا خوب چشمہ تو نے اے مہرباں بنایا

یہ پیاری پیاری چڑیاں، پھرتی ہیں جو چہکتی
قدرت نے تیری ان کو تسبیح خواں بنایا
رحمت سے تیری کیا کیا ہیں نعمتیں میسّر
ان نعمتوں کا مجھ کو ہے قدرداں بنایا

ہر چیز سے ہے تیری کاری گری ٹپکتی
یہ کارخانہ تو نے کب رائیگاں بنایا

اسماعیل میرٹھیؒ

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) شاعر نے حمد میں اللہ تعالیٰ کی کون سی صفات بیان کی ہیں؟

(ب) شاعر نے چڑیوں کے چہکنے کو تسبیح خواں کیوں کہا ہے؟

(ج) سورج سے ہمیں کیا کیا فوائد ملتے ہیں؟

۲ مندرجہ ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں اور انہیں بلند آواز سے پڑھ کر صحیح تلفظ کے ساتھ ادائیگی کی مشق کریں۔

تعریف ، خلعت ، کھنڈر ، گلستان ، چشمہ ، چہکتی ، تسبیح ، سبز

اسم فعل کی تعریف بیان کریں اور انہیں مثالوں سے واضح کریں۔

۳ درج ذیل الفاظ میں سے اسم اور فعل الگ الگ کریں اور کاپی پر لکھیں۔

آسمانی ، پھرتی ، کھنڈر ، چہکتی ، میٹھی ، ٹپکتی

۴ حمد کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) کے ذریعے سے کریں:

(الف) اللہ تعالیٰ نے مٹی سے بیل بوٹے اُگائے:

خوب صورت ☐ خوش دار ☐ سرسبز شاداب ☐ خوش نما ☐

(ب) گرمی کے علاوہ ہمیں سورج سے حاصل ہوتی ہے:

شمسی توانائی ☐ دھوپ ☐ روشنی ☐ شعاعیں ☐

(ج) چہکتی ہوئی چڑیاں دراصل:

خوشی کا اظہار کرتی ہیں ☐ تسبیح خوانی کرتی ہیں ☐ خوراک مانگتی ہیں ☐ عادت سے مجبور ہیں ☐

(د) ہمیں اُس خدا کی تعریف کرنی چاہیے:

جس نے ہمیں پیدا کیا ☐ جس نے جہاں بنایا ☐

جس نے ہمیں طرح طرح کی نعمتیں دیں ☐ جو ہمارا خالق و مالک ہے ☐

(ہ) دنیا کی ہر چیز سے اللہ تعالیٰ کی ظاہر ہو رہی ہے:

قدرت ☐ کاری گری ☐ عظمت ☐ بزرگی ☐

۵ متضاد کو ایک دوسرے سے ملائیں۔

الفاظ	اندھیرا	پھول	خوش نما	گرمی	زمین
متضاد	کانٹے	اُجالا	آسمان	بدنما	سردی

مترادف الفاظ:

اردو زبان میں کچھ الفاظ آپس میں ہم معنی ہوتے ہیں۔ مثلاً **حزن**، **رنج**، **ملال** اور **غم** ان چاروں کے ایک ہی معنی ہیں۔ ایسے الفاظ کو مترادف الفاظ کہتے ہیں۔

۶ درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں:

الفاظ	خوش نما	خِلعَت	آفتاب	ارض	روشنی
مترادفات	------------	------------	------------	------------	------------

سرگرمیاں

۱۔ حمد زبانی یاد کریں اور سب بچے مل کر پڑھیں۔

۲۔ ہر طالب علم گھر سے ایک ایک حمدیہ شعر یاد کر کے آئے اور کمرہ جماعت میں سُنائے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے دس صفاتی نام اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔ ہر اسمِ مبارک کے ساتھ ترجمہ بھی لکھیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ اساتذہ کرام پہلے خود حمد کی بلند خوانی کریں پھر طلبہ سے کرائیں۔ اس دوران اِن کے تلفظ اور آہنگ کی جہاں ضرورت ہو درستی کریں۔

۲۔ طلبہ کو حمد کے اشعار کا مفہوم آسان الفاظ میں سمجھائیں۔

۳۔ طلبہ کو بتائیں کہ حمد ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی گئی ہو۔

۴۔ طلبہ کو نصاب میں شامل حمد کے علاوہ حمدیہ نظم تلاش کر کے کاپی میں خوش خط لکھوائیں۔

اِک چاند عرب میں

مقاصدِ تدریس

★ طلبہ نظم کا مرکزی خیال بیان کر سکیں۔
★ نعت کے مفہوم و معنی سمجھ سکیں۔
★ اشعار کی تشریح کر سکیں۔

نئے الفاظ رحمت ، کرشمہ ، اُجیارا ، مژدہ ، برائی ، ایمان ، گھل مِل ، امداد ، خدا

اللہ نے اپنی رحمت سے اک چاند عرب میں چمکایا
کیا خوب کرشمہ قدرت کا دنیا والوں کو دکھلایا

اس چاند کا نام محمد ﷺ ہے کتنا میٹھا ، کتنا پیارا
اس نام سے ہے دنیا روشن اس نام سے ہے جگ اُجیارا

بندوں کو خدا کی رحمت کا مژدہ وہ سنانے آئے تھے
کس طور سے ہم دنیا میں رہیں خود رہ کے بتانے آئے تھے

نیکی کا پڑھایا ہم کو سبق دکھلائی راہ بھلائی کی
جڑ کاٹی ساری بدیوں کی ڈھا دی دیوار برائی کی

مسلم سا پیارا نام دیا اور دین ہمیں اسلام دیا
ایمان کی بھی دولت بخشی اللہ کا بھی پیغام دیا

فرمایا تم مسلم سارے   آپس میں بھائی بھائی ہو
گھل مل کر رہو ، مل جل کر رہو   منظور جو اپنی بھلائی ہو

فرمایا تم امداد کرو   مظلوموں کی ناداروں کی
معذوروں کی ، مجبوروں کی   بیماروں کی ، بے چاروں کی

وہ ماہ عرب ہی اے نیّر   اپنا تو جہاں میں سہارا ہے
ہوجائیں فدا اس نام پہ ہم   یہ نام ہی ایسا پیارا ہے

شفیع الدین نیّر

مشق

1 درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) نظم میں "عرب کا چاند" کسے کہا گیا ہے؟

(ب) محمد ﷺ نے ہمیں دنیا میں کس طور طریقے سے رہنے کا سبق دیا؟

(ج) مندرجہ ذیل اشعار میں شاعر نے ہمیں حضور ﷺ کے کس پیغام کی یاددہانی کرائی ہے۔

گھل مل کر رہو ، مل جل کر رہو   منظور جو اپنی بھلائی ہو
فرمایا تم امداد کرو   مظلوموں کی ناداروں کی

٢ نعت کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) کے ذریعے سے کریں۔

(الف) اللہ نے اپنی رحمت سے عرب میں چمکایا:

نور ☐ آفتاب ☐ چاند ☐ چراغ ☐

(ب) اِس چاند سے جگ ہوگیا:

روشن ☐ منور ☐ اُجیارا ☐ پاکیزہ ☐

(ج) تمام مسلمان آپس میں ہیں:

دوست ☐ ہم مذہب ☐ ہم خیال ☐ بھائی بھائی ☐

(د) آپؐ نے ہمیں سبق پڑھایا:

قرآن کا ☐ نماز کا ☐ بھائی چارے کا ☐ نیکی کا ☐

(ہ) آپؐ مخلوق خدا کو سنانے آئے تھے رحمت:

کا مژدہ ☐ کی خوش خبری ☐ کا اعلان ☐ کی خبر ☐

اِسمِ نکرہ:۔

ایسے الفاظ جو عام شخص، جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کریں۔ اِسمِ نکرہ کہلاتے ہیں مثلاً کتاب، لڑکا، کرسی وغیرہ

٣ اس ''نعت'' سے پانچ اسماء نکرہ تلاش کریں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

٤ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) میں دیے گئے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
امداد	قربان
اجیارا	خوش خبری
ایمان	مدد کرنا
مژدہ	روشنی
فدا	عقیدہ

۵ درج ذیل الفاظ کو الف بائی ترتیب دے کر لُغات سے معنی تلاش کر کے لکھیں:

الفاظ	الف بائی ترتیب	معانی
کرشمہ	....	....
مژدہ	....	....
اُجیارا	....	....
فدا ہونا	....	....
جڑ کاٹنا	....	....

۶ درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں:

الفاظ	بھلائی	برائی	پیارا	بے چاروں	معذوروں
مترادفات	....	....	....	....	....

سرگرمیاں

۱۔ نعت کو زبانی یاد کریں اور خوش آواز بچے اسمبلی میں سنائیں۔
۲۔ پیارے نبیؐ کی زندگی مبارک پر مضمون لکھیں جو کم از کم دس سطور پر مشتمل ہو۔
۳۔ طلبہ گروپ بنا کر نعت خوانی کا مقابلہ کریں۔
۴۔ اس نعت کے علاوہ ہر بچہ ایک ایک نعتیہ شعر گھر سے یاد کر کے آئے اور کمرہ جماعت میں سنائے۔

برائے اساتذہ

۱۔ بچوں کو بتائیں کہ نعت ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں رسول اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔
۲۔ نعت کے اشعار کا مفہوم آسان زبان میں سمجھائیں۔
۳۔ حمد اور نعت کا فرق بتائیں۔
۴۔ حضورؐ کی زندگی مبارک پر ایک معلوماتی مقابلہ منعقد کرائیں۔

محنت کی برکات

مقاصدِ تدریس

- طلبہ محنت کے فوائد سمجھ سکیں۔
- حروفِ استفہام کے استعمال سے متعارف ہو سکیں۔

نئے الفاظ علامت ، اعلیٰ ، ہتک ، عار محسوس کرنا ، ترک کرنا ، حقیر

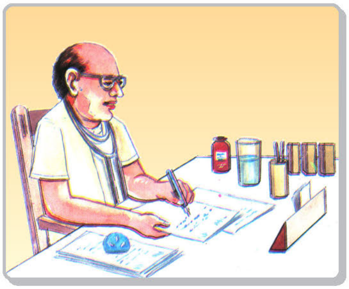

محنت کا جذبہ انسان میں پیدائش ہی سے موجود ہوتا ہے۔ جیسے جیسے انسان بڑا ہوتا ہے یہ نکھر کر سامنے آ جاتا ہے۔ زندگی گزارنے کے لیے اُسے خوراک، لباس، رہائش وغیرہ کے لیے سخت محنت کرنا پڑتی ہے۔ اسی محنت سے وہ پہاڑوں کا سینہ چیر کر ندیاں بہاتا ہے اور اپنے میدانوں کو سرسبز کھیتوں میں تبدیل کر لیتا ہے۔ شہروں میں خوبصورت عمارتیں اور باغات بناتا ہے۔ انسان ترقی کے موجودہ درجہ تک محنت کے ذریعے سے پہنچا ہے۔ محنت کرنا اچھی سوچ کی علامت ہے۔ چھوٹے موٹے کاموں کے لئے دوسروں کا سہارا نہیں لینا چاہیے۔ بلکہ انہیں خود سرانجام دے لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''محنت کرنے والا (ہاتھ سے کام) اللہ کا دوست ہے'' محنت میں عظمت ہے، عزت ہے۔ انسان محنت اور تعلیم و تربیت ہی کی وجہ سے آج چاند پر پہنچا ہے۔ اپنا کام خود کرنا کفایت شعاری ہے۔ چھوٹے موٹے کام کے لئے دوسروں کی مدد تلاش کرنا سُستی و کاہلی کی علامت ہے۔ جو لوگ معمولی کام کرنے سے بھی کتراتے ہیں۔ انہیں پتہ نہیں کہ محنت کی برکات و

فوائد کتنے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر کام سے جی چُراتے ہیں۔ حالاں کہ بڑائی اور عظمت کام کرنے میں ہے نہ کہ کام چوری میں ہم اپنی روزمرہ زندگی میں چیونٹی کی محنت کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں لیکن اُس سے سبق نہیں سیکھتے کہ اتنی چھوٹی سی مخلوق کس طرح دن رات محنت کر کے ہمیں متحرک ہونے کا درس دیتی ہے۔ زندگی میں مختلف قسم کے کام اور پیشے ہیں۔ ہر فرد اپنی صلاحیت اور علم و ہُنر کی بنیاد پر ان میں سے کوئی کام یا پیشہ اختیار کرتا ہے۔ لیکن ہم اپنی جہالت اور کج فہمی سے بعض کاموں کو اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ جیسے زمین دار، آفیسر، ڈاکٹر، انجینئر، ٹھیکے دار بننا۔ جبکہ بعض کو محنت مزدوری، درزی ،حجام اور عام دکان دار جیسے پیشوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ حالاں کہ یہ تصور سراسر غیر اسلامی ہے۔ ہمارے پیارے رسول ﷺ بھی اپنے تمام کام خود کرنے میں کبھی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ اپنے جوتوں کی خود مرمت کر لیتے، کپڑوں میں پیوند لگا لیتے۔ ایک سفر کے دوران کھانا پکانے کے لئے لکڑیاں اکٹھی کر کے لائے۔ غزوہ خندق کے موقع پر کھدائی کا کام بھی سرانجام دیا۔

دوسرے خلیفہ حضرت عمر بن خطابؓ محتاج کی مدد کے لئے کھانے پینے کا سامان خود اُٹھا کر لے گئے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک مرتبہ چراغ میں تیل ڈالنے کے لئے غلام کو اُٹھانا پسند نہ فرمایا اور مہمانوں کی موجودگی میں یہ کام خود ہی کر لیا۔ خود کام کرنا ذہنی پاکیزگی کا باعث بنتا ہے۔ بے کار آدمی کا دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے۔ اس لئے فارغ اوقات میں خود چھوٹے موٹے کام کرتے رہنا چاہیے۔ ترقی یافتہ قوموں نے یہ مقام محنت کے بَل بوتے پر حاصل کیا کئی برس تک لگاتار محنت کی پھر جا کر وہ خوش حال اور دولت مند بنیں۔

پاکستان کو بھی ترقی کے مدارج طے کرانے کے لئے ہمیں آرام پسندی کو ترک کرنا ہوگا۔ محنت کو باعث عار نہ سمجھنا ہوگا بلکہ محنت کرنے والے کی عزت کرنا ہوگی انسان کی عظمت کا اندازہ اُس کے کام سے ہوتا ہے۔ اعلیٰ وادنیٰ کا امتیاز کسی کے پیشے سے نہیں بلکہ اُس کے کردار و اخلاق اور مخلصانہ کوششوں سے ہوتا ہے۔ انسان کی عظمت کا حقیقی معیار اس کا کردار ہوتا ہے کام نہیں۔ ہمیں اعلیٰ اور ادنیٰ کا فرق کسی کے کام سے نہیں بلکہ اس کی مخلصانہ جدو جہد اور کردار و اخلاق سے کرنا چاہیے۔

مشق

۱ مندرجہ ذیل منفی جملوں کو مثبت اور مثبت جملوں کو منفی میں تبدیل کیجئے۔

(الف) خود کام کرنا ذہنی پاکیزگی کا باعث نہیں بنتا۔

(ب) بے کار آدمی کا دماغ شیطان کا گھر نہیں ہوتا۔

(ج) ترقی یافتہ قوموں نے یہ مقام محنت کے بل بوتے پر حاصل کیا ہے۔

(د) ترقی کرنے کے لئے ہمیں آرام پسندی کو ترک کرنا ہوگا۔

(ہ) خود کام کرنے میں کبھی عار محسوس نہ کرو۔

۲ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

عمارت ، ندیاں ، باغات ، علامت ، فائدہ ، برکات ، پیشے

۳ کالم ''الف'' اور کالم ''ب'' کے مابین تعلق جوڑ کر اسے کالم ''ج'' میں لکھیے۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
لکڑی	زمین داری	....
زمین دار	کاروباری	....
تاجر	لوہار	....
لوہا	ڈاکٹری	....
ڈاکٹر	لکڑہارا	....

۴ ان جملوں میں مذکر اسموں کی جگہ مؤنث اسم اور مؤنث اسموں کی جگہ مذکر اسم لکھ کر جملے بنائیے۔

(الف) ہمارے محلے میں ایک مالی، ایک درزی اور ایک لوہار رہتا ہے۔

(ب) تمہارا کتا ساری رات کیوں بھونکتا ہے؟

(ج) اجنبی عورت کو گھر میں نہ آنے دو۔

(د) اُس لڑکے کے پاس ایک کتا، ایک بندر اور ایک بکری ہے۔

(ہ) ماں اپنے بیٹے کو جھولا جھلا رہی ہے۔

(و) میرے بھائی شہر سے باہر گئے ہیں۔

(ز) ماموں نے اپنی بھانجی کو انعام دیا۔

(ح) گھوڑا بہت تیز دوڑتا ہے۔

حروف استفہام

یہ وہ حروف ہیں۔ جو پوچھنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ اسمائے استفہام میں کون، کس، کتنا، کتنے، کتنی، کیا، کون سا، کیسی کب کب، کہاں، کدھر سوال پوچھنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔

مثلاً (الف) تم سکول سے کہاں چلے گئے تھے؟

(ب) آپ آج صبح سیر کے لئے کیوں نہیں گئے؟

۵ حروف استفہام کی مدد سے ان جملوں کو سوالیہ جملوں (استفہامیہ) میں تبدیل کریں۔

(الف) ہر شخص اپنے برے بھلے کو سمجھتا ہے۔

(ب) اکرم نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔

(ج) موسم سرما میں بہت ٹھنڈ لگتی ہے۔

(د) چائے پیو گئے۔

(ہ) سورج مشرق سے نکلتا ہے۔

(ی) اسکول میں تمہارا بھائی پڑھتا ہے۔

(ک) اللہ تعالٰی نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔

(ل) بندر کیا جانے ادرک کا سواد۔

(م) سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے۔

(ن) سردی کی راتیں لمبی ہوتی ہیں۔

(س) بکری مَیں مَیں کرتی ہے۔

(ع) گرمی کے دن بڑے ہوتے ہیں۔

۶ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

حقیر ۔ بل بوتے ۔ نکھرنا ۔ زمین داری ۔ خوش حال

۷ "محنت، کامیابی کی ضامن" پر مختصر مضمون تحریر کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللہ محنتی اللہ کا دوست ہے۔ اس سے متعلق کوئی واقعہ تحریر کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ اساتذہ بچوں کو سیرۃ النبی ﷺ کے ایسے واقعات سنائے کہ ان میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا جذبہ اُبھرے۔

صحت و صفائی

مقاصدِ تدریس

- ★ طلبہ صحت و صفائی کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- ★ صحت و صفائی برقرار رکھنے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرسکیں۔
- ★ صحت و صفائی پر مکالمہ کرسکیں۔

نئے الفاظ طلوع ، تلاوت ، انتظار ، صحت ، اسمبلی ، گفتگو ، اصول ، عوامل
اہتمام ، گلی سڑی ، متوازن ، وٹامنز ، نظم وضبط ، میانہ روی ، اعادہ

امی: اسلم ''اٹھو بیٹا! جلدی کرو نماز پڑھو سورج طلوع ہونے والا ہے''۔ اسلم امی کی آواز سنتے ہی اٹھ گیا۔ نماز پڑھی اور تلاوت کی۔

امی: اسلم سے ''بیٹا جلدی سے تیار ہو جاؤ، ناشتہ کرو دیر ہو رہی ہے''۔

اسلم: ''ابھی آیا امی'' اسلم نے تیار ہو کر ناشتہ کیا اور اپنی سکول وین کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وین کی آواز آئی۔ اسلم نے وین کی آواز سنتے ہی اپنے والدین کو اللہ حافظ کہا چھوٹی بہن کو پیار کیا اور دروازے کی طرف دوڑا۔ وین میں سوار ہو کر اسلم جب سکول پہنچا تو گھنٹی بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے اسلم کو اس کے دوست الطاف نے بتایا ''اسلم بھائی آج ہمارے سکول میں ڈاکٹر صاحب آئیں گے جو ہمیں صحت و صفائی سے متعلق اچھی اچھی باتیں بتائیں گے''۔ اسی دوران سکول کی گھنٹی بجنے کی آواز آئی سب بچے اپنی جماعتوں سے نکل کر میدان میں اسمبلی کے لئے جمع ہو گئے۔ اسمبلی میں ہیڈ ماسٹر صاحب نے بچوں کو بتایا'' آج ہمارے سکول میں ڈاکٹر صاحب آئے ہیں۔ جو تمام بچوں کو

صحت وصفائی کے متعلق بتائیں گے"۔

ہیڈ ماسٹر صاحب کے کہنے پر سب بچے سکول کے ہال میں جمع ہوگئے اور ڈاکٹر صاحب کا انتظار کرنے لگے۔ ڈاکٹر صاحب نے آتے ہی تمام بچوں کو سلام کیا اور اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔

پیارے بچو! آپ نے سُنا ہوگا کہ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ اگر کسی آدمی کو دنیا بھر کی نعمتیں حاصل ہوں مگر وہ بیمار ہو تو دنیا کی سب نعمتیں اُس کے لئے بے کار ہیں نہ کھانے کو دل چاہتا ہے نہ پینے کو۔ لیکن اگر ہم غور کریں کہ ہماری صحت کا راز کس بات میں ہے؟ وہ کون سے اصول ہیں۔ جنہیں اپنا کر ہم تندرست وتوانا رہ سکتے ہیں۔ تندرستی کے عوامل بہت سے ہیں۔ لیکن میں اپنی بات زیادہ تر صفائی تک محدود رکھوں گا کیوں کہ اگر صفائی ہے تو صحت بھی ہے۔ اگر صفائی نہیں تو صحت بھی نہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا" اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہر وقت پاک صاف رہنے کا حکم دیا ہے۔ پاک صاف رہنا اچھی عادت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے" صفائی نصف ایمان ہے"۔

ڈاکٹر صاحب نے بچوں سے کہا۔ میں آپ کو چند باتیں بتاؤں گا اگر آپ ان پر عمل کریں گے تو آپ صحت مند رہیں گے۔

- ☆ جو بچے پاک صاف رہتے ہیں۔ ان کی صحت اچھی رہتی ہے اور وہ بہت کم بیمار ہوتے ہیں۔
- ☆ اگر ممکن ہو تو روزانہ نہانے کا اہتمام کریں بیماری یا جسمانی کمزوری کی صورت میں نیم گرم پانی سے نہالیا کریں۔
- ☆ ناخن اگر بڑھ جائیں تو انہیں فوراً کاٹنا چاہیے تاکہ ان میں میل کچیل جمع ہونے نہ پائے۔
- ☆ صحت مند جسم کے لئے ورزش ضروری ہے، ورزش سے جسم میں طاقت آتی ہے، بھوک بڑھتی ہے۔ غذا آسانی سے ہضم ہوتی ہے اور خون صاف ہو جاتا ہے۔
- ☆ خوف، غصہ، رنج وفکر سے بھی صحت خراب ہوتی ہے۔

☆ صاف ہوا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ صاف اور تازہ ہوا میں سانس لینے سے صحت اچھی رہتی ہے۔

☆ رات کو جلدی سونا اور صبح سویرے اُٹھنا صحت کے لئے بہتر ہے۔

☆ اس کے علاوہ کپڑوں پر گندگی کے دھبے یا میل کچیل کا ہونا بہت بری بات ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے بچوں سے کہا کہ گلی سڑی چیزیں کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ صاف ستھری چیزیں کھانی چاہییں۔ ایسی غذاؤں کا استعمال کریں جو متوازن ہوں سبزیوں اور پھلوں کا استعمال زیادہ سے زیادہ کریں۔ کیوں کہ ان میں ہمارے جسم کو مطلوب کئی وٹامنز موجود ہوتے ہیں۔ گوشت کا استعمال زیادہ نہ کریں۔ آخر میں ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ زندگی میں صحت وتندرستی اور کامیابی کا راز نظم وضبط اور میانہ روی میں ہے۔ ہم کھانے پینے، بولنے، سونے، کام کرنے، ورزش کرنے' الغرض زندگی کی تمام سرگرمیوں اور ذمہ داریوں میں نظم وضبط اور میانہ روی پیدا کریں۔ انشاء اللہ ہم صحت مند اور کامیاب و کامران رہیں گے۔ چوں کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ ''بہترین کام میانہ روی اور اعتدال ہے''۔

تقریب کے اختتام پر ہیڈ ماسٹر صاحب، اساتذہ اور طلبہ نے ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر ہمیں صحت وصفائی سے متعلق اتنی مفید باتیں بتائیں اور ہمیں صحت کے اصولوں سے آگاہ کیا۔

اسلم جب گھر پہنچا تو اُس کے والد صاحب نے پوچھا '' آج تم دیر سے کیوں آئے ہو؟۔ ''

اسلم نے کہا۔ ''ابا جان آج ہمارے سکول میں ڈاکٹر صاحب آئے تھے۔ انھوں نے ہمیں صحت سے متعلق اچھی اور مفید باتیں بتائیں اس وجہ سے دیر ہوگئی۔ اسلم نے ڈاکٹر صاحب کی تمام باتوں کا اعادہ کیا'' اسلم کے والد نے کہا ''بیٹا یہ درست ہے کہ ہم ان باتوں پر عمل کر کے بہت سی بیماریوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتے ہیں''۔

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) ڈاکٹر صاحب سکول میں کیوں آئے تھے؟

(ب) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پاک صاف رہنے کا حکم کیوں دیا ہے؟

(ج) ڈاکٹر صاحب نے صحت مند رہنے کے لئے کیا کیا باتیں بتائیں؟

(د) صحت مند رہنے کے لئے کیسی غذائیں لینی چاہییں؟

(ہ) ''تندرستی ہزار نعمت ہے'' سے کیا مراد ہے؟

۲ ہر سوال کے سامنے ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) اسلم نے اٹھتے ہی سب سے پہلے:

نماز پڑھی ☐ غسل کیا ☐ تلاوت کی ☐

(ب) سکول میں آج آ رہے تھے:

انسپکٹر صاحب ☐ ڈاکٹر صاحب ☐ وزیر صحت ☐

(ج) سکول کی گھنٹی بجتے ہی سب بچے چلے گئے:

گھروں کو ☐ جماعت کے کمروں میں ☐ میدان میں ☐

(د) صحت اور تندرستی کا راز پوشیدہ ہے:

نظم و ضبط اور میانہ روی میں ☐ ورزش کرنے میں ☐ زیادہ کھانے میں ☐

۳ ان فقروں میں تذکیر و تانیث کی غلطیاں ہیں۔ انہیں درست کر کے یہ فقرے دوبارہ لکھیں۔

(الف) آج کی اخبار کہاں ہے۔

(ب) میری قلم لوٹا دو۔

(ج) دونوں دوست بڑی تپاک سے ملے۔

(د) دہی کھٹی ہے۔

(ہ) دل کو دل سے راہ ہوتا ہے۔

(و) زخم پر مرہم لگائی۔

۴ سبق کے مطابق درست بیان کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (X) لگائیں۔

	درست	غلط
(الف) اسلم نے تیار ہو کر کھانا کھایا۔		
(ب) آپ نے سنا ہو گا کہ دولت ہزار نعمت ہے۔		
(ج) جو بچے پاک صاف رہتے ہیں ان کی صحت اچھی رہتی ہے۔		
(د) جسمانی کمزوری کی صورت میں ٹھنڈے پانی سے نہا لیا کریں۔		
(ہ) صحت مند جسم کے لیے ورزش ضروری ہے۔		

۵ ڈاکٹر صاحب نے صحت مند رہنے کے جو اصول طلبہ کو بتائے انھیں مختصر مضمون کی صورت میں لکھیں۔

سرگرمیاں

۱۔ ''صفائی نصف ایمان ہے'' آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ اپنے استاد/استانی کی مدد سے اس جُملے کو سمجھیں۔

۲۔ آپ کو بخار ہوا ہے۔ آپ کو دو روز آرام کے لئے کہا گیا ہے۔ سکول سے دو روز کی رخصت کے لئے درخواست لکھیں۔

۳۔ صاف ستھرے بچے کو صفائی پر چھوٹا سا انعام دیا جائے۔

برائے اساتذہ

۱۔ اضافی سرگرمی کے طور پر صحت و صفائی کا یہ مکالمہ ڈرامے کی صورت میں بچوں سے کروایا جائے۔

۲۔ غسل، وضو اور ہاتھ منہ دھونے کی اہمیت پر بچوں سے بات چیت کی جائے۔

سچ کا انعام

مقاصدِ تدریس

- ★ سچائی کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- ★ مصدر اور اسم حاصل مصدر کے بارے میں سمجھ سکیں۔
- ★ سبق کا خلاصہ لکھ سکیں۔

نئے الفاظ
دادرسی ، احکامات ، قصیدہ ، مصاحبوں ، مقرب ، مکار
بہروپیا ، غضب ناک ، تعمیل ، مستحق ، پارسا

شاہی دربار میں بادشاہ تخت پر بیٹھا فریادیوں کی فریادیں سُن رہا تھا اور اُن کی دادرسی کیلئے احکامات دے رہا تھا اتنے میں ایک آدمی دربار میں داخل ہوا اُس نے پارساؤں اور پرہیزگاروں والا حُلیہ بنا رکھا تھا وہ بادشاہ کی خدمت میں پیش ہوا اور کہا ''عالی جاہ! میں ایک غریب سید ہوں حضرت علیؓ کی اولاد میں سے ہوں'' پھر اُس نے بادشاہ کی تعریف میں ایک قصیدہ پڑھا اور بولا ''یہ قصیدہ حضور کی شان میں، میں نے لکھا ہے''۔

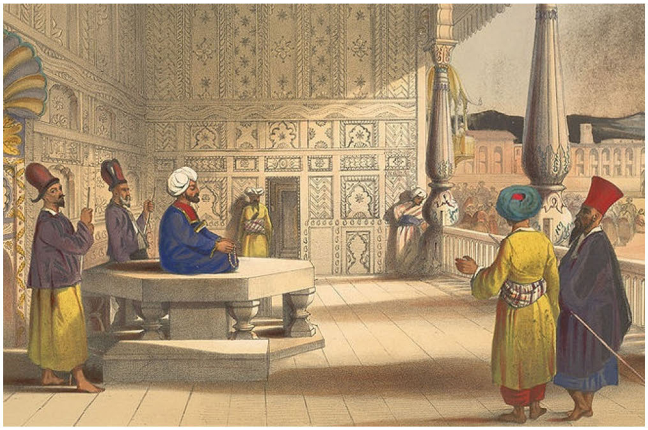

بادشاہ بہت خوش ہوا اُس نے پارسا کی بہت عزت کی اُسے بہت سے مال و زر اور خِلعَتّ سے نوازا اور اپنے مصاحبوں کے ساتھ بٹھا کر اُس کی عزت افزائی کی۔ اسی وقت بادشاہ کا ایک مقرب دربار میں آیا وہ سمندری سفر سے لوٹا تھا اُس نے پارسا کو دیکھا تو پہچان لیا اور کہنے لگا ''عالی جاہ! یہ شخص جو پارسا بنا ہوا ہے، اول درجے کا جھوٹا اور مکار آدمی ہے۔ اس کی بات کا ہرگز اعتبار نہ کیا جائے''۔

''کیوں!'' بادشاہ نے حیران ہو کر پوچھا ''یہ تو سید اور اولادِ علیؓ ہے''۔

''حضور! یہ بہت ہی جھوٹا اور فریبی ہے۔ یہ پارسا نہیں بہروپیا ہے۔ خود کو سید کہتا ہے حالاں کہ یہ تو مسلمان بھی نہیں۔ یہ ملاطبہ کا رہنے والا عیسائی ہے۔ اس نے ابھی ابھی آپ کی شان میں جو قصیدہ پڑھا ہے۔ وہ بھی اس کا اپنا نہیں بلکہ مشہور قصیدہ گو نوری کا کہا ہوا ہے''۔

بادشاہ کو حقیقت معلوم ہوئی تو اُسے جھوٹے پارسا پر بے حد غصہ آیا جس نے عیسائی ہو کر خود کو سید بتایا تھا۔ بادشاہ نے اس کے فریب پر غضب ناک ہو کر کہا۔

''اس بدکار سے سارے انعامات چھین لئے جائیں اور اس کا منہ کالا کر کے شہر سے نکال دیا جائے''۔

بہروپیا بہت خوف زدہ ہوا پھر اس سے پہلے کہ بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی جاتی وہ بہروپیا ہاتھ باندھ کر بادشاہ سے کہنے لگا۔

''عالی جاہ! میں مان لیتا ہوں کہ میں جھوٹا ہوں اور میں نے جو کچھ کہا وہ جھوٹ تھا لیکن اب میں ایک سچ بولنا چاہتا ہوں جو واقعی سچ ہوگا اور اس میں ایک حرف بھی جھوٹ نہ ہوگا اس لئے مجھے یہ سچ بولنے کی اجازت دی جائے کیوں کہ اس سچ سے بڑھ کر اور کوئی سچ نہیں ہوگا اگر یہ سچ نہ ہوا تو حضور جو بھی سزا دیں گے میں اس کا مستحق ہوں گا''۔

اُس آدمی کی بات پر دربار میں سناٹا چھا گیا ہر آدمی سوچنے لگا کہ وہ کون سا سچ کہنا چاہتا ہے۔ بادشاہ نے اس کی بات مان لی ''ٹھیک ہے کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟''۔ وہ کہنے لگا ''اے بادشاہ! جھوٹ کو پسند کرنے والا سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ غریب تو انعام کے لالچ میں مجبور ہوتا ہے کہ بادشاہ کی تعریف کرے اور اگر اس میں ایک بھی خوبی نہ ہو تب بھی دو چار خوبیاں بیان کرے تا کہ بادشاہ خوش ہو جائے چنانچہ میں نے جو قصیدہ سنایا ہے۔ وہ نہ میرا تھا اور نہ آپ کی شان میں شاعر نے لکھا تھا لیکن میں نے جھوٹ بولا کہ میں نے آپ کی شان میں قصیدہ لکھا ہے۔ آپ نے اس جھوٹ کو پسند کیا اور مجھے انعام سے نوازا کیا یہ سچ نہیں ہے''؟

اس کی بات سن کر بادشاہ ہنس پڑا پھر بولا ''بہروپیے واقعی اس سے بڑا سچ تم نے اپنی ساری زندگی میں

نہ بولا ہوگا'' پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ اس آدمی سے انعامات نہ چھینے جائیں اور اسے آزاد چھوڑ دیا جائے۔

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) بادشاہ فریاد سننے کے بعد کیا کر رہا تھا؟

(ب) بادشاہ کے مقرب نے پارسا کو دیکھ کر کیا کہا؟

(ج) بادشاہ کے دربار میں جو قصیدہ پڑھا گیا وہ کس مشہور قصیدہ گو کا تھا؟

(د) پارسا کا سچ سن کر بادشاہ نے کیا کہا؟

(ہ) اس حکایت میں کون سا اخلاقی سبق پوشیدہ ہے؟

۲ سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

۳ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

تخت ۔ دادرسی ۔ قصیدہ ۔ بہروپیا ۔ پارسا

۴ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) میں ایک غریب .... ہوں .... کی اولاد میں سے ہوں۔

(ب) یہ شخص جو .... ہوا ہے .... کا جھوٹا اور مکار ہے۔

(ج) اس .... سے سارے انعامات چھین لیے جائیں۔

(د) اس آدمی کی بات پر دربار میں .... چھا گیا۔

(ہ) جھوٹ کو پسند کرنے والا سب سے بڑا .... ہے۔

(و) غریب تو انعام کے لالچ میں .... ہوتا ہے۔

۵ ان الفاظ کے مترادف لکھیں۔

جھوٹا ، بادشاہ ، تعریف ، پارسا ، فریبی ، سناٹا

مصدر:

ایسا کلمہ یا لفظ جس سے کسی کام کا کرنا ہونا یا سہنا پایا جائے لیکن اس میں زمانے کا تصور موجود نہ ہو اسے مصدر کہتے ہیں ،مصدر کی پہچان یہ ہے کہ اس کے آخر میں "نا" آتا ہے، جیسے: رونا، بھاگنا، جاگنا، وغیرہ یاد رہے کہ جب مصدر میں زمانے کا تصور داخل ہو جائے تو پھر یہ فعل بن جاتا ہے، جیسے: رونا سے رویا، روئے گا، رو رہا ہے۔

٦ درج ذیل سے مصادر اور افعال کو الگ کر کے متعلقہ کالموں میں لکھیں۔

جانا ، دوڑنا ، جاؤ ، کھانا ، بھاگے گا ، مارنا ، سوار ہونا ، ڈانٹ کھانا ، بنانا ، کھانسنا

مصادر						
افعال						

اسم حاصل مصدر:

اسم حاصل مصدر وہ اسم مشتق ہے جو قاعدے کے مطابق مصدر سے نکلا ہو، جیسے: دھونا مصدر سے دھلائی ، رنگنا مصدر سے رنگائی، رگڑنا سے رگڑائی وغیرہ

٧ درج ذیل مصادر سے اسم حاصل مصدر بنائیں:

مصادر	حاصل مصدر	مصادر	حاصل مصدر
بچنا	....	ہنسنا	....
سجانا	....	سلانا	....
پینا	....	لڑنا	....
لکھنا	....	گننا	....
گھبرانا	....	پڑھنا	....

برائے اساتذہ

۱۔ اساتذہ ایسے واقعات سنیں اور سنائیں جن سے بچوں میں سچ بولنے کا جذبہ اُبھرے۔

سحر ہو گئی

مقاصدِ تدریس

- ★ طلبہ صبح جلدی اُٹھنے کی اہمیت سمجھ سکیں گے۔
- ★ مظاہرِ فطرت اور اُن کی خوبیوں سے آگاہ ہو سکیں گے۔
- ★ صبح جلدی اُٹھنے اور سیر کرنے کی عادت پروان چڑھ سکے۔

نئے الفاظ نونہالو ، معطر ، طرب خیز ، آبِ رواں ، سہانا

اٹھو نونہالو سحر ہو گئی
اٹھو نونہالو سحر ہو گئی

یہ منظر سہانا ، یہ دلکش سماں
یہ رنگیں زمیں ، یہ حسیں آسماں
یہ وادی ، یہ سبزہ ، یہ آب رواں
معطر ہے خوشبو سے سارا جہاں

اٹھو نونہالو سحر ہو گئی
اٹھو نونہالو سحر ہو گئی

وہ سورج کی کرنیں نکلنے لگیں
ہر اک شاخِ گُل پر مچلنے لگیں
ہوائیں طرب خیز چلنے لگیں
فضائیں بھی رنگت بدلنے لگیں

اٹھو نونہالو سحر ہو گئی
اٹھو نونہالو سحر ہو گئی

کسان اپنے کھیتوں پہ جانے لگے
مویشی کو آگے بڑھانے لگے
وہ کاندھوں پہ ہل کو اٹھانے لگے
ترانے مسرت کے گانے لگے

اٹھو نونہالو سحر ہو گئی
اٹھو نونہالو سحر ہو گئی

محمودالرحمٰن

مشق

۱ "نظم سحر ہوگئی" کا خلاصہ لکھیے۔

۲ نظم میں آنے والے ہم قافیہ الفاظ تلاش کر کے کاپی میں لکھیے۔

۳ مندرجہ ذیل الفاظ کو الف، بائی ترتیب دے کر ان کے معنی لُغات میں سے تلاش کر کے اپنی کاپی میں لکھیں۔

کھیتوں ، سحر ، نونہالو ، منظر ، کرنیں ، شاخ ، رنگت ، مسرت ، آب ، رواں ، معطر

۴ درج ذیل الفاظ مذکر ہیں یا مؤنث انہیں الگ الگ کر کے لکھیں۔

شاخ ، ہل ، سورج ، کرنیں ، حسین ، معطر ، سبزہ ، سماں ، رنگت ، جہاں

۵ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملا کر شعر مکمل کریں۔

کالم الف	کالم ب
وہ سورج کی کرنیں نکلنے لگیں	یہ وادی، یہ سبزہ، یہ آبِ رواں
وہ کاندھوں پہ ہل کو اُٹھانے لگے	یہ رنگیں زمیں یہ حسیں آسماں
کسان اپنے کھیتوں پہ جانے لگے	ترانے مسرت کے گانے لگے
یہ منظر سہانا یہ دل کش سماں	مویشی کو آگے بڑھانے لگے
معطر ہے خوش بُو سے سارا جہاں	ہر ایک شاخ گل پر مچلنے لگیں

سرگرمیاں

۱۔ طلبہ نظم زبانی یاد کریں اور کمرہ جماعت میں ترنم سے پڑھیں۔

۲۔ طلبہ "صبح کی سیر" کے موضوع پر دس سے بارہ سطور پر مبنی مضمون لکھیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ اساتذہ طلبہ کو نظم کا مرکزی خیال آسان لفظوں میں سمجھائیں تا کہ تمام طلبہ نظم کا خلاصہ خود تحریر کر سکیں۔

چاند کا سفر

مقاصدِ تدریس

- ★ طلبہ ستارے اور سیارے میں فرق سمجھ سکیں۔
- ★ غلط فقرات کی درستی کر سکیں۔
- ★ سادہ اور مرکب جملوں کے بارے میں بتا سکیں۔

نئے الفاظ ستارہ ، حرکت ، تجسس ، خلا ، سیارہ ، خلاباز ، پیش گوئی ، اشاعت ، گراں قدر ، توفیق

احمد جان اور فریدہ چارپائیوں پر لیٹے ہوئے تھے۔ فریدہ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور بولی

''بھیا وہ دیکھیں ایک ستارہ حرکت کر رہا ہے''۔ احمد جان نے ادھر دیکھا جس طرف فریدہ نے اشارہ کیا تھا۔ پھر کہا ''ہاں یہ مصنوعی سیارہ ہے''۔ فریدہ نے پوچھا ''یہ کیا ہوتا ہے''؟ احمد جان نے کہا ''کل ابو جان سے پوچھ لینا مجھے تو اس وقت نیند آرہی ہے''۔ فریدہ کو تجسس نے چین سے سونے نہ دیا۔

دوسرے دن چھٹی تھی۔ فریدہ نے ناشتے کے بعد ابا جان سے مصنوعی سیارے کے بارے میں پوچھا تو ابا جان بولے ''بیٹی اس کے لئے تو آپ کو تفصیل سے بتانا پڑے گا۔ میرے مطالعے کے کمرے میں آؤ، وہاں آپ سے بات کرتے ہیں''۔

باپ بیٹی دونوں لائبریری میں جا بیٹھے۔ ابو جان نے ایک دو کتابیں ڈھونڈ نکالیں۔ پھر بولے ''بیٹی زمین سے تقریباً دو سو کلومیٹر اوپر ہوا نہیں ہے، اسے خلا کہتے ہیں۔ اس خلا کا سفر ہمیشہ سے انسان کا خواب رہا ہے۔ کئی کوششوں کے بعد آخر کار ۱۹۵۷ء میں روسیوں نے راکٹ کے ذریعے انسان کا بنایا ہوا پہلا سیارہ خلا

میں بھیجا۔ اس نے زمین کی گرد گردش شروع کر دی۔ اسے مصنوعی سیارے کا نام دیا گیا''۔ ابا جان! سیارہ اور ستارہ ان دونوں میں کیا فرق ہے''؟

ابا جان نے جواب دیا'' سیارے کی اپنی روشنی نہیں ہوتی، جیسے زمین۔ جبکہ ستارے کی اپنی روشنی ہوتی ہے، جیسے سورج''۔ اس کے بعد روسیوں نے ایک اور سیارہ بھیجا۔ جس میں ایک کتا بھی تھا تا کہ زندہ جانوروں پر خلا کے سفر کے اثرات دیکھے جاسکیں۔ پھر پہلے انسان کو خلا میں بھیجا گیا۔ وہ یوری گاگرین نامی روسی تھا۔ اسے کامیابی سے واپس زمین پر اُتار لیا گیا۔ اس کے بعد امریکہ نے بھی کئی خلا باز خلا میں بھیجے۔

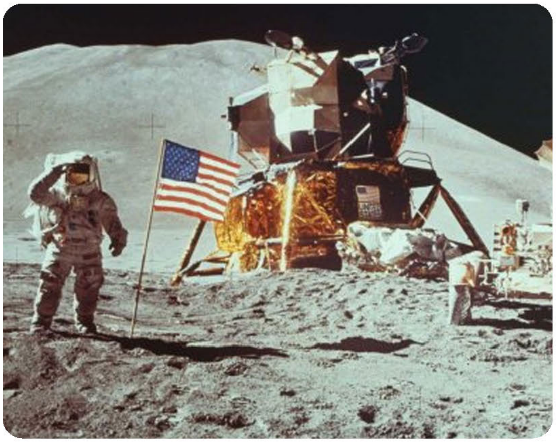

۱۹۶۹ء میں نیل آرمسٹرانگ نامی ایک امریکی نے چاند پر پہلا قدم رکھا۔ وہ چاند کی واضح تصویریں، اس کی مٹی اور پتھر کے نمونے لے کر واپس آیا۔ جس سے چاند کی معدنیات کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں۔ اب تو چاند پر ایسے آلات نصب کر دیئے گئے ہیں۔ جن سے چاند اور سورج کے بارے میں مسلسل معلومات زمین پر پہنچ رہی ہیں خلائی سفر خطرناک ہے۔ اکثر سیارے کے بھٹکنے کا امکان رہتا ہے۔ جس کے باعث خلا باز کی زمین پر واپسی ہی ناممکن ہو جاتی ہے۔ خلا بازوں کو آکسیجن بھی ساتھ لے کر جانا پڑتی ہے۔

یہاں انہیں بے وزنی کی کیفیت سے بھی سابقہ پڑتا ہے۔ سیارے میں ایسے آلات موجود ہوتے ہیں۔ جن سے اس کی رفتار، سمت اور درجہ حرارت کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔ پھر زمین پر بھی رابطہ قائم رکھا جاتا ہے تا کہ ماہرین کسی قسم کی مشکل میں خلا باز کو مناسب ہدایات دے سکیں۔

اب مصنوعی سیاروں سے دوسرے سیاروں تک پہنچنے کے علاوہ اور بھی بہت سے کام لئے جا رہے ہیں۔ موسمی پیشن گوئی، سمندری طوفانوں سے آگاہی، زمین میں موجود مختلف قدرتی معدنیات کے متعلق معلومات کے علاوہ ٹیلی وژن کے پروگراموں کی وسیع اشاعت بھی ان ہی کے ذریعے ممکن ہوئی ہے۔

فریدہ بولی ''ابا جان پاکستان نے بھی کوئی مصنوعی سیارہ بھیجا ہے یا نہیں؟''

ابا جان نے جواب دیا ''بیٹا! پاکستان نے بھی دوسرے ممالک کی مدد سے اپنے مصنوعی سیارے بھیجے ہیں۔ جن سے ہمیں بھی گراں قدر معلومات مل رہی ہیں۔ لیکن ان سیاروں کا غلط استعمال بھی ہوسکتا ہے۔ مثلاً انہیں جنگی مقاصد اور دوسرے ممالک کی جاسوسی کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے بس اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان سیاروں کو پرامن مقاصد اور انسانیت کے فائدے کے لئے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے''۔

فریدہ اتنی معلومات حاصل کر کے بہت خوش ہوئی۔ اس نے ابا جان کا شکریہ ادا کیا اور جب ابا جان نے خلا کے سفر کے متعلق دو چھوٹی چھوٹی کتابیں فریدہ کو پڑھنے کے لئے دیں تو فریدہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) ستارے اور سیارے میں کیا فرق ہے؟

(ب) سب سے پہلے جو انسان خلا میں بھیجا گیا اس کا نام کیا تھا؟

(ج) نیل آرمسٹرانگ چاند سے اپنے ساتھ کیا کیا لایا؟

(د) مصنوعی سیاروں سے کون کون سے کام لئے جا رہے ہیں؟

۲ متن کے مطابق خالی جگہ پر کریں۔

(الف) زمین سے تقریباً .... اوپر ہوا نہیں ہے۔

(ب) سیارے کی اپنی .... نہیں ہوتی۔

(ج) .... میں روسیوں نے راکٹ کے ذریعے انسان کا بنایا ہوا پہلا سیارہ خلا میں بھیجا۔

(د) ۱۹۶۹ء میں .... ایک امریکی نے چاند پر پہلا قدم رکھا۔

(ہ) خلائی سفر .... ہے اکثر تو سیارے کے .... کا امکان رہتا ہے۔

جملہ سازی:-

الفاظ کے ایسے مجموعے کو جس سے سننے والے کی سمجھ میں پوری بات آجائے "جملہ" کہتے ہیں۔کوئی جملہ فعل اور فاعل کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔جن جملوں میں فعل، فاعل اور مفعول ہوتے ہیں ان کی صحیح ترتیب یہ ہوگی۔ پہلے فاعل پھر مفعول اور آخر میں فعل آئے گا مثال کے طور پر؛

"رومائسہ نے کتاب پڑھی" میں رومائسہ فاعل، کتاب مفعول اور پڑھی فعل ہے۔ایسے جملے سادہ جملے کہلاتے ہیں۔

مرکب جملہ:-

☆ دو جملے ملا کر ایک جملہ بنانا۔

☆ دو جملوں کے درمیان "اور" لگا کر ایک جملہ بنالینا۔

☆ دو جملوں کے درمیان "پھر" "کر کے" استعمال کر کے ایک جملہ بنالینا۔

☆ دو جملوں کے درمیان "کیوں کہ" اور "لیکن" استعمال کر کے ایک جملہ بنالینا۔

۳ مندرجہ ذیل مرکب جملوں کو سادہ جملوں میں تبدیل کریں۔

(الف) خلیل کل آیا تھا اور آج چلا گیا۔

(ب) حسیب پرسوں چمن گیا تھا اور آج مسلم باغ جائے گا۔

(ج) تم نے کھانا کھایا تھا اور اب چائے پی رہے ہو۔

(د) گل خان نے سبق یاد کیا پھر کھیت میں گیا۔

(ہ) محمودہ نے سبق یاد کیا پھر ٹیلی ویژن دیکھنے لگی۔

(و) عمران دفتر نہیں گیا کیونکہ وہ بیمار تھا۔

(ز) محبوب جان سکول نہیں گیا کیوں کہ وہ دیر سے جاگا تھا۔

(ح) جمیل نے شکیل کو پکارا لیکن اُس نے جمیل کی آواز ہی نہیں سُنی۔

۴ نیچے دیئے گئے سادہ جملوں کو ملا کر مرکب جُملے بنائیے۔

(الف) عامر نے مضمون پڑھا۔	عامر نے کاپی میں لکھا۔
(ب) سلمان نے جوتا نہیں خریدا۔	سلمان کے پاس پیسے نہیں تھے۔
(ج) رسول بخش چھٹی کا امتحان نہیں دے سکا۔	رسول بخش کی تیاری مکمل نہیں تھی۔
(د) میں نے رات کو کھانا نہیں کھایا۔	میں بیمار تھا۔
(ہ) ہم نے مخالف ٹیم کو شکست دی۔	وہ کمزور تھی۔
(و) آپ نے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔	آپ نے بہت محنت کی۔

۵ درج ذیل فقروں میں زائد الفاظ کی غلطیاں ہیں۔ ان میں سے ان الفاظ کو نکال کر جُملے صحیح کر کے لکھیں۔

کوہ ہمالیہ کا پہاڑ بہت اونچا ہے۔ کوہ ہمالیہ بہت اونچا ہے۔

(الف) میں سوموار کے دن آؤں گا۔ ....

(ب) شب برات کی رات بہت مبارک ہے۔ ....

(ج) ماہ رمضان کے مہینے کے روزے فرض ہیں۔ ....

(د) تاج محل کی تعمیر میں سفید سنگ مرمر کا پتھر استعمال ہوا ہے۔ ....

(ہ) آپ کی خیریت نیک مطلوب چاہتا ہوں۔ ....

(و) میں منگل وار کے دن آؤں گا۔ ....

۶ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

ستارہ ۔ تجسس ۔ زمین ۔ خطرناک ۔ مصنوعی ۔ سفر

فعل:- ایسے الفاظ جو کسی کام کو ظاہر کریں اور ان سے یہ بھی ظاہر ہو کہ یہ کس زمانے میں واقع ہوا انھیں فعل کہتے ہیں۔

فاعل:- کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں۔

مفعول:- جس پر کام ہو رہا ہو اُسے مفعول کہتے ہیں۔ مثلاً

"شازیہ نے کتاب خریدی"۔ اس جُملے میں شازیہ فاعل، کتاب مفعول اور خریدی فعل ہے۔

۷ مندرجہ ذیل جملوں میں سے فعل، فاعل اور مفعول الگ الگ کر کے لکھیں۔

(الف) اسلم نے کتا پالا۔

(ب) انور نے کھانا کھایا۔

(ج) استاد آج اُردو کا نیا سبق پڑھائے گا۔

(د) گھوڑا پانی پی رہا ہے۔

(ہ) گائے گھاس چر رہی ہے۔

(الف) اکرم نے کتاب پڑھی۔

(ب) ماں بچے سے محبت کرتی ہے۔

(ج) مریض نے دوا پی لی ہے۔

(د) حامد نے انگور کھائے ہوں گے۔

(ہ) قندیل تمھیں خط نہیں لکھے گی۔

سرگرمیاں

۱۔ ہر بچے سے تین تین جملے کاپیوں پر خوش خط لکھوائیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ بچوں میں جملوں کا مقابلہ کروائیں۔ جن میں فعل، فاعل اور مفعول کا استعمال ہو۔

یومِ پاکستان کی تقریبات

مقاصدِ تدریس

- ★ پاکستان سے محبت کا تحریری اظہار کرسکیں۔
- ★ حرفِ بیان کا استعمال سمجھ سکیں۔

نئے الفاظ

عزیز ، عقیدت ، طبقہ ، تذکرہ ، آمادہ

اسلاف ، تشخص ، مرتکب ، فریضہ ، استحکام ، کرتب

عزیز طلبہ! ۲۳مارچ کا دن ''یوم پاکستان'' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ آزاد و خود مختار قومیں اپنے تاریخی ایام کو بڑی شان و شوکت سے مناتی ہیں۔ ان ایام میں وہ مختلف تقریبات کے ذریعے اپنے ان رہنماؤں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہیں۔ جنھوں نے دن رات جدوجہد کر کے غلامی کی زنجیروں کو توڑ ڈالا۔ اپنی قوم اور آنے والی نسلوں کے لئے ایک آزاد و خودمختار وطن حاصل کیا۔ پاکستان ہمارا ملک ہے۔ جس طرح اس کے قیام کے لئے ہماری قوم کے ہر طبقہ نے اپنے اپنے دائرہ کار میں عظیم قربانیاں دی ہیں۔ اسی طرح ہر طبقہ ان تاریخی ایام میں اپنے اپنے انداز سے تقریبات کا اہتمام کرتا ہے۔ تاکہ ان تقریبات کے ذریعے تاریخی جدوجہد کرنے والوں کا تذکرہ کرسکے اور آنے والی نسلوں کو اس ملک کی قدر و قیمت کا احساس دلائے اور اس کی خدمت ، حفاظت اور ترقی کے لئے آمادہ کر سکے۔ جو قومیں اپنی تاریخ ، اپنے اسلاف کی قربانیوں اور اپنے نظریاتی تشخص کو بھول جاتی ہیں، وہ اپنی آزادی کی قدر کھو دیتی ہیں۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کی ناشکری سرزمین کی ناقدری اور اس سے بے وفائی کے جرم کی مرتکب ہو کر اپنی آزادی سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں۔ بہ حیثیت مسلمان رسول پاک ﷺ کا یہ فرمان ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ ''وطن کی محبت ایمان کی نشانی ہے''۔

لہٰذا بہ حیثیت مسلمان اور پاکستانی اس پاک سرزمین کی قدر و قیمت اور اس کی خدمت و حفاظت ہمارا دینی و ملی فریضہ ہے۔ اگر ہم یوم پاکستان کی تقریبات پر نظر ڈالیں تو سب سے پروقار، منظّم اور جوش و خروش پر مبنی تقریب پاک فوج کی ہوتی ہے۔ جس کی مختصر رُوداد مندرجہ ذیل ہے۔

دن کا آغاز وفاقی دارالحکومت میں ۳۱ اور صوبائی دارالحکومتوں میں ۲۱ توپوں کی سلامی سے کیا جاتا ہے۔ مسجدوں میں قرآن خوانی، شہیدوں کے لئے فاتحہ خوانی اور ملک کے استحکام کے لئے خصوصی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔

اسلام آباد کی معروف شاہراہ ''خیابانِ قائداعظم'' پر تینوں مسلح افواج کی شان دار پریڈ ہوتی ہے۔ اس پریڈ میں بری، بحری، فضائیہ اور نیم فوجی اداروں کے چاق چوبند دستے حصہ لیتے ہیں۔ پریڈ کی قیادت بری فوج کے بریگیڈیئر کرتے ہیں۔ پریڈ کے آغاز پر مہمان خصوصی کو پریڈ کا معائنہ کرایا جاتا ہے۔ اس کے بعد مارچ پاسٹ ہوتا ہے۔ جو دنیا کی شان دار پریڈوں میں سے ایک ہے۔

مارچ پاسٹ کے بعد بری، بحری اور فضائی فوج کے زیرِ استعمال اسلحہ مثلاً ٹینکوں، توپوں، میزائلوں اور

دوسرے اسلحہ کی نمائش ہوتی ہے، علاقائی ثقافتوں کا مظاہرہ کیا جاتا ہے یہ سب مہمان خصوصی کے ڈائس کے سامنے سلوٹ کی شکل میں سے گزرتے ہوئے سلامی پیش کرتے ہیں۔ فضائیہ کے جدید طیارے ہوا بازی کے مختلف کرتب دکھاتے ہیں۔

آخر میں سپیشل سروسز گروپ کے کمانڈوز سلامی دیتے ہیں۔ ان کی پریڈ باقیوں کی پریڈ سے مختلف ہوتی ہے۔ یہ کمانڈوز ہاتھوں میں بندوق لے کر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے ڈائس کے سامنے سے گزرتے ہیں۔ سپیشل سروسز گروپ کے کمانڈوز جہاز سے پیراشوٹ کے ذریعے چھلانگ لگاتے ہیں اور پریڈ کی جگہ پر اترتے ہیں۔ یہ پریڈ نظم و ضبط کا شان دار نمونہ ہوتی ہے۔ شام کو ان فوجیوں کو جنہوں نے اپنے اپنے شعبوں میں غیر معمولی

کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہوتا ہے۔ اعزازات دیئے جاتے ہیں۔ آخر میں ہر یونٹ میں بڑے کھانے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اس طرح ۲۳ مارچ ''یوم پاکستان'' کے اہم دن کی فوجی تقریب کا اختتام ہوتا ہے۔

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) آزاد اور خودمختار قوموں کی نشانی کیا ہے؟

(ب) اپنے رہنماؤں کو خراج عقیدت کیسے پیش کیا جاسکتا ہے؟

(ج) پاک فوج کی تقریب کا مختصر احوال اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

(د) ''وطن کی محبت ایمان کی نشانی ہے'' نبی پاک ﷺ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟

۲ اس سبق سے مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف الفاظ تلاش کیجئے۔

وطن ، بے وفائی ، جرم ، آزادی ، تذکرہ ، ایام ، مشعل راہ ، معروف ، اعزازات ، جدید ، کرتب

۳ ''خراج عقیدت'' ترکیب ہے جو دو لفظوں سے مل کر بنی ہے۔ اس سبق میں سے تراکیب تلاش کر کے لکھیں۔

۴ سبق کو پیش نظر رکھتے ہوئے درست جواب کیا نشان دہی کریں۔

(الف) ہر سال یوم پاکستان کب منایا جاتا ہے؟

۱۴ اگست کو ☐	۲۳ مارچ کو ☐	۶ ستمبر کو ☐	۷ ستمبر کو ☐

(ب) دن کا آغاز وفاقی دارالحکومت میں کتنی توپوں کی سلامی سے کیا جاتا ہے؟

۲۱ ☐	۵۱ ☐	۳۱ ☐	۴۱ ☐

(ج) دن کا آغاز صوبائی دارالحکومت میں کتنی توپوں کی سلامی سے کیا جاتا ہے؟

۲۱ ☐	۴۱ ☐	۵۱ ☐	۳۱ ☐

(د) کمانڈوز ہاتھوں میں بندوق لے کر نعرہ لگاتے ہیں۔

اللہ اکبر ☐	سبحان اللہ ☐	الحمدللہ ☐	ماشاءاللہ ☐

۵ کالم "الف" اور کالم "ب" کے مابین تعلق جوڑ کر اسے کالم "ج" میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
۲۳ مارچ	ایمان کی نشانی	....
وطن کی محبت	یوم پاکستان	....
۲۱ توپوں کی سلامی	وفاقی دارالحکومت	....
۳۱ توپوں کی سلامی	خیابان قائداعظم	....
اسپیشل سروسز گروپ	صوبائی دارالحکومت	....
مسجد میں	کمانڈوز	....
شان دار پریڈ	قرآن خوانی	....

سرگرمیاں

آپ کے اسکول میں 14 اگست کو یوم آزادی کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا اس جلسہ کا آنکھوں دیکھا حال ایک خط کے ذریعے اپنے دوست کو بتائیے اس خط میں مندرجہ ذیل باتوں کا ذکر کریں اور ان ہدایات کو ملحوظ نظر رکھیں۔

بچو! جب ٹیلی فون کی سہولت عام نہیں تھی تب لوگ اپنے پیغام اپنے عزیزوں اور رشتے داروں کو پہنچانے کے لئے خطوط کا سہارا لیا کرتے تھے۔ مختصر یہ کہ "ایسی تحریر جس میں فرد اپنی بات اپنے عزیز یا دوست کو بیان کرے" خط کہلائے گی۔

- خط مختصر الفاظ میں لکھیں۔
- مطلب کی بات صاف اور خوشنما لکھیں۔
- جس کو خط لکھ رہے ہیں اُس کے مرتبے کے مطابق القاب و آداب استعمال کریں۔

(الف) 14 اگست 1947ء کو پاکستان بنا۔

(ب) انگریزوں کی غلامی سے آزادی ملی۔

(ج) آزادی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔

(د) غلامی کی زندگی جانوروں سے بدتر ہوتی ہے۔

(ہ) اس دن ہم اپنی آزادی کی حفاظت کا عہد کرتے ہیں۔

(و) خدا کی نعمت کا شکر ادا کرتے ہیں۔

(ر) اپنے پیارے وطن پاکستان کی سلامتی اور خوشحالی کے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔

(ح) آپس میں محبت اور اخوت سے رہنے کا عزم کرتے ہیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ کسی یادگار دن کی مناسبت سے کمرہ جماعت میں بچوں سے تقریری مقابلہ کرائیں۔

ایٹم کی کہانی

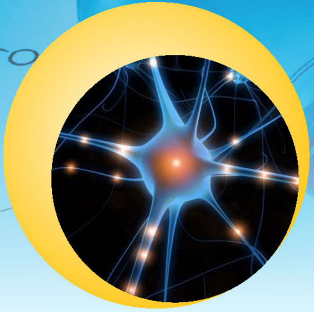

مقاصدِ تدریس

- ★ طلبہ ایٹم کی حقیقت سمجھ سکیں۔
- ★ کتب/اخبار بینی کا ذوق پیدا کر سکیں۔
- ★ متشابہ الفاظ کی پہچان کر سکیں۔

نئے الفاظ: ایٹم ، سائنس دان ، دھات ، انکشاف ، توانائی ، تجربہ ، ترک ، ایندھن

ایٹم یونانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں ''جسے تقسیم نہ کیا جا سکے''۔ ایٹم کی اصطلاح اب سے ہزاروں برس پہلے یونان کے سائنس دان ڈیموکرائی ٹس نے استعمال کی تھی۔ ایٹم مادی چیزوں کا وہ چھوٹے سے چھوٹا ذرہ ہے۔ جسے مزید تقسیم نہ کیا جا سکے۔ مثال کے طور پر آپ کے پاس لوہے کا ایک گولا ہے اور آپ اسے کسی تیز چیز سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں۔ اس کا آخری ذرہ جسے آپ کاٹ نہیں سکتے وہ ذرہ ایٹم کہلائے گا۔ ایٹم اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ نہیں سکتا۔ ایٹم کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک حصے کو نیوکلیس اور دوسرے کو مدار یا شیل کہتے ہیں۔ نیوکلیس کے اندر پروٹان اور نیوٹران کے ذرات ہوتے ہیں۔

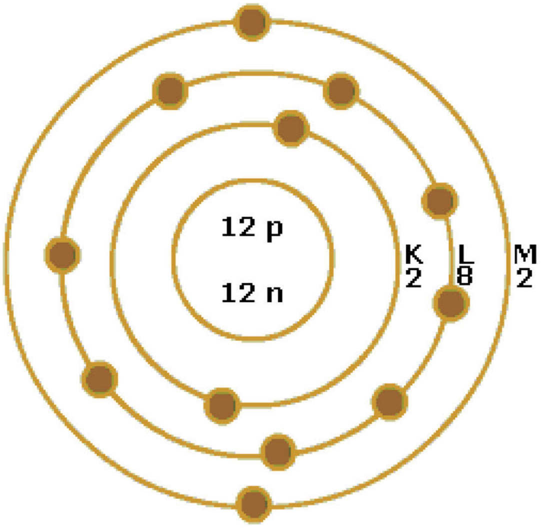

جبکہ مدار میں الیکٹران گردش کرتے ہیں۔ پروٹان پر مثبت چارج ، الیکٹرون پر منفی چارج اور نیوٹران پر کوئی چارج نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے ایٹم پر کوئی چارج نہیں ہوتا۔ یہ حصے آپس میں اتنی مضبوطی سے جُڑے ہوتے ہیں کہ انہیں الگ نہیں کیا جا سکتا۔ ایٹم کے اندر بڑی طاقت ہوتی ہے۔ سائنس دانوں کو ایٹم کی یہ صفت معلوم

ہوئی تو انہوں نے سوچا کہ اگر کسی طرح سے ایٹم کے حصے الگ کیے جاسکیں تو اُس کی توانائی سے پہاڑوں کو بھی اپنی جگہ سے ہٹایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ کئی سائنس دانوں نے ایٹم کو توڑنے کا تجربہ شروع کر دیا۔ ان میں برطانیہ کے سائنس دان لارڈ ردر فورڈ بہت مشہور ہیں۔ انہوں نے یورینیم نام کی ایک دھات پر تجربہ کیا۔ اُن کا تجربہ کامیاب ہوا تو جرمنی کے مشہور سائنس دان آئن سٹائن نے ریاضی کے علم سے یہ انکشاف کیا کہ مادے کو توانائی میں بدلا جاسکتا ہے۔ مگر ایٹمی طاقت کو توانائی میں بدلنا اور ایٹم کے حصوں کو الگ الگ کرنا آسان کام نہ تھا۔ یہ کام اٹلی کے ڈاکٹر فرمی نے سرانجام دیا۔ انہوں نے گریفائیٹ (جس سے پنسل بنتی ہے) اور یورینیم کی چھوٹی چھوٹی بہت سی سلیں بنوائیں۔ اُنہیں اوپر تلے ڈھیر کر دیا اور اُن کے اندر دھات کی ایک سلاخ رکھ دی۔ اس سلاخ کا کام یہ تھا کہ نیوٹران کو اپنے اندر جذب کرے۔ جس طرح سوختہ سیاہی کو چوس لیتا ہے۔ اس سلاخ کو باہر نکالنے سے نیوٹران یورینیم کے ایٹم کو پارہ پارہ کر دیتا ہے۔ ڈاکٹر فرمی کا یہ تجربہ دسمبر ۱۹۴۲ء میں آخرکار کامیاب ہوگیا اور ایٹم بم تیار ہونے لگا۔ پہلے ایٹم بم کا تجربہ جولائی ۱۹۴۵ء میں امریکہ کے ایک ریگستان میں کیا گیا۔ یہ تجربہ کامیاب رہا۔ تب اگست ۱۹۴۵ء میں ہیروشیما پر پہلا ایٹم بم گرایا گیا۔ یہ ایٹم بم عام بموں سے تیس ہزار گنا زیادہ طاقت ور تھا۔

ایٹمی طاقت یعنی جوہری توانائی سے صرف دنیا کو تباہ کرنے کا کام ہی نہیں لیا جاتا بلکہ اس سے اور بھی بہت سے مفید کام لئے جا رہے ہیں۔ دوائیں بن رہی ہیں، برف سے ڈھکے ہوئے سمندر کو صاف کیا جا رہا ہے،، بحری جہاز ایٹمی طاقت سے چلائے جا رہے ہیں،اونچے اونچے پہاڑوں کے اندر راستے بنائے جا رہے

ہیں، بجلی پیدا کی جارہی ہے، اگر دنیا کے بڑے بڑے ممالک ایٹم بم بنانا ترک کردیں اور ایٹمی طاقت کو انسان کی بھلائی کے کاموں میں صرف کرنے لگیں تو ہمیں بہت سے فوائد مل سکیں گے۔

کارخانے، ریل گاڑیاں اور ہوائی جہاز سب ہی ایٹمی طاقت سے چل سکتے ہیں۔اس طرح ایندھن کا خرچ بچایا جاسکتا ہے، چیزیں سستی ہوسکتی ہیں۔

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) ایٹم سے کیا مراد ہے؟

(ب) ایٹم کے کتنے حصے ہوتے ہیں؟

(ج) پہلے ایٹم بم کا تجربہ کب اور کہاں کیا گیا؟

(د) ایٹمی توانائی سے کیا کیا مفید کام لیے جارہے ہیں؟

۲ سبق "ایٹم کی کہانی" کے متن کے مطابق درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(الف) ایٹم کون سی زبان کا لفظ ہے:

جرمن ☐ یونانی ☐ رومن ☐

(ب) ایٹم کے کتنے حصے ہوتے ہیں:

تین ☐ دو ☐ چار ☐

(ج) آئن سٹائن نے کس علم کے ذریعے یہ انکشاف کیا کہ مادے کو توانائی میں بدلا جاسکتا ہے:

ریاضی ☐ سائنس ☐ اردو ☐

(د) پہلے ایٹم بم کا تجربہ کب کیا گیا:

ستمبر۱۹۴۲ء ☐ جنوری۱۹۴۲ء ☐ اکتوبر۱۹۴۲ء ☐

(ہ) ڈاکٹر فرمی کا تجربہ کب کامیاب ہوا:

دسمبر۱۹۴۲ء ☐ جنوری۱۹۴۲ء ☐ مارچ۱۹۴۲ء ☐

۳ آپ کو کون سی سائنسی ایجاد پسند ہے اسے پسند کرنے کی وجہ بھی لکھیں۔

۴ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

صفت ، ذرات ، دھات ، تجربہ ، بم ، دوا ، سمندر ، پہاڑوں ، فوائد

متشابہ الفاظ :

متشابہ الفاظ سے مراد ایسے الفاظ ہیں جو آواز یا املا کے لحاظ سے ایک دوسرے کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔ مگر ان کے معنی اور مفہوم ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً ایال (گھوڑے کی گردن کے بال) اور عیال (بیوی بچے)، اَحد (ایک، اکیلا، خدا کا نام)، اُحد (مدینہ کا مشہور پہاڑ)

۵ دیے گئے متشابہ الفاظ بلحاظ آواز اور املا کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

متشابہ الفاظ (بلحاظ آواز)

ارض، عرض اصل، عسل اَل، عمل زن، ظن قاری، کاری تابع، طابع

متشابہ الفاظ (بلحاظ املا)

اعراب، اعراب بن، بَن پروا، پُروا جل، جل سحر، سَحر محرم، مُحرم

سرگرمیاں

۱۔ اخبار یا کسی کتاب سے مدد لے کر کسی سائنسی ایجاد کے بارے میں مختصر مضمون تحریر کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ اساتذہ کمرہ جماعت میں سرگرمی کروائے طالب علموں کو جہاں مدد کی ضرورت ہو وہاں انہیں مدد فراہم کرے۔

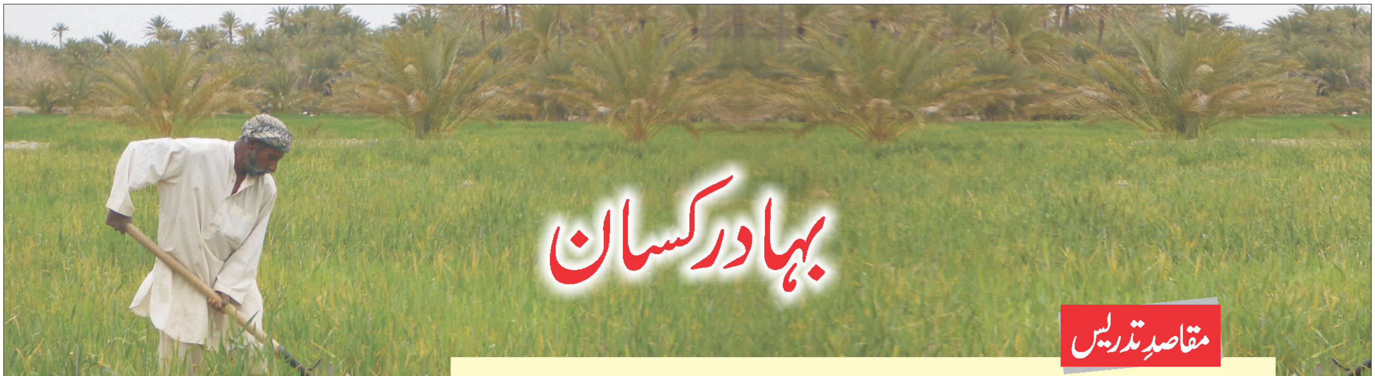

بہادر کسان

مقاصدِ تدریس

- ★ طلبہ کے دلوں میں محنت اور محنت کرنے والوں کا احترام پروان چڑھ سکے۔
- ★ اسم ضمیر کی تعریف کر سکیں اور مثالیں دے سکیں۔

نئے الفاظ: ترکاریاں ، دھیان ، ہنکاتا ، ہتھی ، کڑی ، تھرا ، راس ، باس

سویرے اندھیرے اُٹھا
لئے بیل کھیتوں کی جانب چلا

ہے سارا زمانہ ابھی سو رہا
مگر اس کا یہ وقت ہے کام کا

اِسے ہر گھڑی کام ہی کا ہے دھیان
بڑا محنتی ہے بہادر کسان

کبھی ہل کی ہتھی دباتا ہوا
یہ چلتا ہے جب ہل چلاتا ہوا

کبھی بیل کا دل بڑھاتا ہوا
کبھی موڑتا اور ہنکاتا ہوا

کوئی دیکھے تو اس گھڑی اس کی شان
بڑا محنتی ہے بہادر کسان

کڑی دھوپ چاروں طرف چھا گئی
ہوا جس کی گرمی سے تھرا گئی

یہ بیلوں کی جوڑی جو گھبرا گئی
تو اس کی جگہ دوسری آ گئی

اکیلا کھڑا ہے مگر سخت جان
بڑا محنتی ہے بہادر کسان

ہے دنیا کی جنت فقط اس کے پاس
یہ محنت سے کرتا ہے سب کام راس

یہ ترکاریاں، یہ اناج اور کپاس
پھلوں کا مزا اور پھولوں کی باس

اسی سے تو لیتا ہے سارا جہان
بڑا محنتی ہے بہادر کسان

حفیظ جالندھری

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) کسان کون کون سی چیزیں اُگاتا ہے؟

(ب) محنت کے کون کون سے فوائد ہیں؟

۲ مناسب الفاظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

ہے سارا .... ابھی سو رہا

اسے ہر............ کام ہی کا ہے دھیان

کبھی موڑنا اور .... ہوا

.... دھوپ چاروں طرف چھا گئی

ہوا جس کی گرمی سے .... گئی

ہے دنیا کی............ فقط اس کے پاس

پھلوں کا مزا اور پھولوں کی ....

۳ کالم (الف) میں دیے الفاظ کو کالم (ب) میں دیے گئے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
اندھیرا	چھاؤں
بڑھاتا	بزدل
دھوپ	گھٹاتا
جنت	اجالا
بہادر	دوزخ

اسمِ ضمیر: اسمِ ضمیر اس کلمے کو کہتے ہیں جو اسم کی بجائے استعمال ہو، جیسے: علی اچھا مقرّر ہے، اس نے کل اچھی تقریر کی تھی۔ بانگ درا ضرور پڑھو یہ بہت اچھی کتاب ہے۔

۴ وہ، ہم، تم، اُس، میں اسماء ضمائر ہیں۔ انہیں اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

۵ اس عبارت میں ایک نام بار بار آیا ہے۔ اس کی جگہ ضمائر لگا کر عبارت دوبارہ لکھیں۔

"احمد، ایوب کے ساتھ ایوب کے باغ میں گیا، وہاں ایوب کے والد تھے، احمد نے ایوب کے والد سے پوچھا کہ اس سال پھل زیادہ نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ ایوب کے والد نے احمد کو بتایا کہ احمد میاں! اس سال درختوں پر پھول زیادہ نہیں آئے تھے۔ اس لئے پھل کم ہے۔ احمد نے ایوب کے ابا کی بات سنی تو احمد کی تسلی ہوگئی۔ پھر احمد نے ایوب کے ساتھ باغ کی سیر کی۔ احمد اور ایوب نے پھل کھائے پھر احمد اور ایوب گھر واپس آ گئے"۔

۶ ان جملوں میں واحد ضمائر کی جگہ جمع اور جمع ضمائر کی جگہ واحد ضمائر لکھیں اور مناسب تبدیلی کر کے جملوں کو صحیح کریں۔

(الف) انہوں نے مستونگ سے قلات تک پیدل سفر کیا۔

(ب) ہماری کتابیں ان کے پاس ہیں۔

(ج) تم نے یہ کپڑا کہاں سے خریدا ہے؟

(د) تو صبح سویرے کہاں گیا تھا؟

(ہ) اُس کی کتاب میرے پاس ہے۔

متلازم / گروہی الفاظ:

متلازم / گروہی الفاظ سے مراد وہ الفاظ ہیں جن کا ذکر سنتے ہی ان کے آس پاس کی چیزیں بھی یاد آ جائیں جیسے سمندر، اس کا نام سنتے ہی آپ نے ذہن میں بہت سا پانی، بحری جہاز، مچھلیاں، مونگے، کشتیاں، سیپ اور موتی آئیں گے۔

۷ مندرجہ ذیل الفاظ کے متلازم / گروہی الفاظ لکھئے۔

کسان ، پاکستان ، باغ ، گھر، سکول ، بازار ، بلوچستان ، ریلوے اسٹیشن ، اسلام آباد ، گوالا

ضمائر کی تذکیر و تانیث:۔

بعض زبانوں میں فعل کی ہیئت بتاتی ہے کہ فاعل کی ضمیر مؤنث ہے یا مذکر۔ اُردو زبان کے اس جُملے کو دیکھیں۔ ''میں کتاب پڑھتا ہوں''۔

اس جُملے میں ''میں'' فاعل ''کتاب'' مفعول اور ''پڑھتا'' فعل ہے۔ اس جُملے میں فعل ''پڑھتا'' سے پتہ چلتا ہے کہ اس جُملے میں ضمیر مذکر ہے۔ یہ جملہ اس طرح ہوتا ''میں کتاب پڑھتی ہوں'' تو جُملے میں ضمیر مؤنث ہوتی۔

۸ درج ذیل جملوں میں ضمیر مؤنث ہے یا مذکر

(الف) وہ صبح سویرے سیر کے لئے جاتا ہے۔

(ب) تم کل ہمارے گھر کیوں نہیں آئے تھے۔

(ج) میں اسلامیہ اسکول میں پڑھتی ہوں۔

(د) وہ شام کے وقت ہاکی کھیلتے ہیں۔

(ہ) ہم صبح سویرے اٹھتے ہیں۔

(و) انہوں نے اب تک اپنا سبق یاد نہیں کیا، اس لئے وہ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گے۔

(ز) اگر اُس نے ابھی کتاب نہیں خریدی تو اِس سے لے کر پڑھ لے۔

(ح) میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔

سرگرمیاں

۱۔ ہل، کھیت، بیل، اناج، ترکاری کی طرح پانچ الفاظ اور لکھیئے جو کسان کے کام سے تعلق رکھتے ہیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ کوئی ایسا واقعہ یا کہانی جس سے محنت کی عظمت آشکار ہو اساتذہ بچوں کو سنائیں۔

ماحول سے آگاہی اور اس کی حفاظت

مقاصدِ تدریس

- طلبہ ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے اقدامات اٹھاسکیں۔
- آلودگی کے نقصانات سمجھ سکیں۔
- مترادف الفاظ اور ان کا استعمال کرسکیں۔
- حروفِ تاکید کی پہچان کرسکیں۔

نئے الفاظ ماحول ، بقا ، ترقی ، بگاڑ ، شوروغل ، فضا ، اعصابی ، تنفس ، خلل ، منحصر ، فطری

ماحول عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں اردگرد۔ ماحول دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک فطری ماحول، دوسرا انسان کا بنایا ہوا ماحول۔ فطری ماحول کی تین اقسام ہیں۔

آبی ماحول	خشکی کا ماحول	صحرائی ماحول

انسانی ساختہ ماحول کی دو اقسام ہیں۔ ایک دیہاتی ماحول اور دوسرا شہری ماحول۔

اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو ثقافت، مذہب اور قدرتی وسائل وہ تین چیزیں ہیں۔ جو مل کر ہمارا ماحول بناتی ہیں۔ ہر جاندار کو زندہ رہنے کے لئے ہوا، پانی اور خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں یہ تینوں چیزیں انسانی زندگی کی بقا اور ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ وہاں ان میں بگاڑ سے انسانی زندگی کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ انسانی زندگی کو تندرست اور توانا رکھنے کے لئے

ماحول کو صاف ستھرا رکھا جائے۔ ہم سب ماحول کا حصہ ہیں۔ جس میں ہمارے ساتھ حیوانات، نباتات، زمین، پانی، گرمی اور تیز روشنی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ انسانی زندگی ہمیں شہروں میں بھی نظر آتی ہے اور دیہاتوں میں بھی۔ اس لئے ان کے ماحول کے بارے میں بھی جان لینا ضروری ہے۔

دیہات یا گاؤں میں آبادی کم ہوتی ہے۔ بڑے بڑے کھیت اور باغات ہوتے ہیں۔ پینے کا صاف پانی ہوتا ہے۔ شور وغل نہیں ہوتا فضا پر سکون نظر آتی ہے۔ کیوں کہ دیہات میں کاریں اور کارخانے زیادہ نہیں ہوتے اس لئے دھواں وغیرہ نہیں ہوتا فضا اور ہوا صاف ہوتی ہے۔

شہروں میں آبادی اور ٹریفک بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں فضا کو آلودہ کردیتا ہے اور انسان چونکہ اسی فضا میں سانس لیتا ہے۔ اس لئے کئی بیماریوں کا سامنا کرتا ہے۔ شہری حدود میں موجود کارخانوں اور فیکٹریوں کا آلودہ پانی مٹی اور زیر زمین پانی کو بری طرح متاثر کررہا ہے۔

انسانی زندگی کی اہم ضروریات مثلاً کاریں، گاڑیاں، کارخانے فضا کو آلودہ کررہے ہیں۔ اینٹوں کے بھٹے، کوڑا کرکٹ کا جلنا، سگریٹ نوشی، ایندھن کا استعمال یہ سب فضائی آلودگی کے اسباب ہیں۔ اسی طرح درختوں کی ٹوٹی ہوئی ٹہنیاں، ریت، مٹی، گھروں کا کچرا، کارخانوں کا زہریلا پانی میٹھے پانی کو آلودہ کردیتے ہیں۔ جس سے انسانی زندگی کی بقا کو خطرہ لاحق ہے۔ شور کی آلودگی غیر ضروری اور بے ہنگم آوازوں سے پیدا ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے لوگ ذہنی، جسمانی اور اعصابی بیماریوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ شور کی آلودگی خون کی گردش کو متاثر کرتی ہے۔ تنفس اور ہاضمے کا نظام بھی متاثر ہوتا ہے۔ شور سے مطالعہ میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

صحت مند ماحول انسانی زندگی اور اس کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ہمیں اپنے اردگرد کے ماحول کو ہر قسم کی آلودگی سے پاک کرنا ہوگا۔ ہر بچے اور بڑے کو ماحول صاف رکھنے کا احساس دلانا ہوگا۔ایسے تمام طریقوں سے آگاہ کرنا ہوگا۔جن پر چل کر وہ ماحول کی حفاظت کرسکیں۔اسی طرح ہم سب کو وہ تمام معلومات حاصل کرنا ہوں گی۔ جو ماحول کی حفاظت اور بقا کے لئے ضروری ہیں۔ نیز ان تمام اسباب کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ جو کسی بھی طرح کی آلودگی پھیلانے کا سبب بن سکتے ہیں۔ ماحول کی حفاظت اور اس کی بقا انسانی زندگی کی حفاظت اور بقا ہے۔ان دونوں کی حفاظت، صحت مندی اور ترقی ایک دوسرے کی حفاظت وترقی پر منحصر ہے۔ کیونکہ یہ دونوں الگ الگ زندہ نہیں رہ سکتے اور نہ ترقی کر سکتے ہیں۔

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) ماحول سے کیا مراد ہے؟

(ب) فطری ماحول کسے کہتے ہیں؟

(ج) گاؤں کے مقابلے میں شہروں میں آلودگی زیادہ کیوں ہوتی ہے؟

(د) ماحول کی حفاظت سے انسانی زندگی کو کیسے بقا حاصل ہوسکتی ہے؟

۲ ان الفاظ کے متضاد لکھیں۔

گاؤں ۔ نقصان ۔ بقا ۔ آلودہ ۔ شور ۔ گردش

۳ خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھ کر جُملے مکمل کریں۔

(الف) ماحول .... زبان کا لفظ ہے۔

(ب) ہر جاندار کو زندہ رہنے کے لئے ہوا، پانی اور .... کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ج) گاڑیوں سے نکلنے والا .... فضا کو آلودہ کرتا ہے۔

(د) کارخانوں کا زہریلا پانی، میٹھے پانی کو .... کر دیتا ہے۔

(ہ) ہمیں اپنے اردگرد کے .... کو ہر قسم کی آلودگی سے پاک کرنا ہوگا۔

۴ درست اور غلط بیانات کی نشان دہی کریں۔

(الف) ماحول اردو زبان کا لفظ ہے۔

(ب) فطری ماحول کی تین اقسام ہیں۔

(ج) دیہاتوں میں فضا اور ہوا آلودہ ہوتی ہے۔

(د) کارخانوں کا زہریلا پانی میٹھے پانی کو آلودہ کر دیتا ہے۔

(ہ) شور کی آلودگی خون کی گردش کو متاثر کرتی ہے۔

(و) شور سے ذہن پر ہرگز دباؤ نہیں پڑتا۔

حروفِ تاکید:

کلام میں زور پیدا کرنے اور اپنی بات کی تائید کرنے، زور دینے، اصرار کرنے کے موقع پر جو حروف استعمال کئے جائیں وہ حروفِ تاکید ہیں۔ مثلاً ضرور، بالضرور، ہرگز، کبھی، زنہار، بھول کر، مطلق، کانوں کان، سب کے سب، وہ ضرور آئے گا، سب کے سب کان کھول کر سن لو۔ ایسے دس جُملے لکھیئے جن میں حروفِ تاکید استعمال ہوئے ہوں۔

سرگرمیاں

۱۔ کمرہ جماعت میں ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کریں کہ آپ اپنے ماحول کو کیسے بہتر بنائیں گے؟ اور اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائیں گے؟

۲۔ ہفتہ صفائی سکول میں منایا جائے اور بچوں کو اس میں شامل کیا جائے۔

برائے اساتذہ

۱۔ سرگرمی میں تمام ساتھیوں کو شریکِ گفتگو کریں اور ان کے خیالات کو سامنے لائیں۔ تمام ساتھیوں کی رائے کو اہمیت دیں۔

سیدہ فاطمہ اُمّ الخیر

مقاصدِ تدریس

★ طلبہ سیدہ فاطمہ اُم الخیر کی حیات مبارکہ سے آ گاہی حاصل کر سکیں۔
★ طالبات میں سیدہ فاطمہ کی پیروی کی امنگ جنم لے سکے۔
حروفِ عِلت کا استعمال کر سکیں۔

نئے الفاظ

پیرانِ پیر ، متقی ، مشغول ، خیانت ، وسیع ، تناور ، مجاہدہ ، کسوٹی
متصف ، وسوسہ ، شریعت ، سکونت ، دینار ، مورخین ، حیف ، ریاضت

سیّدہ فاطمہ اُم الخیر پیران پیر سید حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی والدہ نہایت پاک باز، عابدہ، زاہدہ اور خدارسیدہ خاتون تھیں۔ ان کی شادی سید ابوصالح جنگی دوستؒ سے ہوئی تھی۔ وہ بھی بڑے متقی اور خدارسیدہ بزرگ تھے۔ ان کا نکاح سیدہ فاطمہؒ سے جن حالات میں ہوا، ان کو پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ روایت ہے کہ عین جوانی میں سید ابوصالح اکثر اطاعت وعبادت میں مشغول رہتے تھے۔ ایک دفعہ دریا کے کنارے عبادت کر رہے تھے۔ کھانا کھائے ہوئے تین دن گزر چکے تھے۔ اچانک ایک سیب دریا میں بہتا ہوا دکھائی دیا۔ بسم اللہ کہہ کر اُسے پکڑ لیا اور کھا گئے۔ پھر دل میں خیال پیدا ہوا کہ معلوم نہیں اس سیب کا مالک کون ہے؟ میں نے بغیر اجازت کھا کر امانت میں خیانت کی ہے۔ یہ خیال آتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور دریا کے کنارے پانی کی بہاؤ کے مخالف سمت سیب کے مالک کی تلاش میں چل پڑے۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد ان کو دریا کے کنارے ایک وسیع باغ نظر آیا۔ جس میں سیب کا ایک تناور درخت تھا۔ اُس کی شاخوں سے پکے ہوئے سیب پانی میں گر رہے تھے۔ سید ابوصالح نے لوگوں سے اس باغ کے مالک کا پتہ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے مالک جیلان کے ایک رئیس سید عبداللہ صومعیؒ ہیں۔ فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سارا ماجرا بیان کیا اور بصد ادب بلا اجازت سیب کھا لینے کے لئے معافی چاہی۔

سید عبد اللہ صومعی اللہ کے خاص بندوں میں سے تھے۔ وہ سمجھ گئے کہ یہ نوجوان اللہ کا خاص بندہ ہے۔ دل میں تڑپ اُٹھی کہ اس کو اپنے سایہ شفقت میں لے لوں۔ فرمایا! دس سال تک اس باغ کی رکھوالی کرو اور مجاہدہ نفس کرو۔ پھر معاف کرنے کے بارے میں سوچوں گا۔ سید ابو صالح ؒ نے یہ شرط منظور کرلی اور دس سال تک باغ کی رکھوالی کرتے رہے۔ ساتھ ہی سید عبد اللہ صومعیؒ کی ہدایات کے مطابق مدارج سلوک بھی طے کرتے رہے۔ دس سال کے بعد سید عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے فرمایا کہ دو سال اور باغ کی رکھوالی کرو۔ سید ابو صالح ؒ نے تعمیل ارشاد کی۔ بارہ سال کی مدت پوری ہوتے ہی سید عبد اللہ نے انہیں بلا کر فرمایا۔ اے فرزند تو آزمائش کی کسوٹی پر پورا اترا ہے۔ لیکن ابھی ایک خدمت اور باقی ہے۔ وہ یہ کہ میری ایک لڑکی ہے۔ جو پاؤں سے لنگڑی، ہاتھوں سے معذور، کانوں سے بہری اور آنکھوں سے اندھی ہے۔ اس بے چاری کو اپنے نکاح میں قبول کرو تو میں سیب تمہیں بخش دوں گا۔ سید ابو صالح ؒ نے یہ شرط بھی منظور کرلی اور سید عبد اللہ نے اپنی لختِ جگر کا نکاح ان سے کر دیا۔ ان کی یہ لختِ جگر سیدہ فاطمہؒ تھیں۔

شادی کے بعد سید ابو صالح ؒ نے سیدہ فاطمہؒ کو پہلی مرتبہ دیکھا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے تمام اعضاء صحیح و سالم ہیں اور وہ کمال درجہ کے حُسن ظاہری سے متصف ہیں۔ دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ شاید یہ کوئی اور لڑکی ہے۔ اسی وقت باہر نکل گئے اور شیخ عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ یہی لڑکی میری لختِ جگر اور تمہاری بیوی ہے۔ اس کی جو صفات میں نے تم سے بیان کی تھیں، ان کا مطلب یہ تھا کہ اس نے آج تک کوئی کام شریعت کے خلاف نہیں کیا، اس لئے ہاتھوں سے معذور ہے۔ آج تک گھر سے باہر قدم نہیں نکالا، اس لئے لنگڑی ہے۔ آج تک خلافِ حق کوئی بات نہیں سُنی، اس لئے بہری ہے۔ آج تک کسی نامحرم پر نظر نہیں ڈالی، اس لئے اندھی ہے۔ اب سید ابو صالح سب کچھ سمجھ گئے اور ان کے دل میں اپنی اہلیہ کے لئے بے حد تکریم واُلفت پیدا ہوگئی۔ اس طرح بہ خیر و خوبی ان دونوں پاک باز ہستیوں کی رفاقتِ حیات کا آغاز ہوا۔ انہوں نے جیلان (گیلان) میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ وہیں سیدہ فاطمہؒ کے بطن

سے مختلف روایات کے مطابق ۴۷۰ھ یا ۴۷۱ھ میں عالم اسلام کی وہ مایہ ناز ہستی پیدا ہوئی۔ جس کے عظیم الشان تبلیغی اور اصلاحی کارناموں نے اُمت مسلمہ میں ایک نئی روح پھونک دی اور راہ راست سے بھٹکے ہوئے لاکھوں انسانوں کو راہِ ہدایت پر گامزن کر دیا۔ ہماری مراد سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ہے۔

حضرت شیخؒ ابھی کم سن ہی تھے کہ والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ والدہ ماجدہ نے بڑے صبر اور حوصلے سے کام لیا اور اپنے چار پانچ سالہ بیٹے کی تعلیم و تربیت اور نگرانی پر خاص توجہ دی۔ اسی توجہ کا نتیجہ تھا کہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایک مثالی صالح جوان بنے۔ حضرت شیخؒ حصول علم کے لئے بغداد جا رہے تھے کہ راستے میں ڈاکوؤں نے قافلے کو لوٹ لیا۔ ایک ڈاکو نے آپ سے پوچھا ''اے لڑکے تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟'' انہوں نے بغیر کسی خوف کے جواب دیا، ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ ڈاکو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اپنے سردار کے پاس لے گئے۔ ڈاکوؤں کے سردار نے ان سے پوچھا ''لڑکے سچ سچ بتا تیرے پاس کیا ہے؟'' انہوں نے بے دھڑک جواب دیا۔ ''میں پہلے بھی تمہارے دو ساتھیوں کو بتا چکا ہوں کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں''۔ تلاشی لینے پر جب آپ کی گدڑی سے چالیس دینار نکل آئے تو ڈاکوؤں کے سردار نے تعجب کی حالت میں آپ سے پوچھا۔ ''لڑکے تمہیں معلوم ہے کہ ہم ڈاکو ہیں۔ لیکن پھر بھی تم نے دیناروں کا راز ہم پر ظاہر کر دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟''

حضرت نے فرمایا ''میری پاک باز والدہ نے گھر سے رخصت ہوتے وقت مجھے نصیحت کی تھی کہ ہمیشہ سچ بولنا۔ بھلا ان چالیس دیناروں کی خاطر میں والدہ کی نصیحت کیسے فراموش کر دیتا؟''۔ یہ سُن کر سردار پر رقت طاری ہوگئی اور وہ روتے ہوئے بولا ''آہ! اے بچے تم نے اپنی ماں سے کئے ہوئے عہد کا اتنا پاس رکھا حیف ہے مجھ پر کہ اتنے سالوں سے اپنے خالق کا عہد توڑ رہا ہوں۔ اے بچے آج سے میں اس کام سے توبہ کرتا ہوں۔'' یہ سیدہ فاطمہؒ اُم الخیر کی شان و شوکت، ریاضت اور تعلیم و تربیت کا اثر تھا، جس کا ثمر اللہ تعالیٰ نے انہیں اور پوری امت کو سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی شکل میں عطا کیا۔ اس پاک باز، عابدہ اور زاہدہ خاتون

کی تاریخ اور سن وفات کے بارے میں مؤرخین خاموش ہیں۔ البتہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے کی زمانہ طالب علمی میں ان کی غیر حاضری میں وفات پائی۔

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) بغیر اجازت کے سیب کھانے کے بعد سید ابو صالح جنگی دوستؒ کے دل میں کیا خیال پیدا ہوا؟

(ب) سیب کے باغ کا مالک کون تھا ؟

(ج) باغ کے مالک نے سید ابو صالح کو معاف کرنے کے لئے کیا شرط رکھی؟

(د) شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے عالم اسلام کے لئے کیا خدمات سر انجام دیں؟

(ہ) شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے چالیس دیناروں کا راز فاش کیا تو ڈاکوؤں کے سردار کی حالت کیا ہوئی؟

حرف علت:

وہ حروف جو کسی بات کا سبب ظاہر کریں حروف علت کہلاتے ہیں۔ اُردو میں کیوں کر، کیونکہ، اس واسطے کہ، اسی باعث کہ، تا کہ، لہٰذا، پس وغیرہ حروف علت ہیں۔ محنت کرو، اس لئے کہ محنت سے ہی راحت ملتی ہے۔
چونکہ تم فیل ہو گئے، لہٰذا انعام کے مستحق نہیں

۲ درج ذیل حروف علت کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

تا کہ ۔ لہٰذا ۔ پس ۔ کیونکہ ۔ کیوں کر

۳ درج ذیل کے معنی لکھیں۔

خدارسیدہ ، لب دریا ، سایہ شفقت ، مجاہدہ نفس ، مداج سلوک ، تعمیل ارشاد ، لخت جگر ، صحیح وسالم

۴ درج ذیل خالی جگہوں میں مناسب حروفِ علت لکھ کر جملے مکمل کریں۔

(الف) اتحاد پیدا کرو .... قوم ترقی کرے۔

(ب) محنت کرو .... امتحان میں اچھے نمبر لے سکو۔

(ج) محنت کرو .... اسی میں برکت ہے۔

(د) تم نے غلطی کی ہے .... تمہیں سزا ملے گی۔

(ہ) جماعت ششم والے ورزش کرتے ہیں .... صحت مند ہیں۔

(و) اپنے والدین کی خدمت کرو .... اسی میں کامیابی ہے۔

(ز) خالد نے محنت نہیں کی .... امتحان میں فیل ہو گیا۔

اسم نکرہ:۔ ایسے الفاظ جو عام چیز، شخص یا جگہ کے ناموں کو ظاہر کریں اسم نکرہ کہلاتے ہیں۔ مثلاً کتاب، لڑکا، کرسی وغیرہ

۵ درج ذیل جملوں میں سے اسم نکرہ علیحدہ کر کے لکھیں۔

(الف) مرغی دانہ کھا رہی ہے۔

(ب) لڑکا کتاب پڑھ رہا ہے۔

(ج) پاکستان کے شہر خوبصورت ہیں۔

(د) وہ بازار گئے۔

(ہ) ہم جھیل کی سیر کو گئے۔

(و) لوگوں کی ہدایت کے لئے بہت سے پیغمبر آئے۔

(ز) لوگوں نے چور کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔

سرگرمیاں

ا۔ آپ اپنی ایمان داری کا کوئی واقعہ تحریر کریں۔

برائے اساتذہ

ا۔ اساتذہ بچوں سے ایمان داری کے سلسلے میں کوئی کہانی، قصہ یا حکایت سنیں۔

اسلامی ممالک کی تنظیم

مقاصدِ تدریس

- ★ طلبہ اسلامی ممالک کی تنظیم اور دائرہ کار کے بارے میں سمجھ سکیں۔
- ★ اتحاد اور بھائی چارے کے مفہوم سے آگاہ ہوسکیں۔
- ★ جملے درست کرسکیں۔

نئے الفاظ
تنظیم ، عالم اسلام ، مذموم ، مشاورت ، اعلانیہ ، منشور ، مفاہمت
چارٹر ، یک جہتی ، نو آبادیاتی نظام ، رکنیت ، پیش رفت ، معاونین

اُستاد: عزیز طلبا! کیا آپ کو معلوم ہے کہ اسلامی ممالک کی تنظیم کب اور کیوں قائم ہوئی تھی؟

طلبہ: نہیں جناب! ہمیں اسلامی ممالک کی تنظیم کے قیام اور مقاصد کا علم نہیں ہے۔ براہِ مہربانی ہمیں اس کے بارے میں کچھ بتائیں۔

اُستاد: بیٹا! ۲۱ راگست ۱۹۶۹ء کو جب یہودیوں نے مسجد اقصیٰ کے ایک حصے کو آگ لگا دی تو پورے عالم اسلام میں اسرائیل کی اس مذموم حرکت کے خلاف غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ اسی ماہ کے آخر میں قاہرہ میں عرب لیگ ممالک کے وزراء خارجہ کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ سعودی عرب اور مراکش کو اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کرنے کی ذمہ داری سونپی جائے۔ چنانچہ اس ضمن میں سات رکنی کمیٹی قائم کی گئی۔ اس کمیٹی کے ارکان میں مراکش، سعودی عرب، ایران، ملائیشیا، نائیجیریا، صومالیہ اور پاکستان شامل تھے۔ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۶۹ء کو مراکش کے دارالحکومت رباط میں اسلامی ممالک افغانستان ، الجزائر ، چاڈ ، گنی ، انڈونیشیا، ایران، سعودی عرب، مراکش، کویت، لبنان، لیبیا، ملائیشیا، مالی ، ماریطانیہ، نائیجیریا ، پاکستان، صومالیہ، جنوبی یمن، شمالی یمن، ترکی، سوڈان اور تیونس کے سربراہوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔

احمد: جناب! اس کانفرنس میں مسلمان ممالک کے سربراہوں نے اسرائیلی قبضے اور بیت المقدس کی آزادی کے لئے کیا مشاورت کی اور کون کون سے اقدامات اُٹھانے پر اتفاق کیا؟

اُستاد: بہت خوب بیٹا! آپ نے بہت اچھا سوال کیا کانفرنس کے اختتام پر جو اعلامیہ جاری ہوا اس میں کہا گیا کہ بیت المقدس (مسلمانوں کا قبلہ اوّل) میں مقاماتِ مقدسہ کو جو خطرات لاحق ہیں۔ وہ اس شہر میں اسرائیل کی موجودگی سے ہیں۔ لہٰذا مقاماتِ مقدسہ کے تحفظ اور ان تک رسائی کے لئے ضروری ہے کہ مقدس شہر کو اسرائیلی فوج سے پاک کیا جائے۔ نیز کانفرنس نے اسلامی ممالک سے اپیل کی کہ وہ

عرب مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کو نکالنے کے لئے اپنی انفرادی و اجتماعی کوششوں کو تیز کردیں اس کانفرنس کے بعد ایک اعلامیہ جاری کیا گیا ہے۔ جسے اعلان رباط کا نام دیا گیا۔

احمد: جناب! اسلامی ممالک کی تنظیم کا منشور کب منظور ہوا؟

اُستاد: بیٹا! ۲۹ فروری ۱۹۷۲ء سے ۴ مارچ ۱۹۷۲ء تک جدہ سعودی عرب میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی تیسری کانفرنس منعقد ہوئی اس کانفرنس میں اسلامی ممالک کی تنظیم کا منشور منظور کیا گیا۔

انعام: اُستادمحترم! کیا آپ ہمیں اس منشور کی خاص خاص باتیں بتانا پسند فرمائیں گے؟

اُستاد: جی ہاں بیٹا کیوں نہیں! اسلامی ممالک کی تنظیم کا منشور ان خاص خاص باتوں پر مشتمل ہے۔

الف: دین کا مشترک رشتہ مسلمان عوام کے درمیان مفاہمت اور استحکام کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

ب: تنظیم کے ممبر ممالک نے یہ عزم ظاہر کیا کہ وہ اسلام کی روحانی، اخلاقی، سماجی اور اقتصادی قدروں کی حفاظت کریں گے۔ نیز یہ عہد بھی کیا گیا کہ اقوام متحدہ کے چارٹر اور بنیادی انسانی حقوق کی پابندی کی جائے گی۔

خالد: جناب! اس تنظیم کے مقاصد کیا ہیں؟

اُستاد: بیٹا! تنظیم کے مقاصد بہت زیادہ ہیں۔ لیکن میں یہاں اس کے چند بنیادی مقاصد کا ذکر کروں گا۔

الف۔ رکن ممالک کے مابین اسلامی مقاصد و عمل کی یکجہتی کو ترقی دی جائے گی۔

ب۔ رکن ممالک کے مابین سائنسی، ثقافتی، سماجی، اقتصادی اور زندگی کے دیگر اہم شعبوں میں تعاون بڑھایا جائے گا اور انہیں مستحکم بنایا جائے گا۔ رکن ممالک بین الاقوامی تنظیموں میں ایک دوسرے سے مشورہ کریں گے۔

ج۔ نسلی فرق و امتیاز اور نو آبادیاتی نظام کی تمام صورتوں کو ختم کرنے کی کوششیں کی جائیں گی۔

محبوب: جناب! یہ تو بہت اعلیٰ اور اچھے مقاصد ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے رکن ممالک کون کون سی حکمت عملی اختیار کرتے ہیں؟

اُستاد: شاباش! ذہین بچے ہمیشہ ایسے ہی سوالات کرتے ہیں۔ اسلامی ممالک کی تنظیم نے ان مقاصد کے حصول کے لئے چند اصول مرتب کئے ہیں۔

- تمام رکن ممالک کے مابین مکمل مساوات
- تمام رکن ممالک کے داخلی معاملات میں مداخلت نہ کرنا
- رکن ممالک کی علاقائی سلامتی، آزادی اور حاکمیت کا احترام کرنا

- اگر رکن ممالک کے مابین کوئی جھگڑا اُٹھ کھڑا ہو تو اسے مذاکرات، مفاہمت اور اجتماعی فیصلے سے حل کرنا۔

اللہ بخش: اُستاد گرامی! اسلامی ممالک کی تنظیم میں کون کون سے ممالک شامل ہیں۔ نیز تنظیم کا رکن بننے کے لئے کیا طریقہ کار مقرر کیا گیا ہے؟

اُستاد: بہت خوب بیٹا! آپ لوگوں کے سوالات سُن کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔ اگر آپ لوگ ایسے ہی محنت، لگن اور دلچسپی کا مظاہرہ کرتے رہے تو انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چُومے گی۔

وہ تمام ممالک اسلامی کانفرنس کے ممبر ہیں۔ جنہوں نے رباط کی سربراہ کانفرنس میں شرکت کی جدہ اور کراچی میں ہونے والی اسلامی وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں شرکت کی اور اس کے چارٹر پر دستخط کئے۔

ہر مسلمان ملک اسلامی ممالک کی تنظیم میں شامل ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے اس ملک کو ایک درخواست کے ذریعہ یہ بتانا ہوگا کہ وہ اسلامی کانفرنس کا چارٹر قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ درخواست جنرل سیکرٹری قبول کرے گا اور اس کے فوراً بعد وزرائے خارجہ کی جو بھی کانفرنس ہوگی اُس میں پیش کر دے گا کانفرنس کے شرکاء دو تہائی اکثریت سے درخواست منظور کریں گے۔ منظوری کے بعد فوری طور پر اُس ملک کی رکنیت عمل میں آجائے گی۔

اکبر علی: جناب! اسلامی ممالک کی تنظیم کے ارکان کی تعداد کتنی ہے؟ اور اس میں کون کون سی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

اُستاد: بیٹا! اسلامی ممالک کی تنظیم کے ارکان کی تعداد تقریباً ۵۷! نیز کانفرنس میں عربی، انگریزی اور فرانسیسی

زبانیں بولی جاتی ہیں۔

عرفان: جناب عالی! اس کانفرنس میں کتنے ادارے اور شعبے شامل ہیں؟

اُستاد: بیٹا! کانفرنس کے ادارے مندرجہ ذیل ہیں۔

- حکومتوں اور ریاستوں کے بادشاہوں اور سربراہوں کی کانفرنس
- وزرائے خارجہ کی کانفرنس، جنرل سیکرٹریٹ اور ماتحت ادارے

محمد جان: جناب! کیا آپ مختصر طور پر ان اداروں کے فرائض بتانا پسند کریں گے؟

اُستاد: کیوں نہیں بیٹا! آپ کی تعلیم و تربیت میری ذمہ داری ہے۔ آپ بلا جھجک پوچھ لیا کریں۔

- سربراہی کانفرنس تنظیم کی پالیسی بناتی ہے اور عالم اسلام کو درپیش اہم ترین مسائل پر غوروخوض کے لئے سربراہی کانفرنس منعقد کرتی ہے۔
- ہر دو سال میں ایک بار یا جب بھی ضرورت ہو اسلامی وزرائے خارجہ یا ان کے سرکاری نمائندوں کا اجلاس ہوگا اجلاس کسی بھی رکن ملک میں ہوسکے گا جس میں کانفرنس کی عمومی پالیسی کو نافذ کرنے کے طریقوں پر غور کیا جائے گا۔ گزشتہ اجلاس میں منظور کی گئی قراردادوں کے نفاذ کے سلسلہ میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا جائے گا۔
- ایک اہم ادارہ کانفرنس میں سیکرٹریٹ ہے۔ جنرل سیکرٹریٹ کے سربراہ سیکرٹری جنرل ہوں گے۔ جن کا تقرر دو سال کے لئے ہوگا اور یہ تقرر کانفرنس کرے گی۔ سیکرٹری جنرل ان کے معاونین اور جنرل سیکرٹریٹ کا عملہ کانفرنس کے علاوہ کسی حکومت یا اتھارٹی سے ہدایات وصول نہیں کریں گے اور نہ ایسا کام کریں گے جو ان کی حیثیت اور شان کے خلاف ہو الغرض کانفرنس میں اور بھی خصوصی ادارے، ذیلی ادارے اور خصوصی کمیٹیاں شامل ہیں۔ جن کے فرائض اور طریقہ کار پر کسی اگلی نشست میں بات کریں گے۔

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) اسلامی ممالک کی تنظیم کیوں قائم ہوئی؟

(ب) اسلامی ممالک کی تنظیم کے منشور میں کیا باتیں شامل ہیں؟

(ج) اسلامی ممالک کی تنظیم میں شمولیت اختیار کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟

(د) اس تنظیم کے مقاصد کیا کیا ہیں؟

۲ درج ذیل متشابہ الفاظ (بہ لحاظ آواز) کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

سدا ، صدا ، کثرت ، کسرت ، عمارت ، امارت ، سورۃ ، صورت ، مربا ، مربع ، حال ، ہال

۳ درج ذیل جملوں کی ترتیب غلط ہے۔ ان کی ترتیب (فاعل، مفعول اور فعل) صحیح کر کے لکھیں۔

(الف) بچوں کو پڑھا رہا ہے استاد سبق۔

(ب) لڑکوں، یاد کیا نے سبق۔

(ج) غروب ہوتا ہے سورج مغرب میں۔

(د) ایک کتاب ناصرہ نے خریدی۔

(ہ) ہمارا شاعر اقبال ہے قومی۔

(و) ہرن خوبصورت ہے بہت جانور۔

(ر) پی رہی ہے چائے سلمیٰ۔

۴ درج ذیل محاورات اور ضرب الامثال کو درست کر کے لکھیں۔

(الف) زیادہ پانچ سات کرو گے تو پچھتاؤ گے۔
(ب) اب تو محنت ٹھکانے آ گئی۔
(ج) کام میں روڑے ڈالنا ٹھیک نہیں۔
(د) بندر کیا جانے پودینے کا مزا۔
(ہ) سر منڈاتے ہی پتھر پڑے۔
(و) لڑکا بغل میں ڈھنڈورا گاؤں میں۔

۵ ہر سوال کے تین ممکنہ جواب دیے گئے ہیں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(الف) یہودیوں نے مسجد اقصیٰ کو آگ لگائی؟

۱۹۴۰ء ☐ ۱۹۶۹ء ☐ ۱۹۷۰ء ☐

(ب) ۲۲ ستمبر ۱۹۶۹ء کو اسلامی ملکوں کے سربراہوں کا اجلاس ہوا۔

ریاض ☐ رباط ☐ لاہور ☐

(ج) اسلامی کانفرنس کے رکن ممالک کی تعداد ہے۔

۷۵ ☐ ۵۷ ☐ ۶۰ ☐

(د) اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کا تیسرا اجلاس منعقد ہوا۔

جدّہ ☐ انقرہ ☐ جکارتہ ☐

(ہ) اسلامی کانفرنس کا منشور منظور کیا گیا۔

۱۹۷۳ء ☐ ۱۹۷۲ء ☐ ۱۹۷۰ء ☐

سرگرمیاں

۱۔ اسلامی ممالک کی تنظیم میں شامل ملکوں کے نام اور ان کے دارالحکومتوں کے نام اپنی کاپی میں لکھیں۔
۲۔ کوئی سے تین اسلامی ممالک کے جھنڈے کاپیوں میں بنائیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ ”اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو“ اس پر تفصیل سے بات کریں۔

اپنے شہر کی بس

مقاصدِ تدریس

- مزاحیہ شاعری کا ذوق پیدا کر سکیں۔
- اِسمِ صوت کی تعریف بیان کر سکیں۔

نئے الفاظ سرکس ، دھنسا ، ہلچل ، عالم ، بجو ، منظر

یہ بس اپنے شہر کی بس ہے — بس کیا ہے بس اک سرکس ہے
لوکل بس کہلاتی ہے یہ — بہلاتی ٹہلاتی ہے یہ
کتنے کھڑے کتنے بیٹھے ہیں — کتنے باہر لٹکے ہوئے ہیں
کتنے چھت پر کتنے نیچے — کتنے آگے کتنے پیچھے
ہر بندہ بندے میں پھنسا ہے — ہر بندہ بندے میں دھنسا ہے
مچی ہوئی ہے بس اک ہلچل — ہر بندہ ہے بے بس بے کل
ایک عجب عالم ہے ہر سُو — ہر اک بنا ہوا ہے بجو
بس اسٹاپ پر چڑھنا اترنا — اچھا خاصا جینا مرنا
اس جینے مرنے کے اندر — عجب عجب بنتے ہیں منظر

عین سلام

مشق

۱ ان الفاظ کے ہم قافیہ الفاظ لکھیں۔

کھلاتی ۔ نیچے ۔ پھنسا ۔ ہلچل ۔ اُترنا

۲ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

بس ۔ جینا ۔ آگے ۔ اندر ۔ چڑھنا

اسم صوت :۔

جب بارش پڑتی ہے تو اس کی بوندوں سے ٹپ ٹپ کی آواز آتی ہے اس آواز کو اسم صوت کہتے ہیں۔

۳ درج ذیل اسموں کو آوازوں سے ملا کر اگلے کالم میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
کوا	ککڑوں کوں	....
چڑیا	ٹیں ٹیں	....
کوئل	میں میں	....
کبوتر	بھاؤں بھاؤں	....
مرغی	ٹک ٹک	....
مرغا	چوں چوں	....
گھڑی	سائیں سائیں	....
طوطا	غٹرغوں	....
بکری	کائیں کائیں	....
ہوا	دھک دھک	....
دل کی دھڑکن	آچھیں	....
چھینک	کُٹ کُٹ	....
کتا	کُوکُو	....

۴ مناسب الفاظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) یہ .... اپنے شہر کی .... ہے۔

(ب) .... کیا ہے .... اک سرکس ہے۔

(ج) کتنے .... کتنے .... ہیں۔

(د) کتنے .... کتنے .... ۔

(ہ) بس اسٹاپ پر .... ۔

(و) اچھا خاصا............

۵ اپنے کسی سفر کی مختصر روداد تحریر کریں۔

۶ لفظ ''کتنے'' اس نظم کے دو اشعار میں استعمال ہوا ہے قواعد کی زبان میں اسے کیا نام دیتے ہیں۔

لفظ ''کتنے'' کا استعمال کرتے ہوئے پانچ مثبت جُملے بنائیں۔

۷ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

عجب ، منظر ، ہلچل ، دھنسنا ، بے بس

۸ یہ نظم زبانی یاد کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ کوئی مزاحیہ نظم یا چند اشعار یاد کر کے کمرہ جماعت میں ساتھیوں کو سنائیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ اُستاد بچوں کو مزاحیہ نظم یا اشعار اس نظم کے علاوہ ضرور سنائیں۔

۲۔ اساتذہ بچوں کو مزاحیہ شاعری کی اہمیت بتائیں اور اس نظم کے مزاحیہ اشعار کی تشریح سکھائیں۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی

مقاصدِ تدریس

★ طلبہ جان سکیں کہ کسی کی بے وقوفی سے دوسرا کیسے فائدے حاصل کرسکتا ہے۔
★ متلازم الفاظ استعمال کرسکیں۔
★ دعوت نامہ لکھ سکیں۔

نئے الفاظ

مقررہ ، ناگوار ، بے زاری ، دائر ، لنگی ، معقول ، پیڑ ، تاک
دھان ، تردد ، حصے دار ، بھنک ، علم نجوم ، مقدر کا سکندر ، تہبند ، منت سماجت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی جگہ ایک دھوبی اور کسان رہتے تھے۔ دونوں نے مل کر جنگلی علاقہ صاف کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لئے انہوں نے مقررہ دن پر پیڑ کاٹنے شروع کئے۔ کام کے دوران جنگلی مرغ کی آواز آنا شروع ہوگئی۔ اس کی تیز آواز کسان کو انتہائی ناگوار گزری اس لئے وہ بے زاری سے بولا اسے پکڑو اس کی آواز مجھے کام کرنے نہیں دے گی۔ دھوبی بولا میں اسے پکڑنے تو چلا جاتا لیکن کیا میری واپسی تک یہ کام تم اکیلے کرو گے؟ کسان بولا میں کرلوں گا مگر تم اس مرغ کو جلدی پکڑو۔

کام چور دھوبی جو پہلے ہی موقع کی تاک میں تھا کہ کسی طرح اُسے کام نہ کرنا پڑے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے گھر چلا گیا کچھ دیر آرام کرنے کے بعد جب اُسے یقین ہو چکا کہ اب کام پورا ہونے والا ہوگا وہ مرغ پکڑنے کے بعد کسان کے پاس گیا تاکہ اُس سے اپنا حصہ لے جب اس نے حصے کی بات کی تو کسان نے کہا جب تم نے کام نہیں کیا تو میں تمہیں حصہ کیوں دوں؟ اس بات کو سننے کے بعد دھوبی نے کسان کے خلاف مقدمہ دائر کردیا اور جس دن مقدمے کی پیشی تھی۔ دھوبی کسان کے گھر اس کا تہبند مانگنے گیا تاکہ اُسے باندھ کر عدالت جاسکے پہلے کسان کا بیان لیا گیا اس کے بعد دھوبی کی باری آئی اُس نے انتہائی چالاکی و مکاری سے کہا ''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں کسان تو میرے اس تہبند کے لئے بھی دعویٰ کردے گا

کہ یہ اس کا ہے'' کسان فوراً چلایا جی ہاں بالکل یہ میرا ہے۔ جب دھوبی نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا اب میں اتنا گیا گزرا بھی نہیں کہ پہننے کے لئے کپڑے بھی کسان سے مانگوں۔ دھوبی کی معقول دلیل نے جج کو متاثر کیا لہٰذا اس نے فیصلہ کیا کہ کاٹے ہوئے پیڑ فریقین میں برابر تقسیم کر دیئے جائیں۔

کسان نے صاف دل کا انسان ہونے کی وجہ سے اس واقعہ کو جلد ہی بُھلا دیا۔ اس لئے کچھ ہی دنوں کے بعد دوبارہ دھوبی کے ساتھ مل کر دھان کا کھیت بویا اس بات کے پیشِ نظر کہ بعد میں جھگڑا نہ ہو کھیت کی تقسیم کا فیصلہ پہلے ہی کر لیا کہ جو کچھ زمین پر اُگے گا وہ دھوبی کا اور جو کچھ زمین کے اندر ہوگا وہ کسان کا۔ کسان نے دھوبی کی اس تقسیم کو بلا کسی تردد کے قبول کر لیا۔ فصل پکنے پر دھوبی سارے دھان کا مالک بن گیا اور بے چارہ کسان زمین کھودتا رہا اور خالی ہاتھ رہ گیا اس کے بعد انہوں نے پیاز کی کاشت کی اس بار دھوبی نے تقسیم یوں کی کہ جو کچھ زمین کے اوپر ہوگا وہ کسان کا اور جو کچھ زمین کے اندر ہوگا وہ دھوبی کا۔ اس طرح فصل پکنے کے وقت دھوبی نے اپنی چالاکی کے باعث پھر فائدہ اٹھایا۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے۔ کسان نے فیصلہ کیا کہ اب وہ کسی کو حصے دار نہیں بنائے گا اس نے گھر بنانے کا فیصلہ کیا جس کے لئے اُسے لکڑیوں کی ضرورت تھی اس مقصد کے لئے وہ جنگل میں گیا تا کہ عمارتی لکڑی لا سکے کچھ دنوں کی محنت کے بعد وہ کافی

عمارتی لکڑی جمع کرنے میں کامیاب ہوگیا جب دھوبی کو کسان کے اس نئے کام کی بھنک پڑی تو اُس نے بھی جنگل جا کر لکڑیاں کاٹنی شروع کر دیں اور ایسی لکڑیاں کاٹ لایا جو مکان بنانے کے کام نہیں آتی تھیں ایک دن

کسان کی بیوی کو گھر کے پاس سے گزرتا دیکھا تو فوراً ہی علم نجوم کی کتاب کھول کر زور زور سے بولنے لگا ''وہ پیڑ جن کی لکڑی کسان نے کاٹی تھی۔ ان کے نام لے کر کہنے لگا کہ ان پیڑوں کی لکڑیوں سے جو کوئی گھر بنائے گا وہ پریشانیوں میں گرا رہے گا جو لکڑیاں خود کاٹ کر لایا تھا ان کے نام لے کر کہا کہ جو ان پیڑوں کی لکڑیوں سے گھر بنائے گا وہ ہر طرح سے خوش حالی میں رہے گا'' یہ سننے کی دیر تھی کہ کسان کی بیوی نے گھر آ کر اُس سے کہا ''تم سے پھر بے وقوفی ہوگئی۔ دھوبی نجوم کی کتاب پڑھ رہا تھا جس کے مطابق جو لکڑیاں تمہارے پاس ہیں۔ اس سے بنے گھر میں رہنے والا مصیبتوں میں گرا رہے گا اور جو لکڑیاں دھوبی کے پاس ہیں۔ ان سے بنے گھر میں رہنے والا مقدر کا سکندر ہوگا'' یہ سنتے ہی کسان دھوبی کے پاس گیا منت سماجت کر کے اُسے لکڑیاں بدلنے پر آمادہ کر لیا دھوبی نے اس پر احسان بھی جتایا کہ مجھے تم پر رحم آرہا ہے۔ اس لئے لکڑیاں تبدیل کر لیتا ہوں پھر ان لکڑیوں سے اپنے لئے گھر تعمیر کروایا دھوبی کے فریب میں آ کر کسان نے اس بار بھی نقصان اٹھایا کیوں کہ وہ لکڑیاں اس کے کسی کام نہ آئیں کسان بے چارے کو اپنی بے وقوفی کی وجہ سے پرانے گھر میں رہنا پڑا۔ مگر چند دنوں بعد دھوبی کے گھر آگ لگ گئی اور سب جل کر راکھ ہوگیا۔ دھوبی کو پتا چل گیا کہ برے کام کا انجام برا ہوتا ہے۔

مشق

١ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) دھوبی نے کسان کو پہلی بار کس طرح دھوکا دیا؟

(ب) دھوبی کی کس دلیل نے جج کو متاثر کیا؟

(ج) کسان کی بیوی کو دیکھ کر دھوبی نے نجوم کی کتاب کھول کر کیا بولنا شروع کر دیا؟

(د) اس کہانی سے آپ کو کیا سبق ملتا ہے؟

٢ سبق کے متن کو مدنظر رکھتے ہوئے درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(الف) کسان اور دھوبی نے مل کر کون سا علاقہ صاف کیا؟

☐ پہاڑی علاقہ ☐ جنگلی علاقہ ☐ میدانی علاقہ

(ب) کام کے دوران جنگلی مرغ کی آواز کسے ناگوار گزری؟

☐ دھوبی ☐ کسان ☐ گوالا

(ج) کسان نے دھوبی کے ساتھ مل کر کس کا کھیت بویا؟

☐ دھان ☐ چاول ☐ آلو

(د) دھوبی نے کون سے علم کی کتاب کھول کر پڑھنا شروع کر دیا تھا۔

☐ علم معاشیات ☐ علم نجوم ☐ علم سیاسیات

(ہ) کسان تھا؟

☐ صاف دل کا ☐ چالاک و مکار ☐ دھوکے باز

٣ آپ کو اس کہانی میں کون سا کردار اچھا لگا اور کیوں؟

متلازم الفاظ (گروہی الفاظ)

ایک خاص مفہوم یا موضوع سے متعلق الفاظ، مفہوم میں صرف معنی ہی شامل نہیں بلکہ وہ تمام امور اور اشیاء بھی جو اس سے مناسبت رکھتی ہوں یعنی ہم وضع، ہم نوع اور ہم رشتہ مثلاً ابتدا کو لیجیے تو اس میں آغاز یا شروعات کو ہی دخل نہیں بلکہ وہ تمام باتیں شامل ہیں۔ جو اس تصور کے تحت آتی ہیں۔ مثلاً بسم اللہ، آدم، ازل، ہراول وغیرہ۔ اس طرح یہ گروہی الفاظ کہلاتے ہیں۔

۴ درج ذیل الفاظ کے گروہی الفاظ لکھیں۔

(الف) تحسین۔ آفرین ستائش توصیف حمد

(ب) صحت۔ ....

(ج) سادگی۔ ....

(د) حملہ۔ ....

(ہ) امن۔ ....

(و) رحم۔ ....

۵ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں۔

مقررہ ، تردد ، لنگی ، بھنک ، منت سماجت

سرگرمیاں

ا۔ استاد بچوں کو دعوت نامہ لکھنا سکھائے۔

برائے اساتذہ

ا۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی کے حوالے سے استاد / بچے کوئی کہانی سنائیں۔

میجر راجہ عزیز بھٹی شہید

مقاصدِ تدریس

- طلبہ دفاعِ وطن کے سلسلے میں میجر عزیز بھٹی کی خدمات سے آگاہ ہو سکیں۔
- وطن کے دفاع کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو سکیں۔
- محاورات کا استعمال کر سکیں۔

نئے الفاظ

سیسہ پلائی دیوار ، دفاع ، ناگہانی ، آفت ، للکارا ، غیور ، پاسبانی ، نذرانے
غازی ، جیالے ، شجاعت ، تقرر ، بٹالین ، انسٹرکٹر ، پیش قدمی ، جانِ آفریں ، نبرد آزما ، ناقابلِ تسخیر

اکمل: آج ۶ ستمبر ہے۔ ابا جان مجھے اس بارے میں تفصیل سے بتائیں۔

ابا جان: ہاں بیٹا! آج یوم دفاع ہے جو کہ ہم ہر سال ۶ ستمبر کو مناتے ہیں۔

اکمل: ابا جان یوم دفاع سے کیا مراد ہے؟

ابا جان: یوم دفاع سے مراد ہے دفاع کا دن۔ اب میں تمھیں ذرا تفصیل سے بتاتا ہوں کہ جب بھی ارضِ پاک پر کوئی ناگہانی آفت آئی یا کسی نے پاک سرزمین کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا یا للکارا تو پاکستان کی مسلح افواج نے ہمیشہ غیور عوام کے ساتھ مل کر سرحدوں کی پاسبانی اور نگرانی کرتے ہوئے اپنی سرزمین کا دفاع کیا۔

اکمل: ابا جان! کیا اس میں ہمارے سپاہی بھی شہید ہوئے؟

ابا جان: ہاں بیٹا! ہمارے بہادر سپاہیوں نے انتہائی شجاعت کے ساتھ آخری دم تک لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

اکمل: ابا جان! مجھے ذرا تفصیل سے بتائیں۔

ابا جان: ہمارے جو بہادر جوان شہید ہوئے ان میں سے آج میں تمہیں ایک ایسے عظیم شخص کے بارے میں بتاتا ہوں جس نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بہادری سے لڑتے ہوئے شہادت پائی۔

اکمل: ابا جان جلدی سے بتائیں۔

ابا جان: بیٹا! آج میں تمہیں راجہ عزیز بھٹی کے بارے میں بتاتا ہوں وہ ۱۹۲۸ء کو ہانگ کانگ میں پیدا ہوئے ان کے والد وہاں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے بنیادی طور پر یہ خاندان لادیاں ضلع گجرات سے تعلق رکھتا تھا۔ ۱۹۴۶ء میں یہ وطن واپس آگئے۔ قیام پاکستان کے بعد میجر عزیز بھٹی نے ۱۹۵۰ء میں ملٹری اکیڈمی کاکول سے کمیشن لیا یہاں انہیں سورڈ آف آنرز کا اعزاز ملا پاسنگ آوٹ پریڈ کی سلامی وزیراعظم لیاقت علی خان نے لی انہوں نے اپنے ہاتھوں سے انہیں گولڈ میڈل اور اعزازی شمشیر دی۔

اکمل: یعنی انہوں نے زمانہ تربیت میں ہی شان دار کامیابیاں حاصل کرنا شروع کر دیں۔

ابا جان: ہاں بھئی یہ بات تو ہے۔ ان کی فوجی خدمات بھی قابل قدر ہیں۔ انہوں نے فوج میں سیکنڈ لیفٹیننٹ

کی حیثیت سے کمیشن پایا اس کے بعد ان کا تقرر پنجاب رجمنٹ کی ایک بٹالین میں ہوا جہاں انہوں نے چار سال گزارے اس کے بعد ۱۹۵۴ء اور ۱۹۶۲ء میں دو مرتبہ انفنٹری اسکول کوئٹہ میں انسٹرکٹر رہے یہ اعلیٰ فوجی تربیت کے لئے جرمنی اور کینیڈا بھی گئے۔

اکمل: ابا جان یہ بتایئے کہ انہوں نے دشمن کو لوہے کے چنے کیسے چبوائے؟

ابا جان: بیٹا ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی ایک اندھیری رات میں دشمن نے بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ارضِ پاک پر اپنے ناپاک ارادوں سے حملہ کردیا لیکن جو ملک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر حاصل کیا گیا ہو اس کو رہتی دنیا تک کوئی نہیں مٹا سکتا یہ بات ہمارا دشمن سمجھنے سے قاصر تھا جب بھارت نے لاہور پر

حملہ کیا تو برکی سیکٹر میں ایک کمپنی کی کمان ان کے سپرد ہوئی دشمن نے ایک ڈویژن فوج، توپ خانہ اور ٹینکوں سے حملہ کیا میجر عزیز بھٹی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنے جوانوں سے آگے آگے رہے ۱۰ ستمبر کو دشمن کی بٹالین نے ان کے مورچے پر حملہ کردیا ان کو حکم ملا کہ بی آر بی نہر کو پار کرکے مغربی کنارے پر آجائیں دشمن جب برکی کے گرد حلقہ تنگ کرتے ہوئے نہر کے پتن پر پہنچ گیا تو میجر عزیز بھٹی بھی آخری دستے کے ساتھ واپس آئے پتن پہنچے پر معلوم ہوا کہ اس علاقہ پر دشمن کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اس پر انہوں نے اپنے دو دستوں کی صفیں درست کیں اور دشمن پر حملہ کردیا ان کے پاس صرف سٹین گن تھی انہوں نے اس شدت سے حملہ کیا کہ دشمن کے پاؤں اُکھڑ گئے اس کے بعد انہوں نے اپنے جوانوں کو نہر کی دوسری طرف پہنچایا اور

خود اس وقت تک دشمن پر گولیاں برساتے رہے جب تک تمام جوان نہر عبور نہ کر گئے نہر کے دوسرے کنارے پر پہنچ کر میجر عزیز بھٹی نے پھر اپنی صفیں درست کیں اور دشمن پر فائرنگ شروع کر دی وہ دشمن کی فوج کا بار بار جائزہ لینے کے لئے اپنا سر مورچے سے باہر نکال کر دیکھ رہے تھے۔ ایسا کرنا نہایت خطرناک تھا اس جگہ سے مخالف فوج پر گولہ باری کرنا انتہائی کٹھن کام تھا اس کام کو میجر عزیز بھٹی نے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ۱۲ ستمبر کو جب دشمن کے ٹینک اور فوج ان پر حملہ کر رہے تھے۔ ایک ٹینک میں سے گولہ نکلا اور ان کے دائیں کندھے پر آ لگا اور انہوں نے جان، جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ لاہور کی طرف پیش قدمی کرنے کے لئے ضروری تھا کہ اس نہر پر قبضہ کیا جائے۔ لیکن میجر عزیز بھٹی نے اس نہر کی حفاظت کے لئے جان کی بازی لگا دی انہیں ان کی اسی بہادری کی وجہ سے ’’نشانِ حیدر‘‘ کا اعزاز دیا گیا۔

اکمل: ’’نشانِ حیدر‘‘ کے بارے میں کچھ بتائیے۔

ابا جان: یہ پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے جو بغیر کسی فرق کے مسلح افواج کے ان جیالوں کو دیا جاتا ہے۔ جو دورانِ جنگ انتہائی خطرناک حالات میں زمین، سمندر یا فضا میں دشمن سے نبرد آزما ہوتے ہوئے بہادری کے اعلیٰ کمالات دکھائیں انھیں نشان حیدر عطا کیا جاتا ہے، پانچ کونوں والا ستارہ ہے۔ اس پر چاند، ستارہ اور ڈیزائن بنا ہوا ہے۔ ڈیزائن کے بالائی حصے پر نشان حیدر کے الفاظ کندہ ہیں۔ ستارے کی پشت پر نشان حیدر پانے والے کا نام، مقام شہادت اور تاریخ شہادت لکھی ہوتی ہے۔

اکمل: جی ابا جان میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستان آرمی میں شمولیت اختیار کروں گا۔

ابا جان: شاباش بیٹا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے شیر دل مجاہدوں، عالی ہمت غازیوں اور شہیدوں کے کارناموں اور قربانیوں کو رائیگاں نہ ہونے دیں انہوں نے اپنے مقدس خون سے جس زمین کی آبیاری کی ہے۔

اس کی حفاظت کریں فوج ہو یا عوام سب ملک کی سالمیت کے لئے کوشاں رہیں اسے دنیا میں اعلیٰ مقام دلانے کے لئے کوششیں کریں تاکہ ہمارا ملک دنیا کے نقشے پر ناقابل تسخیر قوت بن کر اُبھرے۔

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) یوم دفاع کب منایا جاتا ہے؟

(ب) میجر عزیز بھٹی اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کرنے کہاں کہاں گئے؟

(ج) میجر عزیز بھٹی دشمن سے کہاں لڑے؟

(د) میجر عزیز بھٹی کی شہادت کیسے ہوئی؟

(ہ) ہمیں اپنے جیالوں کے کارناموں اور قربانیوں کو یاد رکھنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

۲ سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) عزیز بھٹی شہید ہوئے:

۱۹۶۵ء کی جنگ میں ☐ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ☐ روس کے خلاف لڑتے ہوئے ☐ کارگل جنگ میں ☐

(ب) نشان حیدر کونوں والا ستارہ ہے:

تین ☐ چار ☐ پانچ ☐ چھ ☐

(ج) ۱۹۶۵ء میں بھارت نے حملہ کردیا تھا:

دن کی روشنی میں ☐ رات کے اندھیرے میں ☐ سرشام ☐ صبح سویرے ☐

(د) پاکستانی افواج دشمن کے مقابلے میں بن گئیں:

سیمنٹ کی دیوار ☐ ریت کی دیوار ☐ سیسہ پلائی دیوار ☐ مٹی کی دیوار ☐

صفت تجنیس:۔

ایسے الفاظ جن کا املا مع اِعراب ایک جیسا ہو مگر جملے میں مختلف معانی دے رہے ہوں، اِن الفاظ کے درمیان پایا جانے والا رشتہ "تجنیس" کہلاتا ہے۔ تجنیس اور متشابہ الفاظ میں فرق یہ ہوتا ہے کہ تجنیس میں الفاظ کا اِملا اور اعراب ہو بہو ایک جیسے ہوتے ہیں، جبکہ متشابہ الفاظ پڑھنے میں تو ایک جیسے لگتے ہیں مگر اِن کے املا اور اِعراب میں فرق ہوتا ہے جیسے:

دِیا: حوالے کیا اور دِیا روشنی کے لئے پرانے زمانے کی پیالہ نما ٹِبق (تجنیس)

عرب: ایک ملک یا ملک عرب کا باشندہ اور اَرب، سو کروڑ کا مجموعہ (متشابہ)

۳ درج ذیل جملوں کی خالی جگہ تجنیس کے ذریعے سے پُر کریں۔

(الف) میرے والد صاحب کوئلے کی .... میں کام کرتے ہیں۔

پانی داخل ہو جانے کی وجہ سے میرے .... بند ہو گئے ہیں۔ کچھ سنائی نہیں دیتا۔

(ب) مانگنا ہے تو اللہ سے ....۔

ہندو عورتیں اپنی .... میں سندور بھرتی ہیں۔

(ج) ابو جان نے مجھے ایک خوب صورت قلم ....۔

اندھیرا ہو گیا ہے، .... روشن کر دو!

(د) آسیہ کے گال پر .... اچھا لگتا ہے۔

ریوڑیوں پر لگے .... مزے دار ہوتے ہیں۔

(ہ) .... کر بھائی! گھر پرایا ہے، پیٹ تو تمہارا اپنا ہے۔

میرا اکبر پر .... نہیں چلتا۔

۴ درج ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

جان کی بازی لگانا ۔ جام شہادت نوش کرنا ۔ میلی آنکھ سے دیکھنا ۔ پاؤں اکھڑنا ۔ نبرد آزما ہونا

سرگرمیاں

اسکول میں داخل ہونے کے لئے فارم پُر کریں۔

گورنمنٹ گرلز / بوائز ہائی سکول کوئٹہ

طالب علم کے کوائف

تاریخ .... فون نمبر دفتر / گھر ....

داخلہ سیریل نمبر .... جماعت ....

فریق .... داخلہ نمبر (دفتر پر کرے گا) ....

نام .... تاریخ پیدائش ....

ولدیت .... شناختی کارڈ نمبر ....

گھر کا پتہ ....

والد کا کاروبار / ملازمت .... کاروباری پتہ .... ذات ....

غیر نصابی سرگرمیاں .... بہن بھائی کی تعداد جو سکول میں زیر تعلیم ہیں ....

ہدایات

۱) سکول کے نظم وضبط کی پابندی لازمی ہوگی۔

۲) مسلسل غیر حاضر رہنے پر طالب علم کا نام اسکول سے خارج کر دیا جائے گا۔

۳) والدین مہینے میں ایک دن اپنے بچے کی پراگرس رپورٹ لینے آئیں گے۔

۴) سکول میں کسی قسم کی سیاسی سرگرمیوں کی اجازت نہیں ہوگی۔

۵) علاوہ ازیں صدر معلم کی طرف سے وقتاً فوقتاً جو احکامات صادر ہوں گے۔ طلبا اور والدین اس کے پابند ہوں گے۔

حلفیہ بیان

میں .... ولد .... مندرجہ بالا تمام ہدایات پر کاربند رہوں گا۔

دستخط سرپرست .... دستخط طالب علم ....

کمیٹی ممبران ....

نوٹ۔ داخلہ فارم ملنے کے بعد چار یوم کے اندر فارم مکمل کر کے دوبارہ جمع کروائیں ورنہ فارم نا قابل قبول ہوگا۔

پرنسپل

برائے اساتذہ

۱۔ بچوں کو جاں نثاران وطن کے ولولہ انگیز کارناموں کے واقعات سنائیں۔

۲۔ قرآن وسنت کی روشنی میں بچوں کو شہید کے مرتبے سے آگاہ کریں۔

۳۔ طلبہ کے دلوں میں حبِ وطن کا جذبہ مستحکم کریں۔

۴۔ فارم بھرنے کے سلسلے میں بچوں کی راہ نمائی کریں۔

ہماری معیشت

مقاصدِ تدریس

★ طلبہ اہم فصلوں اور صنعتوں کے بارے میں جان سکیں۔

★ اپنے مشاہدات کو مضمون کی صورت میں لکھ سکیں۔

★ ربیع اور خریف کی فصلوں کے متعلق بتا سکیں۔

نئے الفاظ

زرعی ، طبقہ ، ناخواندگی ، سیم وتھور ، زمینی کٹاؤ ، نقدآور ، خود کفیل

گامزن ، دستِ محتاج ، معیشت ، جراحی ، زرمبادلہ ، بتدریج

ہمارا ملک پاکستان بنیادی طور پر زرعی ملک ہے۔ یہاں کاشت کاری کا شمار قدیم پیشوں میں ہوتا ہے۔ یہاں کی کل آبادی میں سے تقریباً ۷۵ فیصد لوگ زراعت یعنی کاشت کاری کے پیشے سے منسلک ہیں۔ اس سے ہماری بے شمار ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ ملک کی آمدنی کا بڑا حصہ زراعت سے حاصل ہوتا ہے۔ اس سے بہت زیادہ زرمبادلہ بھی کمایا جاتا ہے۔ زراعت کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو روزگار مہیا ہوتا ہے۔ آبادی کے بڑے حصے کی خوراک کا بندوبست بھی اس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پاکستان میں زیادہ قابل کاشت رقبہ پنجاب میں ہے۔ ہمارے ہاں کاشت کار طبقہ زیادہ تر دیہات میں رہتا ہے۔ وہ جدید آلات اور کھادوں کے

استعمال سے ناواقف ہے۔ اسی لئے ہمارے ہاں زرعی پیداوار کی فی ایکڑ اوسط کم ہے۔ اس کی ایک اہم وجہ ناخواندگی ہے۔ اس کے علاوہ کسان بڑی مشکل سے اپنا اور اپنے گھر والوں کا پیٹ پالتا ہے۔ اس کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہوتا کہ جدید مشینری، عمدہ بیج، کھاد اور کیڑے مار ادویات خرید سکیں۔ سیم وتھور کا مسئلہ بھی ہماری زمینوں کو برباد کررہا ہے۔ زمینی کٹاؤ کے باعث بھی قابل کاشت زمین بے کار ہوجاتی ہے۔

پاکستان میں فصلوں کی کاشت کے لئے دو موسم ہیں۔ بعض فصلیں موسم سرما کے شروع میں بوئی جاتی ہیں اور موسم گرما کے شروع میں کاٹ لی جاتی ہیں انہیں ربیع کی فصلیں کہا جاتا ہے۔ ان میں گندم، روغنی بیج، چنا اور جو اہم فصلیں ہیں۔ دوسری وہ فصلیں ہیں جو موسم گرما کے شروع میں کاشت ہوتی ہیں اور موسم سرما کے آغاز

میں کاٹ لی جاتی ہیں۔ یہ خریف کی فصلیں کہلاتی ہیں۔ ان میں چاول، کپاس، گنا، جوار، باجرہ اور مکئی ہیں۔

پاکستان میں کاشت ہونے والی فصلیں نقد آور فصلیں اور غذائی فصلیں کہلاتی ہیں۔ نقد آور فصلوں میں کپاس، تمباکو، گنا اور روغنی بیج شامل ہیں۔ ملکی ترقی اور خوش حالی کا انحصار نقد آور فصلوں پر ہوتا ہے۔ دوسری فصلیں غذائی فصلیں ہیں۔ جنہیں غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اِن میں گندم، چاول، چنا، جو، مکئی، باجرہ اور دالیں شامل ہیں۔

فصلوں کے علاوہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف قسم کے پھلوں اور سبزیوں کی پیداوار بھی ہوتی ہے۔ پاکستان ان میں نہ صرف خود کفیل ہے بلکہ بہت سے پھل اور سبزیاں برآمد بھی کرتا ہے۔ ویسے تو چاروں صوبوں میں مختلف قسم کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن صوبہ بلوچستان اور صوبہ خیبر پختونخوا میں پھلوں کی پیداوار کثرت سے ہوتی ہے۔ یہاں خشک میوہ جات بھی کاشت کیے جاتے ہیں۔ آم، کیلا، مالٹا، کینو، کھجور اور ناریل

گرم علاقوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ جب کہ سیب، اخروٹ، چیری، انار، انگور، آڑو، زردآلو اور چلغوزہ سرد علاقوں کی پیداوار ہیں۔ پاکستان میں جو مشہور سبزیاں کاشت کی جاتی ہیں۔ ان میں آلو، پیاز، شلجم، مولی، مٹر، گوبھی، بھنڈی، بینگن، کریلا، کدو، پالک، میتھی اور گاجر وغیرہ شامل ہیں۔

زراعت کے بعد معیشت کا اہم شعبہ صنعت ہے۔ یہ بھی ہمارے ملک میں بسنے والی آبادی کے بڑے حصے کو روزگار فراہم کرنے کا باعث ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس کے ذریعے پیداوار کا بڑا حصہ حاصل ہوتا ہے۔ کسی بھی ملک کی صنعت کو ترقی دینے کا مطلب دراصل اس ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔ صنعت و حرفت سے مراد روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی اشیاء کو ہاتھوں یا مشینوں سے تیار کرنا ہے۔ اس طرح جو چیزیں تیار ہوتی ہیں وہ مصنوعات کہلاتی ہیں۔

صنعتوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایسے کارخانے جن میں بڑی بڑی مشینیں استعمال کی

جاتی ہیں اور وہ صنعتیں جن میں زیادہ تر ہاتھ سے کام کیا جاتا ہے۔ اس میں کاری گر اپنی مصنوعات کو گھر پر ہی تیار کر لیتے ہیں۔ انہیں گھریلو صنعتوں کا نام دیا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں صنعتوں کے فروغ کے لئے صنعتی ترقیاتی کارپوریشن قائم کی گئی ہے۔

ہمارے ہاں اہم صنعتوں میں سوتی، اونی اور ریشمی کپڑے، مصنوعی ریشے اور پٹ سن کی صنعت، مصنوعی کھاد، چینی، سیمنٹ، بناسپتی گھی، کیمیاوی، لوہے اور فولاد کی بھاری صنعت پاکستان اسٹیل ملز، ٹیکسلا میں فولاد اور لوہے کے کارخانے اور جہاز سازی کی صنعت قائم ہے۔ ان کے علاوہ تیل صاف کرنے، شیشہ سازی، سگریٹ، دیا سلائی، سائیکل، موٹر سائیکل، کاریں اور ٹریکٹر، پلاسٹک، مصنوعی ربڑ اور مصنوعی سلکی دھاگے کی

تیاری کے کارخانے بھی ملکی ضروریات کے لئے اشیا تیار کررہے ہیں۔

بڑی صنعتوں کے ساتھ ساتھ گھریلو اور چھوٹی صنعتیں بھی ہماری معیشت کی ترقی میں اہم کردار ادا کررہی ہیں۔ پاکستان کے چاروں صوبوں میں مختلف قسم کی چھوٹی اور گھریلو صنعتیں بے شمار مصنوعات تیار کررہی ہیں۔ صوبہ پنجاب کی گھریلو صنعتوں میں سوتی کپڑا بنانے، قالین **بافی**، چمڑا رنگنے اور اس سے مختلف اشیا، کھیلوں کا سامان، مٹی کے مختلف قسم کے برتن، کٹلری اور جراحی کا سامان بنانے کے مراکز مختلف علاقوں

میں قائم ہیں۔ صوبہ سندھ کی گھریلو اور چھوٹی صنعتوں میں سوتی کپڑا، قالین، کشیدہ کاری، شیشہ سازی اور چوڑیاں اور سنگ مرمر سے اشیاء بنانے کے مراکز قائم ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا کی گھریلو اور چھوٹی صنعتوں میں لکڑی کی مصنوعات، اون سے اونی دھاگہ اور دستی کمبل، چادر، پٹو اور نمدے وغیرہ بنانے، قالین بنانے اور کشیدہ کاری کے مراکز شامل ہیں۔ صوبہ بلوچستان کی گھریلو صنعتوں میں قالین **بافی**، کشیدہ کاری اور سنگ مرمر کی مصنوعات بنانے کے مراکز شامل ہیں۔ کوئٹہ اور دوسرے علاقوں میں جدید ٹریننگ سینٹر بنائے گئے ہیں۔ جہاں کاری گروں کو تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ ہمارے ملک کی بنی ہوئی گھریلو مصنوعات کی بیرون ملک بہت زیادہ مانگ ہے۔ جن میں کھیلوں کا سامان، فرنیچر، جراحی کے آلات، چمڑے کا سامان، قالین، کشیدہ کاری اور

سنگ مرمر وغیرہ کی مصنوعات شامل ہیں۔ان اشیاء کی برآمد سے پاکستان کو کثیر زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔

ملک میں نئی صنعتیں لگانے کے ساتھ یہ بات بھی ضروری ہے کہ فنی تعلیم کو فروغ دیا جائے اس میں مختلف پیشوں مثلاً زراعت، کپڑا بننے،لکڑی کے کام اور انجینئرنگ وغیرہ کی تعلیم دی جائے اگر فنی تعلیم کو فروغ ہوگا تو صنعتی میدان میں ترقی کی منازل باآسانی طے ہوسکیں گی۔حکومتی سطح پر فنی تعلیم کو سکولوں اور کالجوں میں بتدریج رائج کیا جارہا ہے۔اس کے علاوہ ٹیکنیکل سکول، پولی ٹیکنیک کالج اور ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر جگہ جگہ کھولے گئے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں فنی ماہرین تیار ہوسکیں۔

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) فصلوں کی پیداوار کا انحصار کن چیزوں پر ہوتا ہے؟

(ب) پاکستان میں فصلوں کی کاشت کے کتنے موسم ہیں اور کون کون سے؟

(ج) ترقی یافتہ ممالک میں زرعی پیداوار میں اضافے کی وجہ کیا ہے؟

(د) صنعت کسے کہتے ہیں؟

(ہ) گھریلو صنعتوں سے کیا مراد ہے؟

(و) ہماری اہم صنعتوں میں سے چند ایک کے نام لکھیں؟

۲ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) ہمارا ملک بنیادی طور پر ایک .... ملک ہے۔

(ب) پاکستان میں زیادہ قابل کاشت رقبہ .... میں ہے۔

(ج) صوبہ .... اور صوبہ .... میں پھلوں کی پیداوار کثرت سے ہوتی ہے۔

(د) ہمارے صوبے کی خوش حالی کا دارومدار .... پر ہے۔

(ہ) زراعت کے بعد معیشت کا اہم شعبہ .... ہے۔

۳ درست اور غلط بیانات کی نشان دہی کریں۔

(الف) پاکستان میں ۷۵ فیصد لوگ زراعت کے پیشے سے منسلک ہیں۔

(ب) پاکستان میں فصلوں کی کاشت کے لئے تین موسم ہیں۔

(ج) بلوچستان میں زیر کاشت رقبہ دوسرے صوبوں کی نسبت زیادہ ہے۔

(د) پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے۔

(ہ) ٹیکسلا میں سٹیل ملز اور تیل صاف کرنے کے کارخانے قائم ہیں۔

۴ کالم "الف" اور کالم "ب" کے مابین تعلق جوڑ کر اسے کالم "ج" میں لکھیے۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
ربیع	موسم سرما	....
خریف	قالین، سنگ مرمر	....
نقد آور فصلیں	موسم گرما	....
غذائی فصلیں	کراچی	....
پاکستان سٹیل ملز	گندم، چاول، چنا	....
بلوچستان	تمباکو، گنا، روغنی بیج	....

۵ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں:

الفاظ	بنجر	خریف	خوش حالی	کمال	مصنوعی	بے کار
متضاد	----------	----------	----------	----------	----------	----------

سرگرمیاں

۱۔ اپنے استاد/استانی سے درج ذیل کی تشریح کرائیں: زرمبادلہ ۔ ناخواندگی ۔ سیم وتھور ۔ فنی تعلیم ۔ ٹریننگ سینٹر

۲۔ کسی کارخانے یا کھیت کا مطالعاتی دورہ کریں اور اپنے مشاہدات کو مضمون کی صورت میں کاپی میں لکھیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو زرعی مشینری اور اس کے کام کے متعلق تفصیلی معلومات دیں۔

۲۔ طلبہ کو کسی قریبی کارخانے کا مطالعاتی دورہ کرائیں۔

۳۔ طلبہ سے اس دورے کی رپورٹ تیار کرائیں۔

۴۔ طلبہ کو ملکی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کریں۔

۵۔ طلبہ کو بتائیں کہ کسی طالب علم کا دِل لگا کر تعلیم حاصل کرنا ملکی ترقی میں حصہ لینے کے مترادف ہے۔

اے پاک وطن

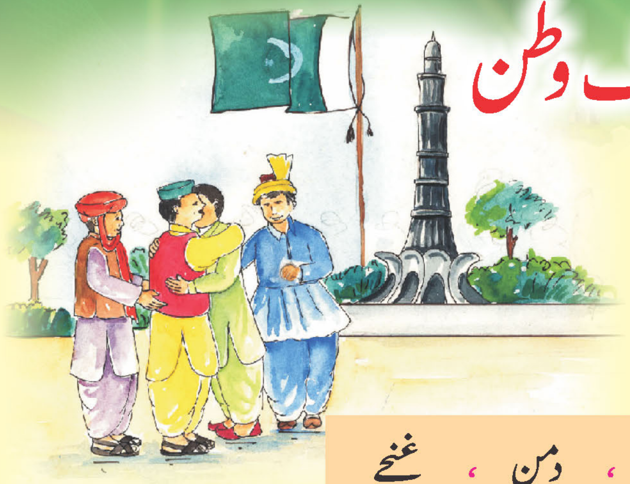

مقاصدِ تدریس

- ★ پاکستان سے محبت کا درس دینا۔
- ★ شعری ذوق اُبھارنا۔
- ★ تشبیہ کے بارے میں بتانا۔

نئے الفاظ وادی ، جھومیں ، دشت ، دمن ، غنچے

اے پاک وطن! اے پاک وطن!
ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں

ہم تیرے ہلالی پرچم کو
آنکھوں سے لگائے رکھیں گے

ہم تیرے پیار کے شعلوں کو
سینوں میں جلائے رکھیں گے

ہم تیرے سچے بیٹے ہیں
ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں

ہم وادی وادی جھومیں گے
ہم وادی وادی گائیں گے

ہم ایک ہی باغ کے غنچے ہیں
ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں

جو روشنی تو نے بخشی ہے
وہ کم نہ کبھی ہونے دیں گے

اے پاک وطن! اے پاک وطن!
ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں

ہاں تیری بہاریں بن کے ہم
سب دشت و دمن مہکائیں گے

تو جنت ہے اس جنت کو
برہم نہ کبھی ہونے دیں گے

ہم تیرے چاند ستارے ہیں
ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں

صہبا اختر

مشق

۱ قومی نغمے سے کیا مراد ہے؟

۲ تشبیہہ سے کیا مراد ہے؟ اس نظم میں کتنی تشبیہات استعمال کی گئی ہیں۔ انہیں تلاش کر کے جملوں میں استعمال کیجئے۔

۳ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
ہم تیرے ہلالی پرچم کو	وہ کم نہ کبھی ہونے دیں گے
ہم وادی وادی جھومیں گے	آنکھوں سے لگائے رکھیں گے
تو جنت ہے اس جنت کو	ہم وادی وادی گائیں گے
جو روشنی تو نے بخشی ہے	پر ہم نہ کبھی ہونے دیں گے

مضمون:- کسی خاص موضوع پر لکھی گئی تحریر کو مضمون کہتے ہیں۔

ہدایات برائے مضمون نویسی:-

۱) مضمون شروع کرنے سے پہلے موضوع کے متعلق تمام معلومات اور خیالات کو ترتیب دے دیں

۲) آسان اور سادہ زبان استعمال کریں۔

۳) فقرے چھوٹے لیکن باہم مربوط ہوں۔

۴) مضمون کو مناسب پیروں میں تقسیم کر لیں۔

۵) مضمون صاف اور خوشنما لکھیں ایک ہی بات کی تکرار نہ ہو۔

۶) مضمون لکھ کر ایک بار نظر ثانی کریں اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو درست کر لیں ۔

۴ "ہمارا پاکستان" کے عنوان سے مختصر مضمون لکھیں۔

۵ درج ذیل کے معنی کاپی میں لکھیں۔

ہلالی ، وادی ، دشت ، دمن ، غنچہ ، شعلہ

۶ نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ یہ نغمہ زبانی یاد کریں اور کلاس میں اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ مل کر پڑھیں۔

۲۔ اساتذہ کمرہ جماعت میں بچوں کے درمیان بیت بازی کا مقابلہ کرائیں۔

۳۔ قائداعظم، علامہ اقبالؒ اور پاکستان کے قومی پرچم کی تصاویر کاپیوں پر چسپاں کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو ترانے کا مفہوم آسان الفاظ میں بتائیں۔

۲۔ طلبہ کے دلوں میں وطن سے محبت کا جذبہ پروان چڑھائیں۔

۳۔ کوئی ملی نغمہ گھر سے یاد کرنے کے لئے کہیں۔

لطیفے

مقاصدِ تدریس

- ★ مزاح سے لُطف اندوز ہوسکیں۔
- ★ اخبار بینی کا ذوق پیدا ہوسکے۔

نئے الفاظ فیس ، وبا ، کمیشن ، زحمت ، پٹخ ، جھنجھٹ ، بے نیاز ، چمڑا ، تیراکی

ڈاکٹر: میری فیس دس روپے ہے۔

مریض: ڈاکٹر صاحب! کیا مجھ سے بھی دس روپے لوگے، مجھ سے ہی تو اس محلے میں وبا پھیلی ہے۔ آخر مجھے کمیشن کچھ نہ دو گے۔

★

ایک شخص کسی کے ہاں مہمان گیا۔ بہت دن گزر گئے مگر اُس نے واپس جانے کا نام ہی نہ لیا اہل خانہ بہت تنگ آ گئے ایک دن میزبان سے نہ رہا گیا مہمان سے کہا، آپ کے گھر والے تو آپ کو بہت یاد کرتے ہوں گے۔

مہمان نے کہا: واقعی بہت یاد کرتے ہوں گے۔ آج ہی فون کر کے سب کو یہیں بلوا لیتا ہوں۔

★

ایک شیر جنگل میں گھوم رہا تھا اُسے ایک گیدڑ نظر آیا شیر نے گیدڑ کو بُلا کر کہا ''بتاؤ جنگل کا بادشاہ کون ہے؟'' گیدڑ نے کہا ''جناب! آپ ہیں اور کون ہوسکتا ہے''۔ شیر یہ سُن کر بہت خوش ہوا اور گردن اکڑا کر آگے کی طرف جانے لگا تھوڑی دُور جانے کے بعد اُسے ایک ہرن نظر آیا۔ شیر نے ہرن کو بلایا اور پوچھا بتاؤ ''جنگل کا بادشاہ کون ہے؟'' ہرن نے کہا ''جناب! آپ ہیں اور کون ہوسکتا ہے''۔ شیر یہ سُن کر اور خوش ہوا اور آگے کی جانب بڑھا تھوڑی دُور جانے کے بعد اُسے ایک مست ہاتھی نظر آیا جب شیر اس کے پاس پہنچا تو پوچھا ''بتاؤ جنگل کا بادشاہ کون ہے''۔ ہاتھی نے شیر کو اپنی سونڈ میں دبایا اور پٹخ کر زمین پر مارا تو شیر نے کمر کو پکڑ کر کہا ''بھائی اگر میرے سوال کا جواب نہیں آ رہا تھا تو بتا دیتے مارنے کی کیا ضرورت تھی''۔

مجرم: ”حضور میں بھوکا بے یار و مدگار تھا اس لئے مجبوراً میں نے چوری کی“۔
جج۔ تمہاری حالت چوں کہ قابل رحم ہے۔”اس لئے تمہیں چھ مہینے کے لئے جیل بھیج رہا ہوں تا کہ تم کھانے پینے کے جھنجھٹ سے بے نیاز ہو جاؤ“۔

★

رات کے اندھیرے میں جب سب سوئے ہوئے تھے۔ گھر کے اندر چور داخل ہوا۔ اتفاق سے ایک چھوٹی بچی کی آنکھ کھل گئی۔
”خبردار! اگر بولی تو گولی کھانی پڑے گی“۔
بچی (معصومیت سے) ”نہیں میں تو چاکلیٹ کھاؤں گی“۔

★

باقی: ”یار! میری کچھ مدد کرو میرا کتا کھو گیا ہے“۔
محمد خان: ”تو ایسا کرو اخبار میں اشتہار دے دو“۔
باقی: ”کیا فائدہ! میرا کتا اخبار نہیں پڑھ سکتا“۔

★

ایک آدمی نے جوتا موچی کو دیا ”اسے مرمت کر دو“۔
موچی جوتے کو بار بار پانی میں ڈبونے لگا۔ شاید چمڑا نرم کر رہا تھا آدمی نے کہا ”میں نے تمہیں جوتا مرمت کے لئے دیا ہے۔ تیراکی سکھانے کے لئے نہیں“۔

★

ایک شخص کے سر پر بال بہت ہی کم تھے، گویا وہ گنجا تھا، ایک دوست نے پوچھا ”یار تمہیں اس گنجے پن سے تکلیف تو ہوتی ہوگی؟“
”نہیں“ گنجے نے جواب دیا ”بس منہ ہاتھ دھوتے وقت یہ پتا نہیں چلتا کہ ماتھا کہاں تک ہے“۔

مشق

۱ آپ کو کون سا لطیفہ اچھا لگا؟

۲ کمرہ جماعت میں تمام بچے اپنی اپنی پسند کا لطیفہ کاپی میں لکھیں۔

۳ کالم ''الف'' اور کالم ''ب'' کے مابین تعلق جوڑ کر اس سے کالم ''ج'' میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
ہاتھی	اندھیرا	....
شیر	میزبان	....
رات	سونڈ	....
مہمان	اشتہار	....
اخبار	بادشاہ	....

۴ ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

قابلِ رحم ، اشتہار ، کمیشن ، بے یار و مددگار ، وبا

سرگرمیاں

۱۔ کمرہ جماعت میں تمام بچے اپنی اپنی پسند کا لطیفہ سنائیں۔

۲۔ طلبا کسی لطیفے کو خاکے کی صورت میں پیش کریں۔

۳۔ ایک کتابچہ بنالیں جس میں مختلف اخبارات میں سے لطیفے منتخب کر کے لکھیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ کلاس میں بچوں کے دو گروپ بنا کر ان کا آپس میں لطیفوں کا مقابلہ کروایا جائے۔

۲۔ اگر ممکن ہو تو یہ مقابلہ کسی دوسری جماعت کے ساتھ بھی کروایا جا سکتا ہے۔

آؤ ریاضی سیکھیں

مقاصدِ تدریس

- ★ ریاضی کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ غور و فکر کے بعد اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔
- ★ عملی زندگی میں ریاضی کی اہمیت سمجھ سکیں۔

نئے الفاظ ریاضی ، معنی خیز ، ماہرین ، شاخیں ، عوامل ، موجد ، منظّم ، آئینہ دار
معقول ، عبث ، دانش ور ، مفکر ، غلاظتوں ، پیمانوں ، اصلاحات ، دہاڑی ، بجٹ

اُستاد: (شاگرد سے) آصف! آج تم پھر سکول دیر سے آئے۔

شاگرد: جناب! میں بے حد شرمندہ اور پریشان ہوں۔

اُستاد: خیر ہے! کیا پریشانی ہے؟

شاگرد: جناب! میری پریشانی کی صرف ایک وجہ ہے۔ وہ یہ کہ مجھے ریاضی مشکل اور غیر دل چسپ لگتی ہے۔

اُستاد: کیوں! اُستاد صاحب صحیح طریقے سے نہیں پڑھاتے؟

شاگرد: (نہیں جناب) اُستاد صاحب ہمیں بہت اچھے طریقے اور دل چسپی سے پڑھاتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مجھے یہ مضمون مشکل ہی لگتا ہے۔ اس مضمون کے متعلق میرے ذہن میں کچھ سوالات ہیں۔

اُستاد: وہ کون سے سوالات ہیں۔ جن کی وجہ سے آپ اتنے اہم اور دل چسپ مضمون کی طرف توجہ نہیں دیتے ہو؟

شاگرد: جناب! ریاضی کو ریاضی کیوں کہتے ہیں؟

اُستاد: بہت خوب! آپ کا سوال بڑا معنی خیز ہے۔

ریاضی عربی زبان کے لفظ ریاض سے نکلا ہے۔جس کے معنی ہیں۔غور وفکر کرنا،سوچ بچار کرنا۔

شاگرد: جناب! یہ تو آپ نے ریاضی کی لفظی تعریف بتائی ہے۔آپ مجھے ریاضی کی ایسی تعریف بتائیں جو ماہرین ریاضی نے کی ہو۔

اُستاد: بہت خوب! ماہرین کی نظر میں ریاضی سائنس کی وہ شاخ ہے۔جس میں اعداد (Numbers) جسامت (Size) اور اشکال (Shapes) کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔اسی لئے کہتے ہیں "اعداد کا کھیل ریاضی کہلاتا ہے" "ریاضی اعداد کو گننے کے لئے استعمال کرنے کا عمل ہے"۔

شاگرد: جناب! لفظ ریاضی کی تعریف اور اس کے معنی تو بہت دلچسپ ہیں۔لیکن پہلی تعریف سے ظاہر ہورہا ہے کہ ریاضی کی کئی شاخیں ہیں۔کیا آپ ان کے بارے میں کچھ بتائیں گے؟

اُستاد: کیوں نہیں! ریاضی کی تین شاخیں ہیں، سب سے پہلی شاخ حساب ہے۔حساب میں اعداد پر جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم کے عوامل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔حساب روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی ریاضی کو کہتے ہیں۔جیسا کہ پہلے کچی سے تیسری تک حساب ہوا کرتا تھا۔

شاگرد: جناب! دوسری شاخ کون سی ہے؟

اُستاد: دوسری شاخ الجبرا ہے۔الجبرا میں اعداد و متغیرات کے درمیان الجبری عوامل کے ذریعے ملاپ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔الجبرا معاشرتی علوم اور تمام سائنسی علوم کے مطالعہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔الجبرا کا موجد محمد موسیٰ بن الخوارزمی مسلمان ریاضی دان ہے جب کہ ریاضی کی تیسری شاخ کو جیومٹری کہتے ہیں۔جیو کے معنی زمین اور میٹری کے معنی پیمائش کے ہیں۔یعنی زمین کی پیمائش۔اسی طرح یہ ریاضی کی وہ شاخ ہے۔جس میں مختلف اشکال، ان کی پیمائش، مختلف مسائل، نظریات، رقبہ اور حجم وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

شاگرد: جناب! ایک اور سوال جو ہمیشہ میرے ذہن میں ریاضی کے حوالے سے گردش کرتا ہے۔ وہ یہ کہ اس مضمون کے پڑھنے کے مقاصد کیا ہیں؟ کیوں لوگ اس کو اتنی اہمیت دیتے ہیں؟

اُستاد: بہت اچھا سوال ہے! کیوں کہ زندگی میں کوئی بھی کام بے مقصد نہیں ہوتا لہٰذا جب تک کسی کام کے مقاصد واضح اور معلوم نہ ہوں اُس کے کرنے میں کوئی بھی دل چسپی نہیں لیتا ریاضی کے بنیادی مقاصد یہ ہیں۔

۱) ذہنی نشوونما کرنا

۲) خیالات کو منظّم طریقے سے پیش کرنے کی صلاحیت بڑھانا

۳) زندگی کے روزمرہ مسائل حل کرنے کی صلاحیت بڑھانا

۴) ریاضی کے بنیادی اصول وقوانین کا عملی زندگی میں استعمال کرنا

۵) ریاضی کے بنیادی اصول وقوانین کو سمجھنا

شاگرد: جناب! ریاضی کی دریافت اور ترقی میں کن اقوام نے حصہ لیا؟

استاد: ریاضی کی ترویج و ترقی میں مصری، یونانی، رومی، ہندوستانی اور مسلم اقوام نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔

شاگرد: جناب! انسان کو ریاضی دریافت کرنے اور اُسے

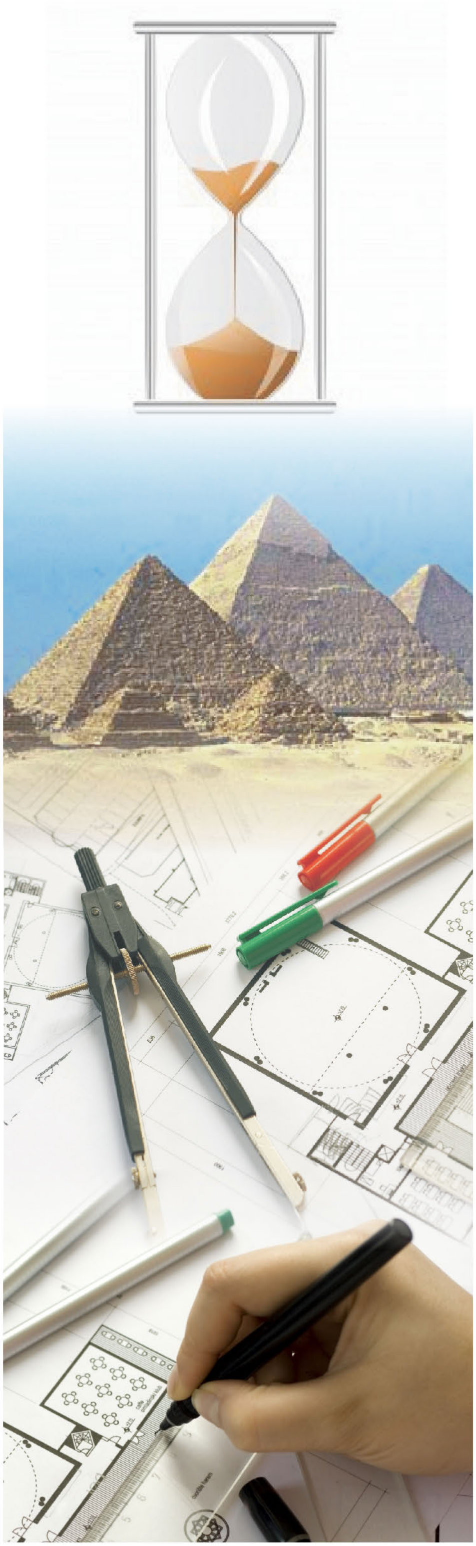

پڑھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

اُستاد: انسان کو خوراک، لباس، رہائش اور معاشرتی زندگی میں درپیش مسائل کو حل کرنے، مختلف چیزوں کو گننے، ناپنے، تولنے اور اُن کا اندازہ لگانے جیسی ضروریات نے ریاضی دریافت کرنے اور اُسے ترقی دینے پر مجبور کیا۔

شاگرد: جناب! ریاضی کے موجد کون ہیں؟

اُستاد: ریاضی کے موجد مصری ہیں۔ جنھوں نے پانچ ہزار سال قبل مسیح اہرام تعمیر کئے جو مساحت (زمین کی پیمائش) سے مصریوں کی واقفیت کا ٹھوس ثبوت ہے۔

شاگرد: روزمرہ زندگی میں اس مضمون کے فوائد کیا ہیں اور ہم اسے کس کس شعبے میں استعمال کرسکتے ہیں؟

اُستاد: عملی زندگی میں جتنی ریاضی کی اہمیت اور فوائد ہیں کسی بھی دوسرے مضمون کے نہیں ہیں۔

۱) اپنے زمانے کے سب سے بڑے مفکر اور ریاضی دان افلاطون کے نزدیک ''جیومیٹری سے نابلد شخص سے کسی معقول بات کو سمجھنے کی امید کرنا عبث ہے'' اسی لئے آپ نے اپنے تعلیمی ادارے کے دروازہ پر لکھوا رکھا تھا کہ ''جیومیٹری سے ناواقف شخص کو اس ادارے میں داخل ہونے کی اجازت نہیں''۔

۲) قرون وسطیٰ کے مشہور مسلمان دانشور و مفکر ابن خلدون کا قول ہے ''ریاضی کا مطالعہ ذہنی غلاظتوں کو اس طرح صاف کرتا ہے۔ جس طرح صابن گندے کپڑے کی میل کو۔

۳) **خوراک کے میدان میں ریاضی کا استعمال۔** متوازن غذا انسان کی ضرورت ہے۔لیکن متوازن غذا کون سی ہے؟ کون سی چیز میں کتنی غذائیت ہے۔ خوراک میں کون سے وٹامنز کی کتنی مقدار ہو تو وہ غذا متوازن ہوگی ان تمام سوالوں کے جوابات ریاضی ہمیں فراہم کرتا ہے۔ جیسے نشاستہ، لحمیات، نمکیات، حیاتین وغیرہ کی مقدار بتانا۔

۴) **خریدوفروخت میں ریاضی کا استعمال۔** آپ اپنے یا بہن بھائی کے لئے کپڑا خریدنا چاہتے ہیں۔ تو سب سے پہلے دکاندار سے پوچھتے ہیں۔ فلاں کپڑا کیسا ہے؟ اس کی قیمت کیا ہے، اس کی شکل یا رنگ کیسا ہے۔ اس کپڑے کی لمبائی، چوڑائی، موٹائی کتنی ہے۔ کتنے میٹر کپڑا آپ کو مطلوب ہے۔ ان تمام سوالات کا جواب آپ کو ریاضی کے استعمال سے ملے گا۔

۵) تاریخ میں ریاضی کا استعمال۔ جنگ عظیم اول و دوم کب، کس تاریخ اور کس سن کو ہوئی کتنے عرصے تک جاری رہی پاکستان کب بنا کس تاریخ اور سن کو امریکہ نے جاپان پر ایٹم بم گرایا؟

۶) **علاج اور صحت کے میدان میں ریاضی کا استعمال۔**
علاج و معالجہ میں بھی ریاضی کے قوانین اور پیمانوں کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً مریض کو اگر بخار ہے تو کتنی ڈگری ہے؟ درجہ حرارت کتنا ہے؟ بلڈ پریشر اور شوگر کا لیول کتنا ہے؟ ڈاکٹر مرض کی تشخیص کے بعد دوائی لکھتا ہے۔ وہ دوائی بھی مخصوص مدت،

مخصوص اوقات اور مقدار میں کھائی جاتی ہے اور مخصوص اجزاء پر مشتمل ہوتی ہے۔

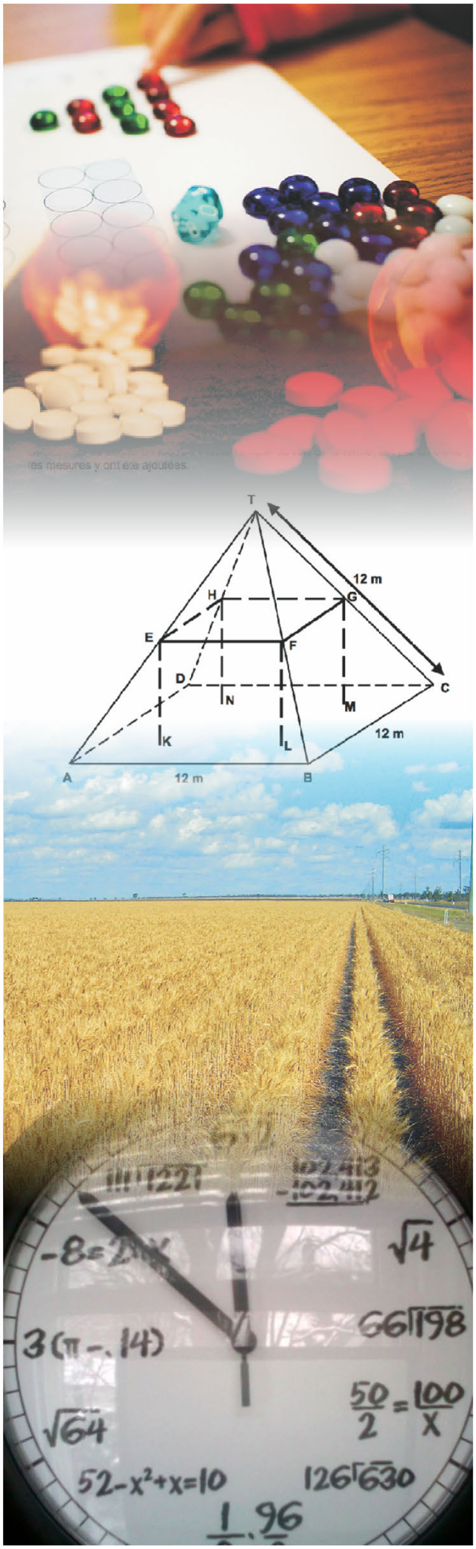

۷) مکان یا زمین خریدنے یا بیچنے کے وقت ریاضی کا استعمال۔ یہ کتنے ایکڑ زمین ہے۔ یہ مکان کتنے مربع فٹ پر مشتمل ہے؟

۸) زراعت و کاشت کاری کے میدان میں استعمال۔ مثلاً ایک ایکڑ زمین کی پیداوار کتنے من یا ٹن ہوگی؟ کسی زرعی زمین کو کتنی مقدار میں کون سی کھاد دے دی جائے تو اس کی پیداوار میں اضافہ ہوگا اور مارکیٹ میں فلاں پھل، پھول، سبزی یا گندم وغیرہ کی قیمت اور ضرورت کتنی ہوگی؟ یہ وہ تمام سوالات ہیں۔ جن کا جواب ریاضی ہی دے سکتی ہے۔

۹) وقت معلوم کرنے، بتانے وغیرہ میں ریاضی کا استعمال۔ مثلاً ابھی کیا وقت ہے؟ رات ہے یا دن، دن اور رات کتنے گھنٹوں پر مشتمل ہے؟ آپ کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟ آپ کی عمر کتنی ہے؟ ہجری سال کون سا ہے؟ عیسوی سال کون سا ہے؟ کسی طالب علم نے کس وقت کتنی مدت کے لئے پڑھنا، کھیلنا یا آرام کرنا ہے؟ کون سی صدی ہے؟ پاکستان کو بنے ہوئے کتنے سال ہوگئے؟ وغیرہ

۱۰) کمپیوٹر کو چلانے اور سمجھنے میں ریاضی کا استعمال۔ آج کل کمپیوٹر کا استعمال زندگی کے ہر شعبے میں عام ہونے لگا ہے۔ لہٰذا کمپیوٹر کی مختلف اصطلاحات، کلیوں اور پروگراموں کو ریاضی کی مدد سے ہی سیکھا یا چلایا جا سکتا ہے۔

۱۱) **مزدوری وملازمت کے مسائل میں ریاضی کا استعمال۔** مثلاً کسی مزدور کی دہاڑی کیا ہے؟ اس کی ماہانہ تنخواہ کتنی ہوگی؟ اُس کی آمدن وخرچ کتنا ہے؟ کوئی مزدور کتنے روپے کے عوض کون سا کام کرے گا ان تمام مسائل کا حل ریاضی کی مددواستعمال سے ممکن ہے۔

۱۲) **زندگی میں ہر شخص ہرادارہ ہر تنظیم اور ہر ملک اپنے نفع ونقصان اور آمدوخرچ کا حساب رکھتا ہے۔** جسے ہم جدید اصطلاح میں بجٹ کہتے ہیں۔اس سے یہ اندازہ لگانا آسان ہوجاتا ہے کہ ہم کتنا پیسہ کس چیز پر کہاں اور کس وقت خرچ کریں؟ مقصد یہ کہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں ریاضی کا استعمال نہ ہو۔

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) ریاضی کا علم کس نے ایجاد کیا؟

(ب) افلاطون ریاضی کے کس شعبہ کو زیادہ اہمیت دیتے تھے؟

(ج) ابن خلدون نے ریاضی کو کیسا علم قرار دیا؟

(د) چند ایسی مشکلات بیان کیجئے جن کی وجہ سے طلبا ریاضی میں دل چسپی نہیں لیتے۔

(ہ) ریاضی کی کتنی شاخیں ہیں۔

(و) عملی زندگی میں ریاضی کے چند فوائد لکھ لیجئے۔

۲ درج ذیل فقروں میں واحد جمع کی غلطیاں ہیں انہیں درست کر کے لکھیں۔

i) ہم نے ہر ممکن کوششیں کیں۔

ii) مجھے زندگی میں بڑی مشکلاتوں کا سامنا کرنا پڑا۔

iii) اس کا ہوش وحواس جاتا رہا۔

iv) آپ کے والدین کہاں گیا ہے؟

v) احمد اور ایوب روٹی اکٹھی کھاتا تھا۔

vi) ماں بیٹا لاہور پہنچ گیا۔

vii) آپ کی خاطر مدارات کا شکریہ۔

۳ سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) لگائیں:

(الف) ریاضی کے معنی ہیں:

درخت ☐ غوروفکر ☐ پودے ☐ باغ ☐

(ب) الجبرا کا موجد ہے:

البیرونی ☐ فیثا غورث ☐ الخوارزمی ☐ عمر خیام ☐

(ج) علم ریاضی کی شاخیں ہیں:

دو ☐ تین ☐ چار ☐ پانچ ☐

(د) "جیومیٹری سے نابلد شخص سے کسی معقول بات کو سمجھنے کی امید کرنا عبث ہے۔" **بقول:**

ارسطو ☐ افلاطون ☐ سقراط ☐ فیثا غورث ☐

(ہ) "ریاضی کا مطالعہ "ذہنی غلاظتوں کو اس طرح صاف کرتا ہے، جس طرح صابن گندے کپڑے کے میل کو" کہا:

شیخ سعدی نے ☐ ابن خلدون نے ☐ خلیل جبران نے ☐ البیرونی نے ☐

۴ ''تہذیب وتمدن'' دو لفظوں کو ملا کر نیا لفظ بنایا گیا ہے۔ ایسے الفاظ مرکب الفاظ کہلاتے ہیں۔ آپ اس سبق میں سے مزید ایسے الفاظ تلاش کر کے لکھیں۔

۵ آپ اپنے کمرہ جماعت میں مختلف مضامین پڑھتے ہیں۔ ان سب میں سے آپ کو کون سا مضمون پسند ہے؟ اور کیوں ؟

۶ کالم ''الف'' اور کالم ''ب'' کے مابین تعلق جوڑ کر اس سے کالم '' ج '' میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
اعداد	سوچ بچار	....
جیومیٹری	گنتی	....
الجبرا	زمین کی پیائش	....
ریاضی	غوروفکر	....
ریاضت	محمد موسیٰ بن الخوارزمی	....

سرگرمیاں

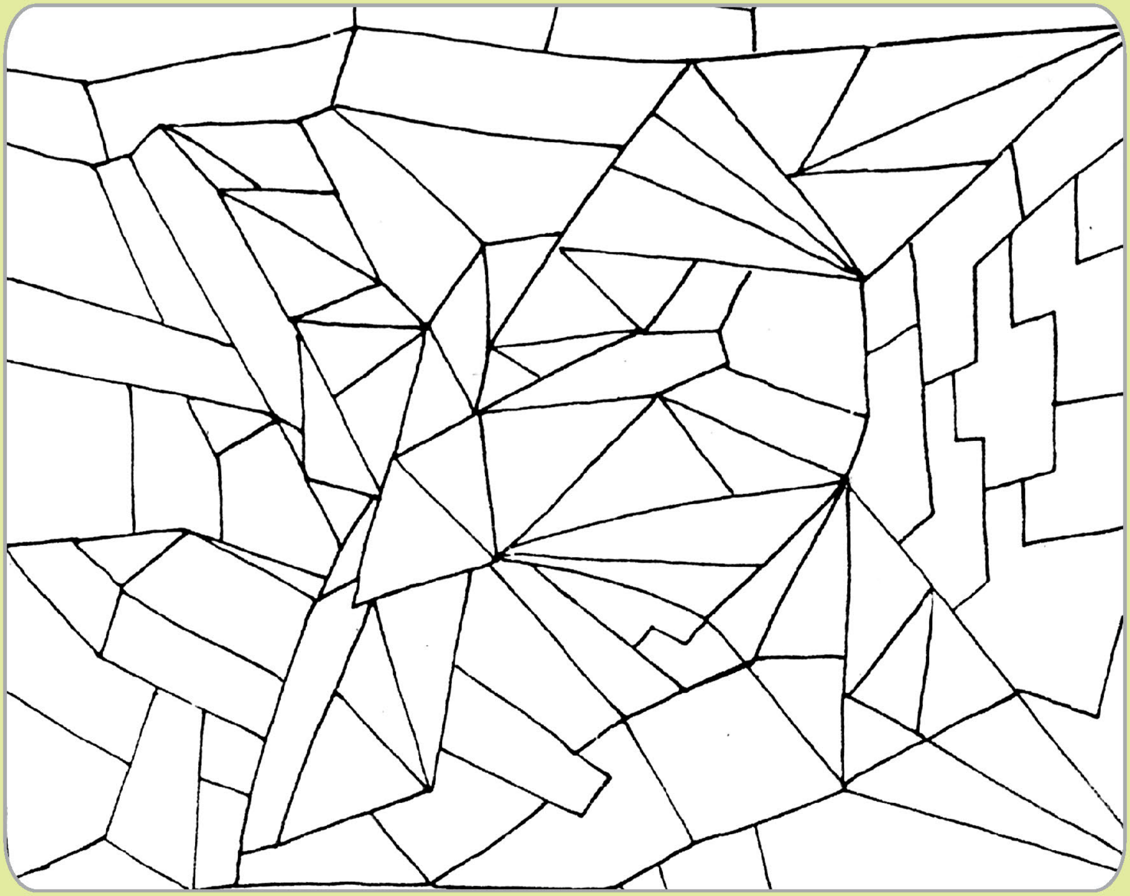

۱۔ اوپر دیے گئے خاکے میں تکونیں (مثلثیں) تلاش کر کے اِن میں رنگ بھریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ اساتذہ بچوں کو بتائیں کہ تمام علوم کی بنیاد ریاضی پر استوار ہے۔مشہور ریاضی دان فیثا غورث کا قول ہے کہ: " کائنات عدد سے بنی ہے۔"

۲۔ بچوں کے سامنے اس قول کی وضاحت کریں۔

۳۔ بچوں کو مثالیں دے کر بتائیں کہ مسلمان ریاضی دانوں نے ریاضی کی ترویج وترقی کے لئے اہم کردار ادا کیا ہے۔

۴۔ بچوں کو بتائیں کہ ریاضی بنیادی طور پر مسلمانوں کا علم ہے لیکن بد قسمتی سے مسلمان آج اس علم سے بے بہرہ ہیں۔

۵۔ بچوں میں علم ریاضی سے دل چسپی پیدا کرنے کے لئے مختلف مقابلے منعقد کرائیں۔

اخلاق انسان کا بہترین زیور

مقاصدِ تدریس

- ★ شیخ سعدیؒ کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔
- ★ بہترین اخلاق کے مالک بن سکیں۔
- ★ اسم صفت کو بیان کرسکیں۔

نئے الفاظ آباؤاجداد ، عہدیدار ، شرک ، فاسق ، افلاس ، حرص ، دل جمعی ، نجاست

شیخ سعدیؒ کا اصل نام شریف الدین تھا۔ آپ معلم اخلاق بھی کہلاتے تھے۔ آپ کے والد ماجد سید عبداللہ شیرازی تھے۔ آپ کے آباؤاجداد عرب سے ہجرت کر کے ایران کے صوبہ شیراز میں آگئے جہاں سید عبداللہ صوبائی حکومت کے اہم عہدے دار رہے۔ شیخ سعدیؒ شیراز میں پیدا ہوئے اس لئے آپ کو سعدی شیرازی بھی کہا جاتا ہے۔ تاریخ میں آپ کا سال پیدائش ۱۳۳۳ء درج ہے۔ آپ نے ۱۴۳۵ء میں وفات پائی۔ آپ کے والد صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اس لئے حضرت سعدی کو بچپن ہی سے دینی ماحول ملا اس کے علاوہ ان دنوں شیراز ایران کا دارالخلافہ اور علم وادب کا مرکز تھا یہاں بڑے بڑے عالم، فاضل اور درویش و دانش ور رہتے تھے۔ اس ماحول میں شیخ سعدیؒ نے اپنی عمر کے ابتدائی تیس (۳۰) برس تحصیل علم میں صرف کیئے۔ بچپن میں ہی والد کا انتقال ہوگیا تھا لیکن صابر وشاکر اور دین دار والدہ کی دیکھ بھال نے آپ کے

ذہن و دل میں دین کی محبت اور حصول علم کا شوق بھر دیا۔ آپ مزید علم حاصل کرنے بغداد چلے گئے اور وہاں ابو اسحاق شیرازیؒ جیسے بلند پایہ عالم دین کے شاگرد ہوئے شیخ سعدیؒ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ نے تیس برس کی عمر تک پڑھنا، لکھنا سیکھا پھر تیس برس علم کے مشاہدے کے طور پر سیر و سیاحت میں گزارے۔ ذیل میں شیخ سعدی کے چند اقوال بہترین اخلاق اور اس کی اہمیت کے حوالے سے نقل کیئے جا رہے ہیں تا کہ انہیں پڑھ کر ہم اپنے اخلاق و اعمال سنوار سکیں۔

(بغداد کی ایک مسجد)

۱۔ سب سے اچھا وہ ہے جو سب سے زیادہ خوش اخلاق ہے۔
۲۔ شرک کے بعد بدترین گناہ مخلوق خدا کو تکلیف پہنچانا ہے۔
۳۔ ماں باپ کی رضامندی دنیا میں باعث دولت اور آخرت میں باعث نجات ہے۔
۴۔ سخی فاسق، بخیل زاہد سے بہتر ہے۔
۵۔ خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔
۶۔ تلوار کا زخم جسم پر لگتا ہے اور بُری بات کا روح پر۔
۷۔ چوری اور خیانت سے بچو یہ افلاس پیدا کرتی ہے۔
۸۔ عمل کی قوت یہ ہے کہ آج کا کام کل پر نہ اُٹھا رکھا جائے۔
۹۔ اپنا بوجھ دوسروں پر مت ڈالو خواہ کم ہو یا زیادہ۔
۱۰۔ حرص سے روزی نہیں بڑھتی مگر آدمی کی قدر گھٹ جاتی ہے۔
۱۱۔ جلدی سے معاف کرنا انتہائی شرافت اور انتقام میں جلدی کرنا انتہائی ذلالت ہے۔
۱۲۔ تجربہ سے پہلے کسی پر اطمینان کرنا ہوشیاری کے خلاف ہے۔
۱۳۔ جب لوگوں سے بات کرو تو زبان کی حفاظت کرو۔
۱۴۔ حصول علم کے لئے دل جمعی درکار ہے۔

۱۵۔ بدخلق وہ ہے جس سے غصے کی حالت میں اپنے نفس پر قابو نہ ہو۔

۱۶۔ عمل کے بغیر جنت کی خواہش گناہ ہے۔

۱۷۔ جو لوگ تجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں ان سے علم حاصل کرو اور جو نادان ہیں ان کو اپنا علم سکھاؤ۔

۱۸۔ مصیبت میں گھبرانا کمال درجہ کی مصیبت ہے۔

۱۹۔ غذا سے جسم کو اور قناعت سے روح کو راحت پہنچتی ہے۔

۲۰۔ تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا عمل کرنا پھر اوروں کو سکھانا ہے۔

۲۱۔ تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے بُرے دوست ہیں۔

۲۲۔ شرافت عقل و ادب سے ہے نہ کہ مال و نسب سے۔

۲۳۔ خندہ روی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔

۲۴۔ مومن میں کنجوسی اور بدخلقی نہیں ہوتی۔

۲۵۔ باپ جنت کے بڑے دروازوں میں سے ہے چاہو تو اسے ضائع کرو چاہو تو محفوظ کرو۔

۲۶۔ بدتر وہ شخص ہے جس میں حیا کم ہے۔

۲۷۔ اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تجھ پر مہربان ہو تو خدا کی مخلوق سے بھلائی کر۔

۲۸۔ یتیم وہ نہیں جو والدین کے سائے سے محروم ہو گیا یتیم وہ ہے جو اخلاق سے محروم ہے۔

۲۹۔ بدخلقی نجاست کی دلیل ہے۔

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) اقوال زریں ہم کیوں پڑھتے ہیں؟ **مقاصد بیان کریں۔**

(ب) ان اقوال میں سے وہ اقوال چُن کر لکھیں جن کا تعلق علم اور حصول علم سے ہے۔

(ج) ان اقوال میں سے جو آپ کو سب سے زیادہ پسند ہیں انہیں زبانی یاد کیجئے۔

(د) شیخ سعدیؒ پر مختصر مضمون لکھیں۔

۲ خالی جگہ میں مناسب الفاظ لکھ کر جُملے مکمل کریں۔

(الف) عمل کے بغیر جنت کی خواہش .... ہے۔

(ب) خاموشی غصے کا بہترین .... ہے۔

(ج) چوری اور خیانت سے بچو یہ .... پیدا کرتی ہے۔

(د) حصول علم کے لئے .... درکار ہے۔

۳ ''سعدی'' شیخ کا تخلص تھا۔ بتائیے تخلص کسے کہتے ہیں؟ چند شاعروں کے تخلص تحریر کریں۔

۴ اس سبق میں سے مرکبات تلاش کر کے لکھیں۔

۵ شیخ سعدی کے اقوال کے مطابق درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(الف) غصے کا بہترین علاج ہے۔

صبر کرنا ☐ خاموشی اختیار کرنا ☐ نماز پڑھنا ☐

(ب) عمل کے بغیر جنت کی خواہش کرنا۔

جرم ہے ☐ گناہ ہے ☐ بددیانتی ہے ☐

(ج) بدتر شخص وہ ہے۔

جو بے نمازی ہو ☐ جس میں حیا کم ہو ☐ جو ماں باپ کی خدمت نہ کرے ☐

اسم صفت: اسم صفت وہ اسم ہے جس سے کسی شخص یا چیز کی کوئی خصوصیت ظاہر ہو۔ جیسے

"کھٹا" آم ، "موٹا" لڑکا ، "ہری" مرچ ، "کشمیری" چائے ، "پانچواں" گھوڑا ، "ایک کلو" دہی

اوپر مختلف چیزوں کی صفات واوین میں بیان کی گئی ہیں۔ مگر اِن میں سے پہلی تین کا تعلق کسی شخص یا چیز کی ذات سے ہے اِس لئے اسے "صفت ذاتی" کا نام دیا گیا ہے۔ چوتھی صفت کسی علاقے سے تعلق کی بنیاد پر بیان کی گئی ہے۔ یعنی وہ چائے جس کی نسبت (تعلق) کشمیر سے ہے اِس لئے اسے "صفت نسبتی" کہیں گے۔ پانچویں مثال میں گھوڑے کی عددی صفت بیان کی گئی ہے یعنی وہ گھوڑا جو پانچویں نمبر پر کھڑا ہے۔ اِسے "صفت عددی" کہا جائے گا۔ جب کہ چھٹی مثال میں دہی کی مقدار ایک کلو بتائی گئی ہے۔ اس مناسبت سے اسے "صفتِ مقداری" کہیں گے۔

۶ بتائیں درج ذیل "صفت" کی کون سی اِقسام ہیں:

قندھاری انار :	....	ذہین بچہ :	....
ایک من گندم :	....	چھٹی جماعت :	....
رابعہ خضداری:	....	کڑوی دوا :	....

۷ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

معلم اخلاق ، صوم وصلوۃ ، صابروشاکر ، حصول علم ، سیروسیاحت ، عالم دین

سرگرمیاں

۱۔ دس بڑی شخصیات کا ایک ایک قول اپنی کاپی میں لکھیں۔

۲۔ شیخ سعدی کے اقوال پر مشتمل چارٹ بنائیں۔ سب سے خوب صورت چارٹ کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ بچوں سے مختلف اقوال پر مشتمل چارٹ تیار کروا کے مقابلہ کرائیں۔

۲۔ شیخ سعدی شیرازیؒ پر بچوں سے مختصر مضمون لکھوائیں۔

۳۔ شیخ سعدیؒ کی مشہور حکایات بچوں کو سنائیں۔

ترانہ

مقاصدِ تدریس

- ★ طلبہ میں وطن سے محبت کا جذبہ بیدار کیا جا سکے۔
- ★ نظم و نثر میں امتیاز کر سکیں۔
- ★ وطن کے لئے جان قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہ سکیں۔

نئے الفاظ خورشید ، مہ تاب ، مہکتے ، پربت ، پاسبان ، کنکر ، ذروں ، کٹ مریں ، چاندنی

اے وطن ، میری آنکھوں کے تارے وطن
اے وطن ، اے وطن میرے پیارے وطن

تیرے ذروں میں خورشید کی روشنی
تیرے پھولوں میں مہتاب کی چاندنی
تیرے دریاؤں میں ناچتی زندگی

اے وطن ، میری آنکھوں کے تارے وطن
اے وطن ، اے وطن میرے پیارے وطن

تیرے جنگل مہکتے ہوئے گلستاں
تیرے پربت تری عظمتوں کے نشاں
تیرے کنکر ، تیری شان کے پاسباں

اے وطن ، میری آنکھوں کے تارے وطن
اے وطن ، اے وطن میرے پیارے وطن

تیرے دشمن ذرا آنکھ اُٹھائیں اگر
تیری عظمت پہ سب کٹ مریں گے، مگر
حرف آنے نہ دیں گے ترے نام پر

اے وطن ، میری آنکھوں کے تارے وطن
اے وطن ، اے وطن میرے پیارے وطن

محسن احسان

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) شاعر نے وطن کی تعریف کن لفظوں میں کی ہے؟

(ب) اس نظم میں شاعر نے کن فطری مناظر کا ذکر کیا ہے؟

(ج) نظم "ترانہ" کے خالق کا نام بتایئے؟

(د) درج ذیل شعر میں شاعر نے وطن سے کیا عہد کیا ہے؟

ے تیری عظمت پہ سب کٹ مریں گے، مگر
حرف آنے نہ دیں گے ترے نام پر

۲ نیچے دیئے گئے الفاظ مذکر ہیں یا مؤنث جملے بنا کر واضح کریں۔

وطن ، گلستان ، پاسبان ، عظمت ، چاندنی ، کنکر ، پربت

۳ مذکر/مؤنث اسماء کی جمع بنائیں۔

بادشاہ ، گڑیا ، پُڑیا ، شرمیلا ، پرندہ ، بیٹا ، گھوڑا ، مرغی ، بلّی ، گدھا ، گھوڑا ، بھاری

۴ درج ذیل اشعار کی تشریح کریں:

ے تیرے ذروں میں خورشید کی روشنی
تیرے پھولوں میں مہتاب کی چاندنی
تیرے دریاؤں میں ناچتی زندگی

ے اے وطن، میری آنکھوں کے تارے وطن
اے وطن، اے وطن میرے پیارے وطن

۵ درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے۔

وطن ، جنگل ، دشمن ، چاندنی ، خورشید

٦ طلبہ "پاکستان میرا پیارا وطن" کے موضوع پر ایک مضمون لکھیں جو کم از کم دس سے پندرہ سطور پر مبنی ہو۔

سرگرمیاں

ا۔ طلبہ اخبار / رسالے سے ملی نغمہ تلاش کر کے بلند آواز میں گائیں۔

۲۔ کمرہ جماعت کے لئے چارٹ بنا کر پاکستان کی معیشت کو اُجاگر کریں۔

برائے اساتذہ

ا۔ اساتذہ طلبہ میں وطن سے محبت کی بیداری کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے مجاہدوں اور شہداء کی بہادری کے واقعات سنائیں۔

وادیٔ زیارت

مقاصدِ تدریس

- بچوں کو وادیٔ زیارت یعنی صحت افزا مقام کے بارے میں بتانا۔
- کسی سیر گاہ یا مقام کی تفصیل اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔

نئے الفاظ نفوس ، باغ بانی ، خانہ بدوش ، ممانعت ، باشندے ، مسحور کن

زیارت کوئٹہ سے ایک سو بیس کلومیٹر دور ہے۔کوئٹہ زیارت روڈ پر کچھ کے مقام سے روڈ کے ساتھ ساتھ ساڑھے چالیس میل تک پھیلی ہوئی وادی زیارت کہلاتی ہے۔اس کی آبادی ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق تقریباً دو ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔اور سطح سمندر سے ۸۰۵۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔کچھ کے مقام سے زیارت کی طرف راستے کے دونوں طرف موجود صنوبر (جونیپر) کے اونچے اور خوب صورت درخت سیاحوں کو دکھائی دیتے ہیں۔احمدون سے گزرتے ہی زیارت کا دلفریب موسم آنے والوں کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔ یہ وادی اپنے حسین، دلکش، خشک اور سرسبز ملے جُلے مناظر کی وجہ سے قدرت کا ایک عظیم شاہ کار ہے۔ زیارت کا اصل اور قدیمی نام غوچکی یا غوشکی یا گوچکی ہے۔ غوچکی کے لغوی معنی پشتو زبان میں ”کوچکی“

ہے۔ یہاں کے باشندے موسم سرما میں سخت سردی اور برف باری کی وجہ سے یہاں سے کوچ کر کے گرم علاقوں کی طرف نکل جاتے ہیں۔ اس لئے اس خطہ کا نام اس لفظ کی رعایت سے غوچکی رکھا گیا۔ موجودہ نام زیارت یہاں کے مشہور بزرگ بابا خرواری (میاں عبدالحکیم نانا صاحب کے شاگرد) کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔ جن کا مزار زیارت بازار سے چار کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے ۔ یہ مقام چاروں طرف سے بلند و بالا پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے۔ یہاں کئی جگہ محکمہ شکار کے مخصوص علاقے بھی ہیں۔ یہاں شکار کرنا بالکل منع ہے۔ مگر ضلعی آفیسر کی اجازت سے یہاں بھی لوگ آ کر شکار کھیلتے ہیں۔ کئی کئی کلومیٹر تک علاقوں میں خاردار تاروں

سے باڑھ بنا دی گئی ہے۔ کوہ خلیفت، خسوب، شن شوبین، وام کوتل، پیل کاما، احمدون اور گوگی یہاں کی مشہور شکارگاہیں ہیں۔ یہاں مارخور بکرے (سانپ کو زندہ کھا جانے والے جنگلی بکرے) گڈ یعنی جنگلی دنبہ، تیتر، چکور، خرگوش اور جنگلی کبوتر بے شمار پائے جاتے ہیں۔ جوان مادہ مارخور اور گڈ کے شکار کی ممانعت ہے۔ شکار زیادہ تر ستمبر سے فروری تک کھیلا جاتا ہے۔ مگر مارچ سے اگست تک اس کی بالکل اجازت نہیں ہوتی کیوں کہ

ان مہینوں میں پرندوں اور جانوروں نے انڈے اور بچے دینے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کی حفاظت اور نشو ونما کے لئے شکار پر پابندی لگائی جاتی ہے۔ موسم سرما میں بعض اوقات وام کوتل، احمدون اور گوگی کی مشہور شکارگاہوں میں غیر ملکی مہمان بھی شکار کرنے آتے ہیں۔ یہ تینوں شکارگاہیں چکور، سیسی اور تیتر وغیرہ کیلئے مشہور ہیں۔

وادیٔ زیارت کے اکثر لوگ خانہ بدوش ہیں۔ جو موسم سرما میں گرم علاقوں جیسے شاہرگ، ہرنائی، ناکس، کھوسٹ اور سبی کی طرف نکل جاتے ہیں۔ گھروں میں بھیڑ، بکریوں اور دنبوں کی اچھی خاصی تعداد ہوتی ہے۔ جن سے وہ دودھ اور چمڑے کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ دنبوں اور بھیڑ بکریوں کی اون اور کھالیں کراچی، ملتان اور لاہور کی منڈیوں میں بھیجی جاتی ہیں۔ خچر، گھوڑے اور اونٹ بھی شوق سے پالے جاتے ہیں۔ وادی زیارت کے گھنے جنگلات میں کالا ریچھ، چیتا، بھیڑیئے، چرخ یا لگڑ بگڑ، خارپشت، گیدڑ، لومڑ، بجو، مارخور بکرے، گڈ، خرگوش اور بغیر دُم کے مٹیالے رنگ والے موٹے موٹے چوہے، بچھو، سانپ، ہزار پا چھپکلیاں، سانڈ، گرگٹ وغیرہ بستیوں سے دُور بلند پہاڑوں پر ملتے ہیں۔ یہ جانور چھ ہزار فٹ سے کم بلند

پہاڑوں پر نہیں ملتے۔ پُرانے وقتوں میں یہاں پہاڑوں کے پُر پیچ دروں، غاروں اور خوف ناک گہری گھائیوں میں ایک عجیب قسم کا جانور بھی دیکھنے میں آتا تھا جو انگریزوں نے مار مار کر ختم کردیا۔ لہٰذا اب یہ جانور نظر نہیں آتا اس جانور کا جسم شیر کی طرح اور چہرہ گول نیز آنکھیں ترچھی اور موٹی موٹی تھیں گویا چہرہ عورتوں جیسا تھا۔

زیارت میں برف باری بہت زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن برف باری جتنی زیادہ ہو مقامی باشندے اور زمین دار خوشیاں مناتے ہیں۔ کیوں کہ اس سے موسم گرما میں پانی وافر مقدار میں دستیاب ہوتا ہے۔ جس سے ان کے باغات اور کھیتی باڑی خوب نشو ونما پاتی ہے۔ خودرو پھول اور جڑی بوٹیاں بھی نکھر آتی ہیں۔ جن کی بھینی بھینی مسحور کن خوشبو ہر طرف وادی میں پھیل جاتی ہے۔ جنگلی پودینہ، جنگلی اجوائن اور سینکڑوں قسم کے خوشبودار

پودے خوب پھلتے پھولتے ہیں۔

گرمی کے موسم میں زیارت کی خنک ہوائیں لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ ملک بھر سے سیاح آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ زیارت کی وادی صنوبر کی وادی کہلاتی ہے۔ صنوبر (جونیپر) کے درختوں سے ڈھکی ہوئی اس مسحور کن دل فریب وادی کو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کی زندگی کے آخری ایام دیکھنے کا شرف

حاصل ہے۔ بابائے قوم کے استعمال میں آنے والا سامان یہاں جوں کا توں رکھا ہوا ہے۔

خریف کے موسم میں تمباکو، آلو، مکئی، گندم، پیاز، ککڑی اور کھیرا کاشت کیا جاتا ہے۔ مکئی جون میں کاشت کی جاتی ہے اور اکتوبر میں فصل تیار ہو جاتی ہے۔ گندم کی نسبت مکئی زیادہ کاشت کی جاتی ہے۔ اسی طرح آلو بھی زیادہ بویا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ قابل ذکر اور دلچسپ بات یہ کہ وادی زیارت میں بہترین اور قسم قسم کے پھل کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ مقامی لوگوں کے ذرائع آمدن میں ان پھلوں کو اہمیت حاصل ہے۔ وادی زیارت کے سیب اور چیری دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ یہ بہت میٹھے اور لذیذ ہوتے ہیں۔

وادی زیارت کے زیادہ تر باشندوں کا ذریعہ معاش باغبانی ہے۔ اس لئے چشموں اور ندیوں کے کنارے باغات کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ جہاں چیری، سیب، انار، آلو بخارا، آلوچہ، ناشپاتی، اخروٹ، انگور، توت، شہتوت، خوبانی، آڑو، بادام اور لیچی کی پیداوار بکثرت ہوتی ہے۔ ہر سال یہ پھل کافی مقدار میں کوئٹہ، کراچی اور لاہور کے علاوہ ملک کی دُوردراز منڈیوں اور مشرق کے ممالک کو بھی بھیجے جاتے ہیں۔ کواس، چینہ اور زندرہ میں لگے ہوئے باغات وادی بھر میں مشہور ہیں۔ الغرض زیارت کے حسین مناظر اور اس میں موجود قدرت کی بے شمار نعمتوں کو دیکھ کر زبان سے بے ساختہ نکل جاتا ہے کہ

"تم اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے"۔

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) وادی زیارت کوئٹہ سے کتنے کلومیٹر دُور ہے؟

(ب) وادی زیارت میں کون سا مقام (تاریخی حوالے سے) سب سے زیادہ مشہور ہے؟

(ج) وادی زیارت کا مشہور درخت کون سا ہے؟

(د) زیارت کو صنوبر کی وادی کیوں کہتے ہیں؟

(ہ) وادی زیارت میں پائی جانے والی مشہور جڑی بوٹیوں کے نام لکھیے۔

(و) زیارت کے مشہور پھل کون کون سے ہیں؟

(ز) زیارت کے مشہور جنگلی جانوروں کے نام لکھیے۔

(ح) زیارت کے لوگوں کے مشہور پیشے کون کون سے ہیں؟

(ز) زیارت کو زیارت کیوں کہتے ہیں؟

۲ مندرجہ ذیل الفاظ کو الگ الگ مذکر و مؤنث کے خانوں میں لکھیں۔

عجب منظر۔ وادی۔ پاکستان۔ تفریح۔ سیاح ۔ دلکشی۔ حُسن ۔ سڑک ۔ عجب منظر۔ قائداعظم ۔ درخت ۔ سیب ۔ خوبانی۔
موسم۔ دوائیں ۔ راستہ ۔ چیری ۔ پھل ۔ پھول ۔ دیہات

مذکر					
مؤنث					
مذکر					
مؤنث					

۳ ہر بیان کے تین جوابات دیے گئے ہیں درست بیان (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) کوئٹہ سے زیارت کا فاصلہ ہے:

۱۴۰ کلومیٹر ☐ ۱۶۰ کلومیٹر ☐ ۱۲۰ کلومیٹر ☐

(ب) سطح سمندر سے زیارت کی بلندی ہے:

۸۰۵۰ فٹ ☐ ۷۰۵۰ فٹ ☐ ۶۵۰۰ فٹ ☐

(ج) زیارت میں جنگلات پائے جاتے ہیں:

شیشم کے ☐ شہتوت کے ☐ صنوبر کے ☐

(د) زیارت کا نام مشہور بزرگ کے نام پر رکھا گیا:

بابا خرواری ☐ خنائی بابا ☐ دکانی بابا ☐

۴ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
خرواری بابا	ریذیڈنسی
گرم ترین شہر	صنوبر
چیری	سبی
جونیپر	مشہور پھل
قائداعظم	زیارت

سادہ اور مرکب جملے:

اِن دو جملوں پر غور کریں: (الف) میں نے پانی پیا (ب) میں نے پانی پیا کیوں کہ مجھے پیاس لگی تھی

جملہ (الف) میں ایک خبر / بات بتائی گئی ہے، اِسے سادہ یا مُفرد جملہ کہتے ہیں **جب کہ** (ب) جملے میں مفہوم یا خیال کو ادا کریں تو وہ جملے مرکبّ کہلاتے ہیں۔ دو سادہ جملوں کو مرکب بنانے کے لئے اِن کے درمیان "اَور ، یا ، تو ، مگر ، جو ، پھر ، پر ، لیکن ، کیوں کہ ، چاہے" وغیرہ جیسے حروف لگائے جاتے ہیں۔ **جب کہ** مرکب جملے کو مفرد بنانے کے لئے مذکورہ بالا حروف نکال کر جملے کو ازسرنو ترتیب دیا جاتا ہے۔ جیسے:

مرکب جملہ: میں چاہتا ہوں کہ تم امتحان میں اوّل آؤ۔

سادہ یا مفرد جملہ: میں تمہارے امتحان میں اوّل آنے کا خواہش مند ہوں۔

۵ درج ذیل مرکب جملوں کو سادہ جملوں میں تبدیل کریں۔

(الف) تم تھوڑی دیر کے لئے آتے اور پھر چلے جاتے ہو۔

(ب) اکرم وعدے تو بہت کرتا ہے مگر پورے نہیں کرتا۔

(ج) میں سکول نہیں آیا کیوں کہ میں بیمار تھا۔

(د) امتحان میں وہی کامیاب ہوتے ہیں جو محنت کرتے ہیں۔

(ہ) چاہے پڑھو چاہے آوارہ پھرو مجھے کیا؟

سرگرمیاں

۱۔ آپ نے جس جگہ / مقام کی سیر کی ہے اس کا احوال اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

۲۔ پاکستان کے خوبصورت مقامات کی تصاویر تلاش کر کے کاپی میں چسپاں کریں۔ اِن کے نیچے مقامات کے نام بھی لکھیں۔

۳۔ وادیٔ زیارت میں پیدا ہونے والے پھلوں کی تصاویر کا ایک چارٹ بنائیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ بچوں کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی بے شمار تفریحی مقامات سے نوازا ہے۔

۲۔ بچوں کو بتائیں کہ کسی بھی اونچے مقام کی بلندی ماپنے کے لئے سمندر کا حوالہ اس لئے دیا جاتا ہے کہ پانی اپنی سطح برقرار رکھتا ہے جب کہ زمین ناہموار ہوتی ہے۔

۳۔ بچوں کے لئے کسی نزدیکی تفریحی مقام کی سیر کا پروگرام ترتیب دیں۔

علم

مقاصدِ تدریس

- طلبہ علم کے مفہوم کو وضاحت کے ساتھ سمجھ سکیں۔
- عالم و جاہل میں امتیاز کر سکیں۔
- علم انبیاء کی میراث ہے۔ طلبہ یہ سمجھ سکیں گے۔

نئے الفاظ: جاہلوں ، بول بالا ، مردِ کامل ، علم و حکمت ، عاقل ، منزل ، قابل

کرو خوب محنت سے تم علم حاصل!
اسی سے تو ملتی ہے ہر اک کو منزل
اسی سے تو بنتے ہیں عزت کے قابل

کرو خوب محنت سے تم علم حاصل!

ملے علم ہی سے جہاں میں بزرگی
جو چوری نہ ہو یہ تو دولت ہے ایسی
بناتی ہے یہ جاہلوں کو بھی عاقل

کرو خوب محنت سے تم علم حاصل!

http://all... wordpress.com

ہے تعلیم ہی سے جہاں میں اُجالا
یہ کرتی ہے انسان کا بول بالا
اگر چاہتے ہو ، بنو مرد کامل!

کرو خوب محنت سے تم علم حاصل!

نہ تم علم و حکمت سے آنکھیں چراؤ
جہاں سے بھی مل جائے دولت یہ پاؤ
کرو دوسروں کو بھی تم اس میں شامل

کرو خوب محنت سے تم علم حاصل!

زاہد حسن زاہد

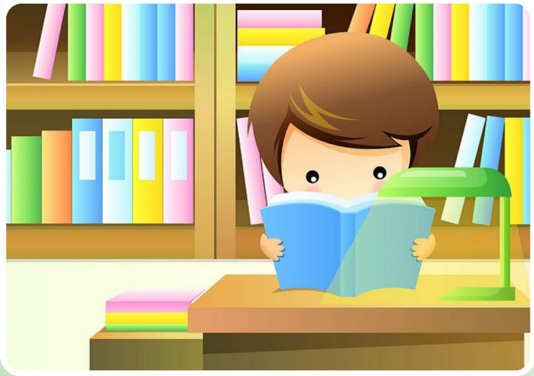

http://allamaiqbal.wordpress.com

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) علم کے معنی بتائیں؟

(ب) شاعر نے علم کی کون کون سی خوبیاں بیان کیں ہیں؟

(ج) اس نظم کے شاعر کا نام کیا ہے؟

(د) شاعر کے خیال میں "مردِ کامل" بننے کے لئے انسان کو کیا کرنا چاہیے؟

(ہ) جاہلوں کو عاقل بننے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

۲ مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے بنا کر ان کا مفہوم واضح کریں۔

مردِ کامل ، علم وحکمت ، عاقل ، منزل ، محنت

۳ مندرجہ ذیل فقرات کو درست فقرات میں تبدیل کریں۔

(الف) کے ٹو کا پہاڑ اونچی ہے۔

(ب) کسی کو گالی نہ نکالو۔

(ج) میں آپ کی خیریت نیک مطلوب چاہتی ہوں۔

(د) کل میں راشد کے گھر جائے گے۔

(ہ) میرے کو خضدار جانا ہے۔

(و) کل ہم کوہِ مردار کے پہاڑ پر سیر کرنے گئے تھے۔

۴ درج ذیل اشعار کی تشریح کریں:

کرو خوب محنت سے تم علم حاصل!
اسی سے تو ملتی ہے ہر اک کو منزل
اسی سے تو بنتے ہیں عزت کے قابل
کرو خوب محنت سے تم علم حاصل!

حروفِ بیان: اپنی بات یا دل کی خواہش بیان کرنے کے لئے جن حروف کا سہارا لیا جاتا ہے۔ انہیں "حروفِ بیان" کہا جاتا ہے۔
جیسے: مجھے نہیں معلوم کہ وہ آئے گا۔ اس مثال میں "کہ" حروفِ بیان ہے۔

۵ حروفِ بیان "کہ" کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے۔

(الف) عالیہ کو معلوم ہے۔ امتحان دے گی یا نہیں۔
(ب) فرہاد نے کہا۔ آؤ تمہاری آج دعوت ہے۔
(ج) اللہ داد نے کہا شمن چور ہے۔
(د) احسان مانو میں نے تمہاری مدد کی ہے۔
(ہ) منظور ناراض ہے۔ اعجاز نے اس کی بات نہیں مانی۔

سرگرمیاں

۱۔ طلبہ "علم" کے موضوع پر اقوال و احادیث اپنی کاپی میں لکھیں۔
۲۔ علم کے موضوع پر طلبہ ایک مباحثے کا اہتمام کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ استاد/استانی طلبہ کو اقوال و احادیث کی تلاش میں مدد کریں۔
۲۔ کمرہ جماعت میں علم کے موضوع پر طلبہ کو مباحثے کے لئے قائل کرتے ہوئے اہم نکات بتائیں۔

کھیلوں کی دنیا

مقاصدِ تدریس

- ★ مختلف کھیلوں کی اہمیت سے روشناس ہو سکیں۔
- ★ حروف فجائیہ کا استعمال کر سکیں۔
- ★ مقامی کھیلوں سے متعارف ہو سکیں۔

نئے الفاظ
کورٹ ، حدبندی ، فاتح ، فریق ، پچ ، بیضوی ، منقسم
چپٹا ، ریفری ، حریف ، لڑھکاتا ، ایمپائر

صحت مند دماغ صحت مند جسم میں ہوتا ہے۔ دنیا میں وہی لوگ ترقی کرتے ہیں۔ جن کے جسم اور دماغ دونوں صحت مند ہوتے ہیں۔ صحت کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ کوئی نہ کوئی کھیل ضرور کھیلا جائے اس لئے بچو آج ہم دنیا میں کھیلے جانے والے مختلف کھیلوں کے بارے میں مختصر بات کریں گے۔ تاکہ آپ اپنی اپنی پسند اور دل چسپی کے مطابق کوئی کھیل ضرور کھیلیں۔

باسکٹ بال! اس کی ابتداء امریکہ سے ہوئی اس میں دونوں ٹیموں میں پانچ پانچ کھلاڑی ہوتے ہیں۔ کھیل کے میدان کو کورٹ کہتے ہیں۔ اس میدان کے دو حصے ہوتے ہیں۔ میدان کے دونوں سروں پر دس فٹ اونچی دو لکڑیوں کے اوپر ایک تختہ لگا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ لوہے کے بڑے چھلے میں ٹوکری لٹکی ہوتی ہے۔ ہر ٹیم مخالف ٹیم کی ٹوکری میں سے گیند گرانے کی کوشش کرتی ہے۔ جس ٹیم کی ٹوکری میں سے زیادہ مرتبہ گیند گزر جائے وہ ہار جاتی ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں اس کھیل کی ابتدا1900ء میں لاہور میں ہوئی۔

سائیکل دوڑ! یہ انتہائی مقبول کھیل ہے۔ یہ اولمپک کھیلوں میں بھی شامل ہے۔ اس کے مقابلے موٹر چلانے والے راستوں گھاس کے میدانوں اور اسٹیڈیم کے اندر ہوتے ہیں۔ اس میں مختلف فاصلے رکھے جاتے ہیں۔ جو مقررہ فاصلہ پہلے طے کرے وہ فاتح کہلاتا ہے۔ سائیکل ریس میں تیز رفتاری کے علاوہ سست رفتاری کے مقابلے بھی ہوتے ہیں۔ ان میں اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ سائیکل سوار کتنی دیر تک توازن برقرار رکھ سکا اور کتنے زیادہ وقت میں کم فاصلہ طے کیا۔

فٹ بال! ایک مشہور کھیل ہے۔ جس میں دو ٹیمیں مدمقابل ہوتی ہیں۔ دونوں ٹیموں میں گیارہ گیارہ کھلاڑی ہوتے ہیں۔ میدان میں دونوں طرف دو گول نصب ہوتے ہیں۔ گول کے ستون سطح زمین سے دس فٹ اونچے

ہوتے ہیں۔ میدان کے عین وسط میں مرکزی خط کھینچا جاتا ہے۔ اس میں ہر کھلاڑی کی اپنی مخصوص جگہ ہوتی ہے۔ فٹ بال کی گیند کو گول کیپر کے علاوہ کسی اور کھلاڑی کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

جب کسی فریق کی طرف سے گول ہو جائے تو گیند کو میدان کے وسط میں رکھ کر کھیل دوبارہ شروع کیا جاتا ہے۔

کرکٹ! مقبول ترین کھیل جو دو ٹیموں کے گیارہ گیارہ کھلاڑیوں کے مابین کھیلا جاتا ہے۔ پہلے ایک ٹیم کے کھلاڑی باری باری آتے ہیں اور رنز بناتے ہیں۔ اس دوران دوسری ٹیم کے تمام کھلاڑی میدان میں اپنی اپنی جگہ سنبھالے کھلاڑیوں کو آؤٹ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دونوں وکٹوں کی درمیانی زمین جسے پچ کہتے ہیں، کی لمبائی بائیس گز ہوتی ہے۔ پچ ہموار اور سخت ہوتی ہے۔ کھیل کے اختتام پر جس ٹیم نے زیادہ رنز بنائے ہوں وہ جیت جاتی ہے۔ دس کھلاڑیوں کے آؤٹ ہونے پر اننگ ختم ہو جاتی ہے۔ اس کھیل میں دو امپائر وکٹ پر موجود ہوتے ہیں۔ ایک تھرڈ ایمپائر بھی ہوتا ہے۔ یہ تینوں کھیل کی خلاف ورزی نہیں ہونے

دیتے کرکٹ کا میدان گول ہوتا ہے۔

ہاکی! یہ ہمارا قومی کھیل ہے۔ یہ تقریباً سو سال پرانا کھیل ہے۔ ہاکی کی ٹیم گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جن میں ایک گول کیپر، دو فل بیک، تین ہاف بیک اور پانچ فارورڈ ہوتے ہیں۔ ایک میچ پینتیس پینتیس منٹ کے دو حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ درمیانی وقفے کے بعد دونوں مقابل ٹیمیں اپنے اپنے گول بدل لیتی ہیں۔ ہاکی کا میدان مستطیل شکل کا ہوتا ہے۔ میدان میں چونے سے نشانات لگائے جاتے ہیں۔ ہاکی کی

گیند سفید ہوتی ہے۔ یہ کرکٹ کی گیند کی طرح ہوتی ہے۔ ہاکی اسٹک کے سرے پر مارنے والا ایک چپٹا حصہ ہوتا ہے۔ گیند کو کھیلنے کے لئے اسٹک کا صرف اگلا چپٹا حصہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اسٹک کندھے سے اوپر نہیں اٹھنی چاہیئے۔ اگر گیند ہوا میں کندھے سے اوپر ہو تو اسے اسٹک سے نہیں روکا جاسکتا۔ اگر کھلاڑی خطرناک ہٹ مارے تو ریفری کھلاڑی کو سزا دیتا ہے۔ گیند کو سوائے ہاتھ کے جسم کے کسی اور حصے سے روکنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ حریف کھلاڑی کو مارنے، دھکا دینے، پکڑنے یا اس کی اسٹک کے راستے میں مداخلت ممنوع ہے۔ گول کیپر گیند کو اپنے جسم کے کسی بھی حصے سے روک سکتے ہیں اور ٹھوکر بھی لگا سکتے ہیں۔ اگر کوئی کھلاڑی اپنے ہی گول میں گیند ڈال دے تو بھی مخالف ٹیم کا گول تسلیم کیا جاتا ہے۔ کسی کھلاڑی کی ہٹ سے اگر گیند سائیڈ

لائن پر سے گزر جائے تو مخالف ٹیم کا کھلاڑی گیند کو ہاکی سے اندر لڑھکاتا ہے۔ اس کھلاڑی کو میدان سے باہر کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ وہ گیند کو اس وقت تک نہیں کھیل سکتا جب تک کوئی دوسرا کھلاڑی گیند کو نہ کھیلے ہاکی کے قوانین میں کارنر، شارٹ کارنر اور پینالٹی کارنر شامل ہیں۔ گول اس وقت مانا جاتا ہے جب گیند ڈی کے اندر سے گول میں پھینکی گئی ہو۔ جو کسی اصول کی خلاف ورزی کرنے والی ٹیم کی مخالف ٹیم کو ملتے ہیں۔ ہاکی میچ کے دوران دو امپائر ہوتے ہیں۔ اگر امپائر ایک ہو تو اس کی مدد کے لئے دو لائنز مین ہوتے ہیں۔ کسی کھلاڑی کو چوٹ لگنے کی صورت میں ایمپائر کھیل کو روک سکتا ہے۔ پاکستان کو ہاکی کے میدان میں ممتاز حیثیت حاصل رہی ہے۔

مشق

۱ درج ذیل سوالات کے جواب کاپی میں لکھیں:

(الف) صحت کی حفاظت کے لئے کیا ضروری ہے؟

(ب) ہمارے ملک کا قومی کھیل کون سا ہے؟

(ج) پچ کسے کہتے ہیں؟

(د) کرکٹ کھیل میں کتنے ایمپائر ہوتے ہیں اور کیوں؟

(ہ) آپ کو کون سا کھیل پسند ہے اور کیوں؟

۲ سبق کے مطابق درست جواب (✓) کا نشان لگائیں:

(الف) صحت کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ:

اعلیٰ خوراک کھائی جائے ☐ روزانہ غسل کیا جائے ☐ کھیلوں میں حصہ لیا جائے ☐ زیادہ سویا جائے ☐

(ب) باسکٹ بال کی ابتدا ہوئی:

فرانس میں ☐ امریکہ میں ☐ اٹلی میں ☐ مصر میں ☐

(ج) پچ کی لمبائی ہوتی ہے۔

۲۲ گز ☐ ۳۰ گز ☐ ۳۵ گز ☐ ۴۰ گز ☐

(د) کرکٹ ٹیم میں کھلاڑیوں کی تعداد ہوتی ہے:

گیارہ ☐ نو ☐ دس ☐ بارہ ☐

(ہ) ہمارا قومی کھیل ہے:

کرکٹ ☐ فٹ بال ☐ ہاکی ☐ سائیکل دوڑ ☐

۳ درج ذیل کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اِن کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

الفاظ	جملے
گیند	....
کھیل	....
سائیکل	....
کھلاڑی	....
بچ	....

اسماء کی تذکیر و تانیث

مذکر۔ وہ اسم جو "نر" کے لئے بولا جائے۔

مؤنث۔ وہ اسم جو "مادہ" کے لئے بولا جائے

۴ خالی جگہ میں تذکیر و تانیث کا خیال رکھتے ہوئے مناسب الفاظ لکھیں۔

(الف) باغ میں لمبی لمبی .... اُگی ہوئی ہے۔

(ب) میں نے آج کا .... نہیں پڑھا۔

(ج) .... دودھ میں پانی ملاتا ہے۔

(د) ہماری قومی زبان .... ہے۔

(ہ) آپ کا .... میرے خیال میں قابل علاج ہے۔

۵ ان جملوں میں مذکر اسماء کو مؤنث میں اور مؤنث کو مذکر میں تبدیل کریں۔

(الف) شہزادہ تخت پر بیٹھا ہے۔

(ب) لڑکا اسکول میں پڑھتا ہے۔

(ج) ماں بچوں سے پیار کرتی ہے۔

(د) دھوبن کپڑے دھوتی ہے۔

(ہ) شیرنی ہرنی پر جھپٹی۔

۶ مندرجہ ذیل اسماء کے شروع میں میرا/میری لگا کر ان کے مذکر یا مؤنث ہونے کی نشان دہی کیجئے۔

میز ، روٹی ، گھی ، دہی ، اُردو ، کوشش ، استدعا ، قلم ، توقع

حروفِ فجائیہ: ایسے الفاظ جو جذبے کی شدت، غیض وغضب، حسرت وتاسف، خوشی اور غم، نفرت اور تحسین و آفرین، تاکید اور تنبیہہ کے موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔

ہاہا، واہ واہ، سبحان اللہ، خوب، شاباش، جزاک اللہ، ماشاءاللہ	(حروفِ تحسین وانبساط)
ہائے ہائے، آہ، اُف، ہائے رے، افسوس	(حروفِ تاسف)
تف، لعنت، خدا کی پھٹکار، دور، دفع دور	(حروفِ مذمت ونفرت)
اللہ، سبحان اللہ، اللہ اکبر، اللہ اللہ، اُف رے	(حروفِ تعجب)
سن تو سہی، خبردار، ہوشیار، دیکھنا	(حروفِ تنبیہہ)

سبحان اللہ کیا خوب صورت بچہ ہے

افسوس ہم وقت کی قدر نہ کر سکے

۷ فجائیہ حروف کو استعمال کرتے ہوئے چند جملے لکھیں۔

سرگرمیاں

ا۔ اپنے صوبے کے کھیل بچوں سے کاپیوں پر لکھوائیں۔

۲۔ ’’ہمارا قومی کھیل ہاکی‘‘ اس موضوع پر اخبارات، رسائل یا کتابوں کی مدد سے مختصر مضمون تحریر کروائیں۔

برائے اساتذہ

ا۔ اپنے صوبے کے مختلف کھیلوں پر بات چیت کریں اور بچوں کے درمیان کسی کھیل کا مقابلہ بھی کروائیں۔

وہی شاخ پھولے گی یاں ۔۔۔۔۔

مقاصدِ تدریس

- جذبہ قومی یکجہتی کو ابھارنا
- تقریری صلاحیتوں کو ابھارنا

نئے الفاظ وقعت ، قربت ، فقیہوں ، فصاحت ، بچے

جنہیں ملک میں اپنی رکھنی ہو وقعت　　جنہیں سلطنت کی ہو مطلوب قربت
جنہیں تھامنی ہو گھرانے کی عزّت　　جنہیں دین کی ہو نہ منظور ذلّت

جنہیں نسل و اولاد ہو اپنی پیاری
انہیں فرض ہے قوم کی غمگساری

رئیسوں کی جاگیرداروں کی دولت　　فقیہوں کی دانش وروں کی فضیلت
بزرگوں کی اور واعظوں کی یہ نعمت　　ادیبوں کی اور شاعروں کی فصاحت

بچے تب کچھ آنکھوں میں اہلِ وطن کی
جو کام آئے بہبود میں انجمن کی

جماعت کی عزّت میں ہو سب کی عزّت　　جماعت کی ذلّت میں ہو سب کی ذلّت
رہی ہے نہ ہرگز رہے گی سلامت　　نہ شخصی بزرگی نہ شخصی حکومت

وہی شاخ پھولے گی یاں اور پھلے گی
ہری ہوگی جڑ اس گلستاں میں جس کی

(مولانا الطاف حسین حالؔی)

مشق

۱ درج ذیل الفاظ کے مترادف الفاظ لکھیں۔

وقعت ، عزت ، پیاری ، نصیحت ، وطن

۲ ان مصرعوں میں سے ہر مصرعے کی دونوں خالی جگہوں میں ایک ہی لفظ آئے گا۔ ان خالی جگہوں کو پر کریں۔

جماعت کی .... میں ہو سب کی ....

جماعت کی .... میں ہو سب کی ....

نہ .... بزرگی نہ .... حکومت

۳ نظم کے کسی ایک بند کی تشریح کرائی جائے۔

سرگرمیاں

۱۔ اس نظم سے کیا سبق ملتا ہے؟

۲۔ قومی یک جہتی پر مختصر مضمون تحریر کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ اساتذہ کوئی عنوان دے کر کمرہ جماعت میں تقریری مقابلہ کروائیں۔

۲۔ قومی یک جہتی پر مضمون کو تقریری صورت میں پیش کرنے کو کہیں۔

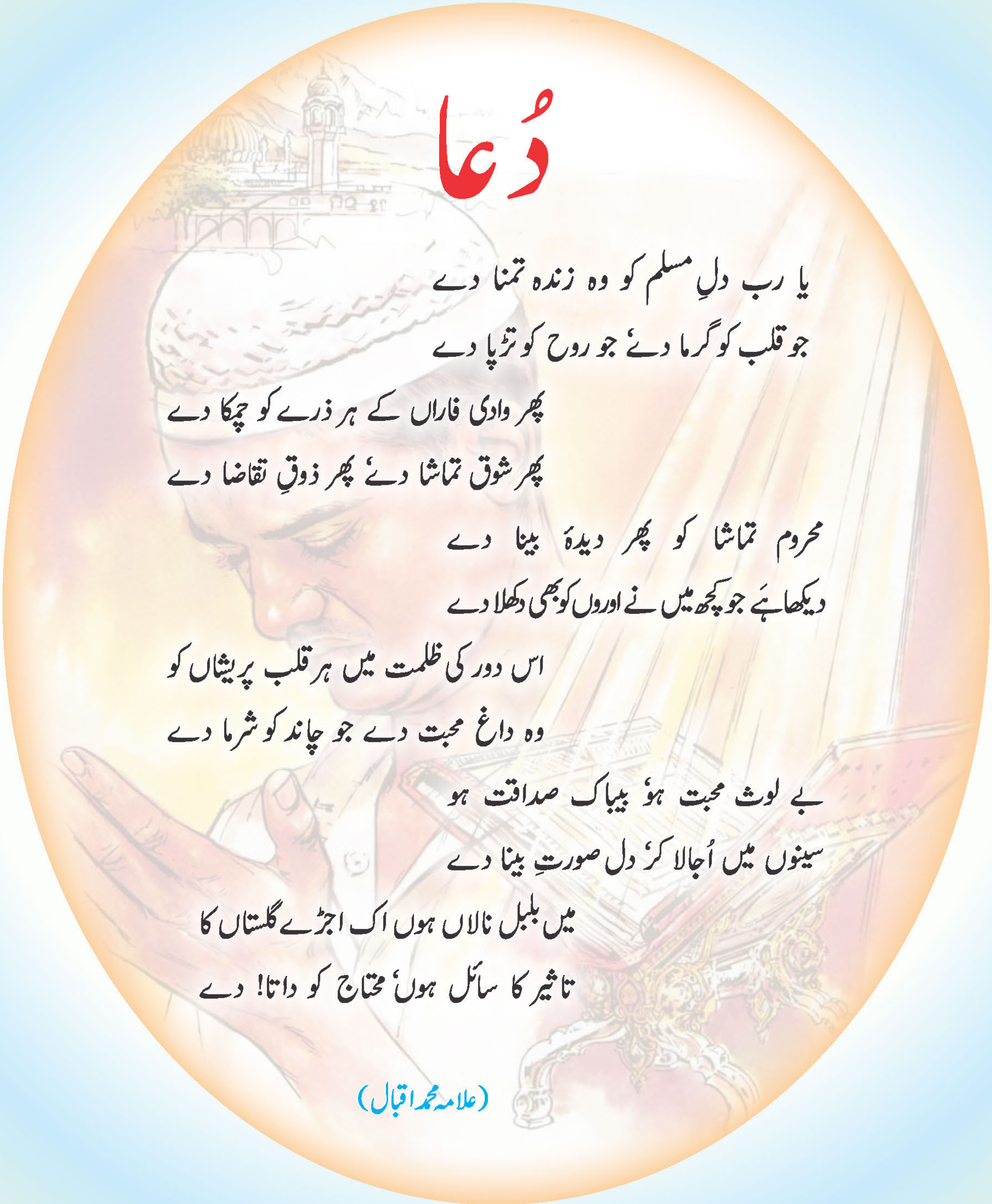

دُعا

یا رب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے

پھر وادیِ فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے
پھر شوقِ تماشا دے، پھر ذوقِ تقاضا دے

محروم تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو
وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے

بے لوث محبت ہو، بیباک صداقت ہو
سینوں میں اُجالا کر، دل صورتِ بینا دے

میں بلبل نالاں ہوں اک اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں، محتاج کو داتا! دے

(علامہ محمد اقبال)

مشق

۱ مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں۔

بے لوث محبت ہو بے باک صداقت ہو
سینوں میں اُجالا کر دل صورت بینا دے
میں بلبل نالاں ہوں اک اجڑے گلستان کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا! دے

۲ درج ذیل تراکیب کو جملوں میں استعمال کر کے ان کے مفہوم واضح کریں۔

صورت بینا ، قلب پریشاں ، بلبل نالاں ، ذوق تقاضا ، شوق تماشا

۳ نظم کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

۴ دیئے گئے الفاظ پر اعراب لگائیں۔

قلب ، تمنا ، ذرے ، ظلمت ، تڑپا

سرگرمیاں

۱۔ اس نظم سے کیا سبق ملتا ہے۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو نظم کے اشعار کا مفہوم آسان الفاظ میں سمجھائیں۔

فرہنگ

ا

الفاظ	معنی
اجیارا	روشنی
ارضِ پاک	مقدس زمین
اسباب	سبب کی جمع' وسیلے' باعث
استحکام	مضبوطی' استواری' پختگی' استقلال
اسلاف	سلف کی جمع' اگلے وقتوں کے لوگ' بزرگ
اسلحہ	سلاح کی جمع' لڑائی کے ہتھیار' آلاتِ جنگ
اسمبلی	جرگہ' انجمن' مجلس
امل	خواہش
اشتہار	مشہور کرنا' شہرت دینا
اصطلاحات	اصطلاح کی جمع' مُرادی معنے
اعتدال	نہ کمی نہ زیادتی' درمیانی درجہ' میانہ روی
اعصابی	اعصاب سے متعلق
اعضاء	عضو کی جمع' بدن کے اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ
اعلامیہ	اعلان' سرکاری اعلان
افلاس	مفلسی' تنگ دستی' غریبی' ناداری
اقوال	قول کی جمع' باتیں' مقولے
انکشاف	کھولنا' کُھلنا' ظاہر ہونا
اہتمام	انتظام' بندوبست
ایٹم	ذرہ' ریزہ' جوہر
ایمان	عقیدہ' مذہب' دھرم
ایندھن	لکڑی' جھاڑیاں وغیرہ جلانے کی چیزیں

آ

الفاظ	معنی
آشیاں	گھونسلا' نشیمن' گھر
آفت	دکھ' مصیبت' بَلا' فتنہ' ظلم' ستم
آگاہ	خبردار' واقف' جاننے والا
آلات	آلہ کی جمع' اوزار' ہتھیار
آلودگی	ناپاکی' آلائش' دنیاوی تعلقات' گندگی

ب

الفاظ	معنی
باطل	جھوٹ' بے اصل' غلط' ناحق
باغ بانی	باغ کی حفاظت' مالی کا عہدہ
بتدریج	آہستہ آہستہ' سلسلہ وار
بجٹ	میزانیہ' جمع خرچ کا حساب
بدخلقی	اکھڑپن' بُرا رویہ
بساط	بستر' بچھونا' فرش' شطرنج کھیلنے کا تختہ' سرمایہ' حوصلہ' ہمت
بطن	پیٹ' شکم' کسی چیز کا اندرونی حصہ
بقا	قیام' ہمیشگی' دوام' پائیداری' باقی رہنا' زندہ رہنا
بہروپیا	نقال' مکار اور فریبی شخص
بے باک	بے خوف' نڈر' دلیر' بہادر' شوخ
بیضوی	انڈے کی مانند' انڈے کی طرح گول لمبوترا
بصد ادب	
بے دھڑک	بے خوف
بے ہنگم	غیر موزوں، بے ڈول

بھ

الفاظ	معنی
بھانت بھانت	طرح طرح کا' مختلف قسموں کا' الگ الگ
بھنک	دھیمی آواز' اُڑتی ہوئی خبر' اطلاع

پ

الفاظ	معنی
پارسا	متقی' پرہیزگار' نیک' صالح' پاک
پاسباں	حفاظت کرنے والا' **محافظ' رکھوالا**
پالیسی	طے شدہ منصوبہ
پربت	پہاڑ، کوہ، جبل
پُروقار	باوقار' باعزت
پُروا	پورب کی ہوا، بادِ مشرق
پرواہ	چاند کے بڑھنے یا گھٹنے کا دن
پیش رو	آگے آگے چلنے والا' آگے گزرنے والا
پیوند	بندش' جوڑ' مناسبت

پھ

الفاظ	معنی
پھاگن	ہندوؤں کے سال کا گیارہواں مہینہ' اخیر فروری سے وسط مارچ تک کا زمانہ

ت

الفاظ	معنی
تاثیر	نشان' نتیجہ' پھل' اثر' عمل' خاصیت' گُن
تاریخ وتمدن	ماضی کی تاریخ اور رہن سہن کے طریقے
تاک	انگور کی بیل' نگاہ' ٹکٹکی' گھات' انتظار' نشانہ
تحصیل علم	علم حاصل کرنا
تذکرہ	ذکر' چرچا' یادداشت' یادگار' بیان
تردد	سوچ' فکر' اندیشہ' شش وپنج' تذبذب' گھبراہٹ' پریشانی
ترقی	آگے بڑھنا' اونچا ہونا' اضافہ' بلندی' برتری
ترقی پذیر	بڑھنے والا' ترقی قبول کرنے والا
ترویج وترقی	رواج دینا' اشاعت کرنا
تڑپ	بے قراری' بے تابی' پُھرتی' چالاکی' جلدی' تیزی' خواہش' تمنا
تعمیل	عمل کرنا' حکم بجالانا' بجا آوری' عمل درآمد
تعجب	حیرت، حیرانی
تکریم والفت	عزت کرنا، پیار
تقرر	مقرر کرنا' تعین' ملازم ہونا' ملازمت' نوکری
تقریب	قریب کرنا' باعث' سبب' شادی بیاہ یا کوئی اور رسم
تلاوت	پڑھنا' مطالعہ کرنا (اصطلاحاً) قرآن شریف پڑھنا
تمنا	خواہش' آرزو' شوق' اشتیاق' درخواست
تناور	موٹا' فربہ' مضبوط' قوی' طاقت ور
تندرستی	صحت مندی
تنظیم	درستی کرنا' انتظام کرنا' ترتیب
تنفس	سانس لینا' دم لینا
توحید	ایک ماننا' ایک جاننا' وحدانیت' یکتائی
توکل	بھروسہ کرنا' اپنے کام کو کسی کے حوالے کرنا
تیراکی	تیرنے کا فن' شناوری
تیغوں	تلواروں' شمشیروں

تھ

الفاظ	معنی
تھرتھراتا	کانپتا، لرزتا

ٹھ

الفاظ	معنی
ٹھٹکی	رک گئی، تھم گئی، حیران کھڑے رہ جانے کی حالت

ج

الفاظ	معنی
جامہ	پوشاک، لباس، پیراہن
جبین	پیشانی، ماتھا
جدوجہد	کوشش
جراحتی	جراح کا پیشہ، زخموں کا علاج، ڈاکٹری، چیر پھاڑ
جوہری توانائی	ایٹمی طاقت، وہ طاقت جو ایٹم بم سے حاصل کی جائے

چ

الفاظ	معنی
چارٹر	منشور
چونک	وحشت، بھڑک، جھجک، چونکنا کا امر

چھ

الفاظ	معنی
چھٹکی	چھوٹی، بہت کم

ح

الفاظ	معنی
حرص	لالچ، طمع، خواہش، تمنا، رغبت، ہوس
حرمت	عزت، آبرو، عظمت، بڑائی
حقیر	چھوٹا، ادنیٰ، ذلیل خوار، بے قدر، سُبک
حمد	خدا کی تعریف
حیف	افسوس، دریغ، ہائے، ظلم و ستم

خ

الفاظ	معنی
خدا رسیدہ	اللہ والا، نیک
خانہ بدوش	آوارہ، پریشان، بنجارہ، وہ قوم یا آدمی جو گھر کو ساتھ ساتھ لئے پھرے
خراجِ عقیدت	حوصلہ افزائی
خطہ	زمین کا گھرا ہوا حصہ، ملک کا خطہ، ملک سرزمین
خَلا	خالی جگہ، زمین سے اوپر کا حصہ جہاں زمین کی کشش ثقل کا اثر نہیں ہوتا
خلعت	وہ پوشاک جو بادشاہ کی جانب سے بطور عزت افزائی ملے، تحفہ، عطیہ، تحسین
خندق	کھائی، گڑھا
خندہ رو	ہنس مکھ، شگفتہ چہرہ
خودکفیل	اپنے وسائل پر گزارہ کرنے والا
خودمختار	آزاد، بااختیار
خیانت	دغا، دھوکا، بددیانتی، بے ایمانی
خورشید	سورج

د

الفاظ	معنی
دادرسی	فریادرسی، چارہ سازی، انصاف
دائرہ کار	وہ علاقہ جس میں کام کیا جائے
دروغ گوئی	جھوٹ بولنا، بہتان تراشی
دستِ نگر	محتاج، حاجت مند
دستک	دروازے پر ہاتھ مارنا، تالی، ہاتھ پر ہاتھ مارنا، کسی چیز پر ہاتھ مارنا کہ آواز نکلے

د

الفاظ	معنی
دشت	جنگل، صحرا، بیاباں
دل جمعی	تسلی، اطمینان، بے فکری
دل چسپ	دل لبھانے والا، خوشنما، خوبصورت
دلیل	حجت، وجہ، ثبوت
دمن	ٹیلا، مٹی کا بڑا تودہ، چھوٹی پہاڑی
دھنسا	دلدل میں پھنسا، گھس گیا
دھیان	خیال، توجہ، فکر، سوچ، لحاظ
دائر	چلنے والا
دھان	چاول کا پودا
دہاڑی	ایک دن کی مزدوری

ڈ

ڈائس	چبوترا، شہ نشیں

ذ

ذوقِ تقاضا	وہ شوق جو کسی مطلوبہ چیز کے لئے پیدا ہو، حرکت میں لائے
ذروں	مادے کے نہایت چھوٹے ٹکڑے

ر

راز	بھید، خفیہ یا پوشیدہ بات
رائیگاں	بے کار، فضول، اکارت، ضائع، لاحاصل
رقت	نرمی، پتلا پن، (مجازاً) رونا، گریہ
رنج و فکر	پریشانی اور دکھ

ر

الفاظ	معنی
روح	جان، آتما، جوہر، اندرونی خواہش
رونق	چمک، زیبائش، خوبی، تازگی، طراوت
ریاضی	حکمت کے تین علموں میں سے ایک علم، ریاضت کرنے والا
رفاقت	ساتھ

ز

زاہدہ	پرہیزگار عورت
زرخیز	سرسبز و شاداب، وہ زمین جو پیداوار اور منافع دے
زرمبادلہ	وہ سکہ جس کے ذریعے بین الاقوامی تجارت ہوتی ہے

س

سابقہ	اگلا، اگلے زمانے کا، قدیم، جان پہچان
سادگی	صفائی، وہ حالت جو بغیر بناوٹ، نمائش یا تکلیف کے ہو
سالمیت	پورا ہونے کی حالت، یک جہتی، ناقابلِ تقسیم وحدت
ستارہ	نجم، کوکب، قسمت، نصیب
سرمایہ	دولت، پونجی، اصل زر
سفر	سیاحت، کوچ، روانگی
سلیں	بلاک، بڑے بڑے ٹکڑے
سیاح	ملکوں کی سیر کرنے والا
سیارہ	گردش کرنے والا ستارہ
سیر و سیاحت	گھومنا پھرنا
سوختہ	جلا ہوا، افسردہ

ش

الفاظ	معنی
شاہراہ	بڑا راستہ، جرنیلی سڑک، شارع عام، بادشاہی گزرگاہ
شاہ کار	سب سے بڑا کارنامہ
شجاعت	بہادری، دلیری
شرافت	بزرگی، اعلیٰ خاندانی
شرک	اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک جاننا، کفر
شرمندہ	شرم سار، نادم، ممنون
شریعت	مذہبی قانون، قانونِ الٰہی، قانون
شہنشاہ	بادشاہوں کا بادشاہ

ص

صابر و شاکر	صبر اور شکر کرنے والا
صالح	نیک، پارسا، پرہیزگار، متقی
صفت	کسی چیز کا نشان، بیان، فضائل، تعریف، خوبی
صفیں	قطاریں، سلسلے

ض

ضمن	ذیل، اندر، شرکت، شمول، قانون

ط

طبقہ	آدمیوں کا فرقہ، گروہ، طائفہ
طلوع	سورج، چاند، ستارے کا نکلنا، بلند ہونا
طالع	چھاپنے والا

ظ

ظلمت	تاریکی، اندھیرا، سیاہی

ع

الفاظ	معنی
عابدہ	عبادت کرنے والی عورت
عادت	خو، خصلت، سبھاؤ، طبیعت، خاصیت، طور طریقہ
عار	غیرت، شرم، لاج، برائی، عیب
عالی جاہ	بڑے رتبے والا، بلند شان والا
عبث	بے فائدہ، فضول، بے کار
عبرت	نصیحت پکڑنا، خوف، اندیشہ
عزم	ارادہ، نیت
عظیم	بڑا، بزرگ، سخت، نہایت
عفت	پرہیزگاری، عصمت، پارسائی

غ

غیور	بہت غیرت والا

ف

فاسق	گناہ گار، بدکار، دروغ گو، جھوٹا
فدا	نثار، قربان، صدقے، عاشق
فرمان	شاہی حکم، حکم نامہ
فریضہ	واجب، لازم، ضروری
فقط	صرف، تنہا، اکیلا، محض
فنی تعلیم	کسی فن سے متعلق تعلیم
فیس	اُجرت، وہ رقم جو طلبہ مدرسوں میں ماہانہ ادا کرتے ہیں
فریقین	دونوں فریق

ق

الفاظ	معنی
قادر	قدرت والا' طاقت رکھنے والا' غالب' مختار
قدرت	طاقت' زور' مجال' قوت' حوصلہ
قدر و قیمت	عزت' وقعت' منزلت
قرائن	قرینہ کی جمع' اندازے
قرونِ وسطیٰ	درمیانی زمانہ
قلب	دل' ضمیر' من' وسط' درمیان
قناعت	تھوڑی چیز پر راضی اور خوش رہنا

ک

الفاظ	معنی
کاری گر	ہنرمند' پیشہ ور' دستکار' کام بنانے والے
کج فہمی	ناسمجھی' غلط فہمی
کرتب	کام' فعل' کمال' ہنر
کسان	کاشت کار' کھیتی باڑی کرنے والا
کسوٹی	وہ پتھر جس پر سونے کا کس دیکھتے ہیں' پرکھ' جانچ' امتحان
کوچ	روانگی' رحلت' نقل مکانی
کہانی	حکایت' قِصہ' داستان' افسانہ' ذکر بیان
کنکر	پتھر

کھ

الفاظ	معنی
کھنڈر	ٹوٹا ہوا مکان' ویران مکان' ویرانہ

گ

الفاظ	معنی
گدڑی	فقیروں کا جُبہ جس میں بہت سے پیوند لگے ہوں
گراں قدر	عالی مرتبہ' صاحب اعزاز
گردش	چکر' دور' پھیر' اِنقلاب' تغیر
گفتگو	بات چیت' بول چال' تقریر
گورا قبرستان	عیسائیوں کا قبرستان
گہنے	خواتین کے بازو کا زیور

ل

الفاظ	معنی
لاڈلی	لاڈلا کی تانیث' پیاری' دُلاری
لخت	ٹکڑا' پارہ' حصہ
لگام	باگ' عنان' گھوڑے کے منہ کا دہانہ
لوکل	مقامی' کسی خاص مقام سے متعلق
لختِ جگر	اولاد، بیٹا، بیٹی

م

الفاظ	معنی
مایہ ناز	فخر و ناز کا سبب
مصف	صف باندھنے کی جگہ
ماجرا	سرگزشت' جو کچھ گزر گیا' واقعہ' واردات
مجاہدہ	کوشش
ماحول	گرد و پیش' پاس پڑوس
متحرک	حرکت کرنے والا' جاری' رواں
متغیرات	بدلنے والے' تبدیل ہونے والے' غیر مستقل
متقی	پرہیزگار' گناہوں سے بچنے والا
متوازن	برابر' مساوی

م

الفاظ	معنی
مجسمہ	بُت ، مورت
محتاج	ضرورت مند، حاجت مند، طلبگار
محدود	حد کیا گیا، گھرا ہوا
مخاطب	خطاب کرنے والا، بولنے والا
مخالف	دشمن، عدو، مدعی
مخلوق	خلق کیا گیا، خلقت، کائنات، دنیا
مدار	گردش کی جگہ، منحصر کیا گیا
مذموم	برا، خراب، وہ جس کی برائی کی جائے
مرتکب	ارتکاب ہونا، سرزد ہونا
مردم شماری	مکینوں کی گنتی، ملک میں رہنے والوں کی گنتی
مژدہ	خوش خبری، بشارت
مستحق	حق دار، حق رکھنے والا
مسلح	ہتھیار لگائے ہوئے
مشاورت	آپس میں مل کر مشورہ کرنا
مشعلِ راہ	راہ دکھانے والا
مشغول	مصروف
مصنوعات	اشیاء، بنائی ہوئی اشیاء
مصنوعی سیارہ	بنایا ہوا سیارہ
مضمون	ضمن میں کیا ہوا، مطلب، معنی
مطالعہ	کتب بینی، غور، توجہ، دھیان
مطلوب	طلب کیا گیا، مانگا گیا، چاہنا
معائنہ	ملاحظہ، جانچ پڑتال

م

الفاظ	معنی
معدنیات	وہ چیزیں جو زمین یا پہاڑ کھود کر نکالی جائیں
معروف	مشہور، معلوم، ظاہر
معقول	مناسب، پسندیدہ، مہذب
معنی خیز	پُر معنی
مفاہمت	صلح کرنا
مفید	فائدہ مند، سود مند
مقدمہ	دعویٰ، وقوعہ، معاملہ
مقرب	قریب کیا گیا، بزرگی دی گئی، عزیز
مقصد	قصد کرنے کی جگہ، مطلب، مدعا، مراد
ممانعت	روک، بندش
ممبر	رُکن، (کسی انجمن یا تنظیم کا رُکن)
منحصر	گھیر لینے والا، موقوف، مشروط، انحصار کرنا
منظر	جائے نظر، آنکھ، نظر، نظارہ
موجد	ایجاد کرنے والا
مؤرخین	تاریخ بتانے والے، تاریخ لکھنے والے
میانہ روی	اعتدال
مہ تاب	چاند
مہکتے	خوشبو پھیلاتے
مایہ ناز	فخر و ناز کا سبب
منت سماجت	خوشامد
مہتمم	اہتمام کرنے والا

ن

ناخواندگی	اَن پڑھ، بے علم
نادان	ناسمجھ، بے وقوف

ن

الفاظ	معنی
نجات	خلاصی، رہائی، گناہ معاف ہونا
نجاست	گندگی، ناپاکی
نشانِ حیدر	پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز
نشست	بیٹھک، کرسی، موزونیت
نظریاتی تشخص	کسی خاص سوچ کے مطابق زندگی گزارنا
نظم وضبط	بندوبست، انتظام
نفس	سانس، دم، گھڑی، ساعت، لحظہ
نفوس	نفس کی جمع
نقب	سرنگ، شگاف، دیوار میں بڑا سوراخ
نِکاح	عقد، بیاہ، شادی
نابلد	ناواقف
ناگوار	ناپسند

و

الفاظ	معنی
وادی	نیچی زمین، گھاٹی، دو پہاڑوں کے درمیان کی زمین
وافر	بہت کثرت سے
وبا	متعدی بیماری، مرگِ عام
وبال	بوجھ، بار، عذاب، آفت، مصیبت
ورزش	کسرت، ریاضت
وسوسہ	اندیشہ، تشکیک
وعدہ	قول قرار، عہدو پیماں

ہ

الفاظ	معنی
ہتک	پردہ دری، رسوائی، بے حرمتی، بے عزتی
ہجرت	وطن کو چھوڑنا
ہلچل	کھلبلی، بے قراری، گھبراہٹ
ہلالی	ہلال سے منسوب
ہموار	برابر، یکساں سطح
ہنکاتا	آگے کی طرف چلاتا

ی

الفاظ	معنی
یک جہتی	اتحاد، اتفاق، دوستی

- بڑوں کا ادب کرنا اچھی عادت ہے۔
- نیک بنو نیکی پھیلاؤ۔
- والدین کا احترام کرنا چاہیے۔
- سچ بولنا اچھی عادت ہے۔
- چوری کرنا گُناہ ہے۔
- صبح سویرے اُٹھنا اچھی عادت ہے۔
- علم کی روشنی پھیلاؤ۔
- جھوٹ بولنا بُری بات ہے۔
- اساتذہ کا احترام کرنا چاہیے۔
- صفائی نصف ایمان ہے۔

قومی احتساب بیورو بلوچستان

جملہ حقوق (کاپی رائٹ) بحق ناشر محفوظ ہیں۔

منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ، پاکستان No. SO (Academic)/ EDN:/ 2-6/ 2276 مورخہ 18 جنوری 2013 بمطابق قومی نصاب 2006ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریل پالیسی 2007ء دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان کوئٹہ بحوالہ مراسلہ نمبر C.B /9022 مورخہ 21 جنوری 2013 اس کتاب کو بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے ناشر سے پرنٹ لائسنس حاصل کر کے سرکاری سکولوں میں مفت تقسیم کے لیے بھی طبع کیا ہے۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ اور ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کا کوئی حصہ کسی امدادی کتاب یا گائیڈ وغیرہ میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد   کِشورِ حَسِین شاد باد
تُونشانِ عزمِ عالی شان   اَرضِ پاکِستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَرزمین کا نِظام   قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت   پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پَرچمِ سِتارہ و ہِلال   رَہبرِ تَرقّی و کمال
ترجمانِ ماضیٔ شانِ حال   جانِ اِستقبال
سایۂ خدائے ذُوالجلال

کوڈ نمبر U-VI/334(NP-2007)13   سیریل نمبر

سالِ اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
2020	اول	12000	96/-